

بہتر
سماج

گوجراتی - اردو ماہنامہ

MEMON SAMAJ

Urdu Gujrati Monthly

April 2022, Ramzan 1443 Hijri



بانٹوا میمن جماعت
قیام: 2 جون 1950

بانٹوا میمن جماعت کا ترجمان

ماہنامہ
میں سماج

اردو گجراتی

اپریل 2022ء رمضان المبارک 1443ھ

عطیہ

Jumeirah Mosque Dubai

برادری کے غریب اور ضرورت مند افراد کی امداد کے لئے زکوٰۃ فنڈ

اور مالی عطیات بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کو دیں

اپیل

افضل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الرَّحِیْمِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ
فَعَسَىٰ اَنْ يَّجْزِيَ بِهَا مِثْرًا
مِثْرًا مِثْرًا

رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا (آیت ۱۸۵ سورۃ البقرہ)

Arto Zafar

ہم سب کی دعا ہے

یا اللہ رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں تو ہمیں اس کا پورا احترام اور قدر کرنے کی توفیق عطا فرما اور اس ماہ مبارک کی تمام ساعتوں کی رحمتوں، نعمتوں، برکتوں، بخششوں اور مغفرتوں سے ہمارے گھروں کو مالا مال فرما اور اس رمضان المبارک کو ہمارے اندر مثبت تبدیلی کا ذریعہ بنا۔

یارب کریم ہمارے دل میں، دماغ میں، آنکھوں میں اور زبان میں

نرمی پیدا فرما دے اور ہماری زبان کو حلالت اور لطافت سے بھر دے۔

یا اللہ تو اپنے علاوہ ہمیں کسی کا محتاج نہ بنا کسی کے آگے شرمندہ اور رسوا نہ فرما اور

اپنے علاوہ سب کے خوف ہمارے دلوں سے نکال کر ہمیں شکر گزار اور نیک بنا دے۔

اے اللہ تعالیٰ ہم سب کی دعا ہے! تیرے حقوق کے ساتھ ساتھ جن لوگوں

کے بھی حقوق ہمارے ذمے ہیں انہیں اپنی زندگی میں خوش اسلوبی کے ساتھ

مکمل طور پر ادا کرنے کی اور خشوع و خضوع اور پابندی کے ساتھ پانچوں وقت

باجماعت نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین ثناء آمین

عہدیداران اور مجلس عاملہ کے اراکین

بانٹوا مین جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

آپ کی دعاؤں کے طالب



بانتوا میمن جماعت کراچی



ماہنامہ
میں گاج



کراچی

اردو - گجراتی

عبدالجبار علی محمد بدو

مدیر اعزازی

محمد اقبال بلو صدیق آکھا والا

پبلشر



021-32768214

021-32728397

Website : www.bmj.net

E-mail: bantvamemonjamat01@gmail.com

اپریل 2022ء

رمضان المبارک ۱۴۴۳ھ

شماره: 04

جلد: 67

فی شماره: 50 روپے

- ایک سال کی خریداری (مع ڈاک خرچ): 500 روپے
- پیژن (سرپرست) 10,000 روپے
- لائف ممبر: 4000 روپے

زیر نگرانی

بانتوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

پتہ: بانتوا میمن جماعت خانہ، بلوچہ خورانی حاجیانی اسکول، یعقوب خان روڈ، نزد راجہ سیشن، کراچی۔

Regd. No. SS-43

Printed at : City Press Ph: 32438437

ارشاداتِ رحمتہ للعالمین



☆ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ جس کے دل میں قرآن کا کوئی حصہ نہیں وہ دیران مکان کی طرح ہے۔ (ترمذی)

☆ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ رشتہ دار سے بدلے کے طور پر سلوک کرنے والا صحیح معنی میں صلہ رحمی کرنے والا نہیں۔ اصل صلہ رحمی کرنے والا تو وہ ہے کہ رشتہ دار اس سے قطع تعلق بھی کریں تو بھی ان سے تعلق باقی رکھے اور ان کے حقوق ادا کرے۔ (بخاری)

☆ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ مومن مرد اپنی مومن بیوی سے نفرت نہ کرے۔ اگر اس کی ایک عادت اسے ناپسند ہے تو کئی دوسری عادتیں پسند بھی ہوں گی۔ (مسلم)

☆ حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے مدینہ منورہ سے روانگی پر جب میں رکاب میں پاؤں رکھ چکا تھا، آخری حکم یہ دیا کہ اے معاذ! لوگوں سے خوش اخلاقی سے پیش آنا۔ (موطا امام مالک)

☆ رسول اللہ ﷺ کوئی چیز پیتے وقت تین مرتبہ سانس لیتے تھے۔ (متفق علیہ)

ارشاداتِ رب العالمین



☆ اور نہ کھاؤ مال ایک دوسرے کے آپس میں ناجائز طور پر اور نہ پہنچاؤ ان کو حاکموں تک تاکہ کھا جاؤ کچھ حصہ لوگوں کے مال کا گناہ سے (ناحق) حالانکہ تم جاننے ہو۔ (پارہ ۳- سورہ البقرہ- آیت ۱۸۸)

☆ بے شک نماز روتی ہے بے حیائی اور بدی سے۔ (پارہ ۲۱- سورہ ۲۹- آیت ۴۵)

☆ قائم کرو نماز اور روز کو اور جھکوساچھکئے والوں کے۔ (پارہ ۱- سورہ ۲- آیت ۴۳)

☆ پس پڑھو جتنا آسان ہو قرآن میں سے۔ (پارہ ۲۹- سورہ ۴۳- آیت ۲۰)

☆ چاہتا ہے اللہ تم پر آسانی اور نہیں چاہتا تم پر سختی۔ (پارہ ۲- سورہ ۲- آیت ۱۸۵)

☆ جو کوئی چاہے اسلام کے سوا کوئی اور دین تو ہرگز نہیں قبول ہوگا وہ اس سے اور وہ ہوگا آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے۔ (پارہ ۳- سورہ ۳- آیت ۸۵)

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ادارہ



غریبوں کی ہمدردی اور دل جوئی کا مہینہ رمضان المبارک

یہ وہ ماہ مبارک ہے جس میں ایک مسلمان دوسرے مسلمان بھائی کی ضروریات پوری کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کو وہ مال و اسباب فراہم کرنے کی کوشش کرتا ہے جس سے وہ غریب مسلمان محروم ہے۔ اس مہینے میں جتنی زیادہ نیکیاں کی جاتی ہیں، جتنے زیادہ لوگوں کی مالی اور مادی امداد کی جاتی ہے اتنے ہی زیادہ رب کریم کی رضا حاصل کرنے کے مواقع اسے حاصل ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح صدقہ، خیرات اور دیگر امدادی چیزیں ہیں وہ سب اس ماہ مبارک میں زیادہ زور پر ہوتی ہیں۔ چونکہ اس مہینے میں انسان روزے کی حالت میں اپنے کمزور مسلمان بھائیوں کی بھوک پیاس کا احساس کرتا ہے۔ اس لیے اس کا دل زیادہ چاہتا ہے کہ وہ اپنے بھائیوں کی زیادہ سے زیادہ مدد اور داری کرے۔

بانٹو امین جماعت بانٹو امین برادری کا وہ سماجی اور فلاحی پلیٹ فارم ہے جو اپنے لوگوں اور اپنی برادری کی ہر طرح کی سپورٹ اور اس کے لوگوں کے ساتھ ہر طرح کے مادی اور مالی تعاون کو ممکن بناتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ برادری بے شمار ضرورت مندوں سے بھری پڑی ہے جو کسی کے سامنے نہ ہاتھ پھیلاتے ہیں اور نہ منہ سے کچھ مانگتے ہیں۔ اس جماعت کے زکوٰۃ فنڈ سے بے شمار فلاحی اور فلاحی کام انجام دیے جاتے ہیں مگر گذشتہ کچھ عرصے سے یہ محسوس ہو رہا ہے کہ ہم زکوٰۃ فنڈ اتنا جمع نہیں کر پارہے ہیں جتنی ہمیں سخت ضرورت ہے۔ ہم بہت محدود فنڈ جمع کر پاتے ہیں جس کی وجہ سے برادری کے کمزور، نادار اور مستحق افراد کی سپورٹ اور معاونت میں مشکل پیش آتی ہے اور آپ کی جماعت اپنے مطلوبہ اہداف کو حاصل نہیں کر پاتی۔

ایسے میں سفید پوش لوگ زیادہ مشکلات کا سامنا کرتے ہیں۔ ہم سب جانتے ہیں کہ اس وقت کراچی کے حالات کیا رخ اختیار کر چکے ہیں۔ خراب اقتصادی، معاشی اور سیاسی حالات نے ایک طرف تو بے روزگاری کے مسئلے کو خاصا بڑھا دیا ہے اور دوسری طرف تاجر، صنعت کار اور بزنس مین یا تو اپنے کاروبار کو وائسٹاپ کیے بیٹھے ہیں یا پھر ان کے کاروباری اہداف پورے نہیں ہو پارہے جو خاصا تشویش ناک معاملہ ہے۔ زکوٰۃ کی وجہ سے دولت چند ہاتھوں یا چند گھرانوں میں جمع نہیں ہو پاتی بلکہ ان لوگوں تک پہنچ جاتی ہے جن کا اس میں حق اور حصہ ہوتا ہے۔ ہم تمام بھائیوں اور صاحب حیثیت حضرات سے حاصل کردہ زکوٰۃ فنڈ سے بے شمار مسائل حل کرتے ہیں۔ اس فنڈ سے پریشان حال لوگوں کی سپورٹ کی

جاتی ہے۔

جماعت ایک سایہ دار درخت ہوتی ہے جس سے فائدہ اٹھانا ہر فرد کا حق ہے۔ جماعت سے مدد کے طلب گار شخص کی پوری تحقیق کی جاتی ہے کہ آیا اس کی ضرورتیں جائز ہیں یا نہیں۔ بانٹو امین جماعت کے عہدیداران اور کارکنان برادری کے مختیر حضرات کی جانب سے ملنے والے عطیات کو حقیقی ضرورت مندوں تک پہنچانے کا خیال رکھتے ہیں۔ ہم اپنے مجموعی مال میں سے ڈھائی فیصد سالانہ کے حساب سے جو زکوٰۃ نکالتے ہیں اس پر سب سے پہلے ہمارے قریبی عزیزوں کا حق ہے۔ ان کی مدد (سپورٹ) کے بعد اگر رقم بچ جائے تو پھر اسے دوسروں کی امداد کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ رمضان المبارک کا مہینہ اللہ تعالیٰ کے احسان کو ماننے کا مہینہ ہے یہ نیکیاں کمانے کا مہینہ ہے اور خاص طور سے اللہ تعالیٰ کے ان بندوں کا خیال کرنے کا مہینہ ہے جن کے پاس نہ دولت ہے نہ وسائل نہ گھر ہے اور نہ کھانے کو روٹی میسر ہے۔ نہ جانے کتنے لوگ تن کے کپڑوں کے لیے بھی ترستے ہیں۔ رمضان المبارک میں جب ہم روزہ رکھتے ہیں تو ہمیں ان غریبوں کی بھوک کا اندازہ ہوتا ہے جو دن بھر دو وقت کی روٹی کو ترستے ہیں۔

اگر اس مہینے میں ایسے لوگوں کو روزگار کے وسائل پہنچائے جائیں ان کی مالی سپورٹ کی جائے تاکہ وہ اپنی بنیادی ضروریات پوری کر سکیں تو اس سے دو کام ہوں گے: پہلی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ان بندوں کی سپورٹ اور کفالت ہو جائے گی اور دوسرے ہمارا رب ہم سے راضی ہو جائے گا کہ ہم نے اس کے حکم کے مطابق اس کے بندوں کی مدد کی ان کے کام آئے۔ رمضان المبارک کے مہینے میں فرزند ان توحید اور اہل ایمان زکوٰۃ نکالتے ہیں۔ صدقات اور خیرات نکالتے ہیں اور ان تمام فنڈز سے اللہ تعالیٰ کے بندوں کی مدد کرتے ہیں اور اس کو راضی کرتے ہیں۔ برادری کے ضرورت مندوں اور حق داروں کی نظریں آپ پر لگی ہوئی رہتی ہیں۔

بانٹو امین جماعت (رجسٹرڈ) کراچی برادری کے سماجی، فلاحی اور آباد کاری کے کاموں میں پہلے دن سے مصروف عمل ہے اور برادری کے مستحق اور غریب افراد کی سپورٹ میں مصروف ہے۔ اگر دیکھا جائے تو ہماری جماعت اہل ثروت اور مختیر حضرات اور مستحقین کے درمیان ایک پل کا اور ایک رابطے کا کام انجام دے رہی ہے۔ وہ مختیر حضرات سے زکوٰۃ، صدقات اور خیرات کی رقوم وصول کر کے ضرورت مندوں تک پہنچا رہی ہے۔

آپ سے گزارش ہے کہ چاہے آپ مختیر ہوں یا ضرورت مند... دونوں صورتوں میں اپنی جماعت کے ساتھ بھرپور تعاون کریں اور اس کے کام کو آگے بڑھانے میں بھرپور کردار ادا کریں۔ یہ جماعت بلا امتیاز خدمت پر یقین رکھتی ہے اور پوری دیانت داری کے ساتھ اپنے فرائض کی ادائیگی میں مصروف عمل ہے۔ بانٹو امین برادری کے سبھی افراد سے گزارش ہے کہ وہ اپنی جماعت کے ساتھ ہر ممکن تعاون کریں اور اس ماہ مقدس کی اہمیت کے پیش نظر دل کھول کر عطیات فراہم کریں اور ضرورت مند بھی فوری رابطہ کریں۔

ادنیٰ خادم

نیک خواہشات اور پر خلوص دعاؤں کا طالب

عبدالجبار علی محمد بدو

مدیر اعزازی ماہنامہ میمن سماج کراچی

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی زکوٰۃ / ڈونیشن کے لئے اپیل

برادری کے تمام معزز مخیر حضرات کے علم میں ہے کہ آج سے تقریباً 72 سال قبل اپنی برادری کے رہنما کاٹھیاواڑ کی دھن نگری بانٹوا سے ہجرت کر کے جب پاکستان تشریف لے آئے تو انھوں نے پاکستان میں بھی بانٹوا میمن برادری کے لیے اپنی تمام سماجی اور فلاحی خدمات جاری رکھیں جو وہ بانٹوا شہر میں بھی سرانجام دیتے تھے۔

قیام پاکستان کے بعد یہاں کراچی میں آ کر بانٹوا میمن جماعت کے روپ میں ایک پودا لگایا اور اس کے بعد اپنی محنت اور لگن اور اپنے خون سے اسے سینچا جو آج ایک تناور درخت کی شکل اختیار کر چکا ہے اور اس کے تنے سے مختلف ڈالیاں نکلیں اور ان ڈالیوں پر پھگلوں کے روپ میں بے گھر افراد کے لئے مکانات دینے (آباد کاری) کا منصوبہ، ضرورت مند طالب علموں کے لئے اسکالرشپ دینے کا منصوبہ، کاروبار کے لیے بلا سود قرضے کا اجراء، ماہانہ سپورٹ، مائیکروفنانس لون، غریب اور نادار بچیوں کے لیے شادی سپورٹ، حفاظ قرآن کی حوصلہ افزائی اور دیگر منصوبوں نے جنم لیا اور ان منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے ہمہ وقت آپ جیسے مخیر حضرات کا تعاون شامل حال رہا۔

عزیز بھائیو موجودہ ملکی خراب معاشی حالات اور کورونا وائرس کے پیش نظر ضرورت مند غریب طبقہ تو کیا متوسط اور آسودہ طبقہ بھی مہنگائی کے بوجھ تلے پسا جا رہا ہے۔ ایسے خاندان بھی ہیں جو اپنی سفید پوشی کی وجہ سے کچھ بھی کہہ نہیں سکتے اور سہہ بھی نہیں سکتے۔ بانٹوا میمن جماعت کو اپنی بانٹوا برادری کی تمام دشواریوں مثلاً رہائش (آباد کاری) کا مسئلہ، بچوں کی تعلیم (اسکالرشپ) کا مسئلہ، بیٹیوں کی شادی (سپورٹ) کا مسئلہ، نان نفقہ کا مسئلہ، ماہانہ مدد کا مسئلہ، مائیکروفنانس لون کا مسئلہ وغیرہ کو دور کرنے کے لیے خطیر رقومات درکار ہیں جو آپ جیسے مخیر حضرات کے بھرپور تعاون سے ہی پوری ہو سکتی ہیں۔ بانٹوا میمن جماعت آپ جیسے مخیر حضرات سے پر زور اپیل کرتی ہے کہ آپ بانٹوا میمن جماعت کے زکوٰۃ اور ڈونیشن فنڈ کی مدد میں زیادہ سے زیادہ رقومات جمع کروائیں تاکہ برادری کے غریب اور ضرورت مند خاندانوں کو موجودہ طور پر (ہر طرح) سے کی جانے والی امداد کو بڑھایا جاسکے۔

آپ کے تعاون اور سپورٹ کے طلب گار

محمد انور محمد قاسم کاپڑیا

جنرل سیکریٹری بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

دیگر عہدیداران اور مجلس عاملہ کے اراکین

پتہ: ملحقہ بانٹوا میمن جماعت خانہ حور بانی حاجیانی اسکول یعقوب خان روڈ نزد راجہ مینشن کراچی

Phone: 32768214 - 32728397



BANTVA MEMON JAMAT (REGD.) BANK ACCOUNTS DETAIL

SR.	BANK NAME	BRANCH	ACCOUNT NUMBER	IBAN NO	SWIFT CODE
1	BANK AL-HABIB LIMITED	CLOTH MARKET	1011-0081-006952-01-5	PK33 BAML 1011-0081-0069-5201	BAHL PKKA
2	BANK ISLAMI PAKISTAN LIMITED	NEW CHALI BRANCH	1074-11055660001	PK 93 BKIP 0107411055660001	BKIPP KKA
3	HABIB METROPOLITAN BANK	CLOTH MARKET	6-1-11-20311-714-231068	PK 62 MPBL 0111-0271-4023-1068	MPBL PKKA 011
4	HABIB METROPOLITAN BANK	JODIA BAZAR	6-1-15-20311-714-105995	PK 10 MPBL 0115-0271-4010-5995	
5	HABIB METROPOLITAN BANK ISLAMIC	RASHID MINHAS ROAD	6-99-72-29313-714-123886	PK 45 MPBL 9972-287140-123886	MPBL PKKL
6	HABIB METROPOLITAN BANK ISLAMIC	AL-FALAH COURT	6-99-64-29313-714-217613	PK 82 MPBL 9964-2871-40-217613	
7	HABIB METROPOLITAN BANK FCY	JODIA BAZAR	6-1-15-20616-333-112670	PK 59 MBPL 0115-2333-3011-2670	MPBL PKKA 015
8	SUMMIT BANK LIMITED	CLOTH MARKEET	1-2-23-20620-714-114019	PK 40 SUMB 0223-0871-4011-4019	SUMBPKKA

Phone: 32768214 - 32728397

Website : www.bmj.net ----- E-mail: bantvamemonjamat01@gmail.com

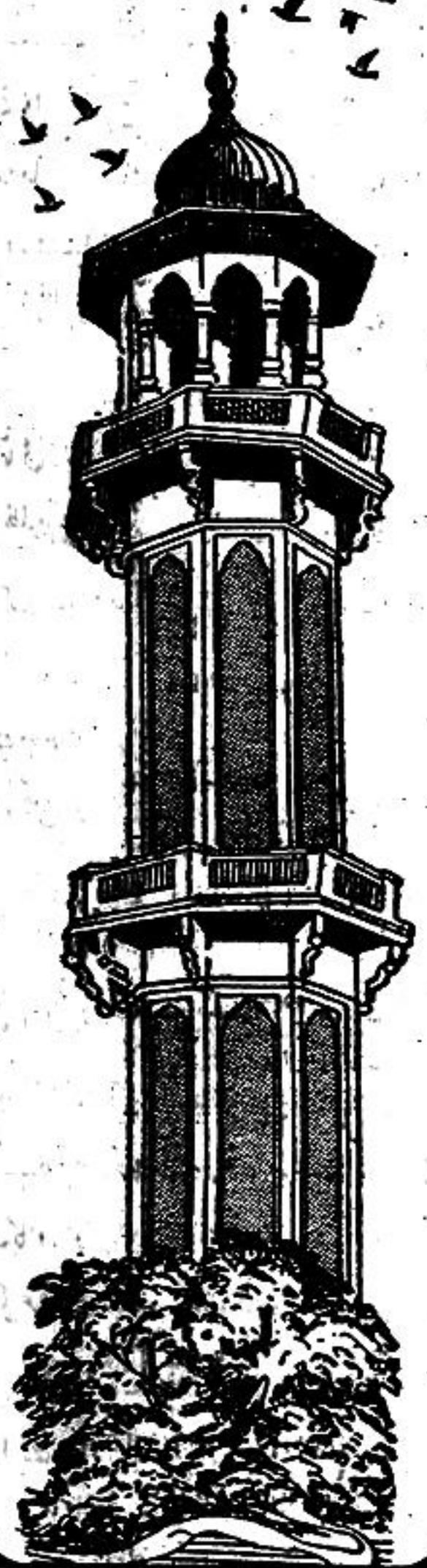
بانتوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

پتہ: بانتوا میمن جماعت خانہ، بلحقہ حور بانی حاجیانی اسکول، یعقوب خان روڈ، نزد راجہ مینشن، کراچی۔

خدمتِ خلقت اور فلاحِ انسانی

حکیم محمد سعید شہید کی ایک فکر انگیز تحریر

مشعلِ حلالہ

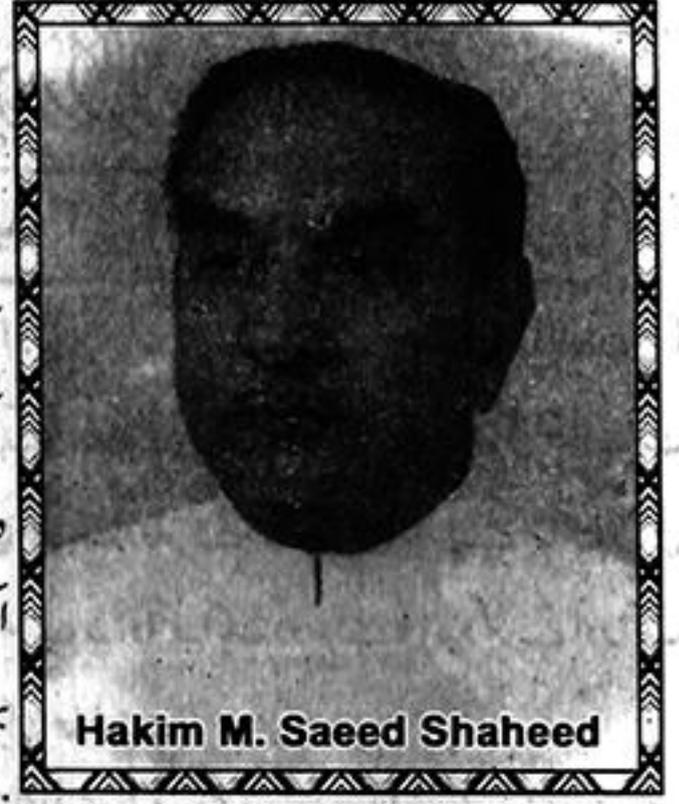


اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت ایسی بنائی ہے کہ اپنے جیسے لوگوں کی مدد (دوسری) کرنے اور ان کے کام آنے کی خواہش اس کے اندر قدرتی طور پر موجود ہے۔ انسانی ضروریات اور زندگی کے تقاضے ایسے ہیں کہ آدمی بڑی حد تک دوسرے کے تعاون اور اپنے ساتھیوں کی مدد (سپورٹ) کا محتاج ہوتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ایک دوسرے کی مدد کرنے اور ایک دوسرے کے کام آنے کا انسانی جذبہ ایک فطری معاملہ ہے۔

باہمی تعاون اور ایک دوسرے کے کام آنے اور ایک دوسرے کی مدد کرنے کا جذبہ ہی اس دنیا کی بہار یہ جذبہ جو انوں کے لئے فطرت کا سب سے بڑا مفید تحفہ ہے۔ دوسروں کی مدد کرنے اور ان کے کام آنے کی نیک خواہش انسان کو خود غرضی سے بچاتی ہے۔ گلشن ہستی کے سب سے نمایاں اور حیات بخش پھول وہی ہیں جنہوں نے اپنی زندگی کو دوسروں کی خدمت کے لئے وقف کر دیا۔ سب سے زیادہ تابناک ان ہی کے نصیب میں آتی ہے جنہوں نے دوسروں کے لئے چراغ روشن کیے۔ سب سے زیادہ نامور وہی ٹھہرے جنہوں نے اللہ کی مخلوق کی خدمت گزاری میں خود کو بھلا دیا۔ جنہوں نے اوروں کی ضروریات کی تکمیل میں اپنے آپ کو مصروف رکھا، وہی آسمان دنیا کے جگمگاتے تارے بنے۔

اللہ تعالیٰ کے جن بندوں نے انسانوں کی اس ضرورت کی تکمیل کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیا وہ کون ہیں؟ یہ مقدس ہستیاں وہ ہیں جنہیں مشرق سے مغرب تک ہر جگہ اور ہر زمانے میں انبیاء اور رسل کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔ ان مقدس ہستیوں نے انسان کی مدد اس طرح کی کہ انہیں وہ راہ صاف صاف دکھادی جو دونوں زندگیوں اور دونوں جہانوں میں صلاح و فلاح اور امن و سکون کی راہ ہے۔ ایک دوسرے کی مدد انسانی تقاضا ہے اور اس مدد کا سب سے بڑا میدان یہ ہے کہ ہم جو ان مقدس ہستیوں کے نام لیوا ہیں، ان پر ایمان رکھنے کے دعوے دار ہیں اور تمام انبیاء کے سردار حضرت خاتم النبیین حضور اکرم ﷺ کے امتی ہونے کے اعزاز پر فخر کرتے ہیں، ہمارا اور ہم میں سے ایک ایک فرد کا اولین فرض یہ ٹھہرتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے اتباع اور پیروی میں ساری انسانیت کی مدد اس طرح کریں کہ اسے وہ راہ دکھائی دے جس پر چل کر اسے دنیا میں امن و سکون اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل ہو سکے۔ اگرچہ یہ دنیا کا مشکل

ترین کام ہے لیکن اس عظیم ذمے داری کی تکمیل کا بیڑا اٹھانے والوں کا اعزاز بھی سب سے اعلیٰ ہے۔



Hakim M. Saeed Shaheed

حضرت براہین عازبؒ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں سات باتیں اختیار کرنے کا حکم دیا اور سات کاموں سے روکا، پھر انہوں نے بیمار کی عیادت کرنے، جنازے میں شرکت کرنے، چھینکنے والے کا جواب دینے، سلام کا جواب دینے، مظلوم کی مدد (دادری) کرنے، دعوت دینے والے کی دعوت قبول کرنے اور قسم کھانے والے کو قسم سے بری کرنے کا بیان کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے بعثت کے بعد مسلسل یہ کوشش کی کہ معاشرے سے ظلم، زیادتی ختم ہو اور کسی پر ظلم نہ ہونے پائے، عدل و انصاف کا معاشرہ قائم ہو اور لوگ امن و سکون سے سلامتی و عافیت سے زندگی گزاریں، چنانچہ آپ ﷺ نے مظلوموں اور ظلم و ستم میں پسے ہوئے لوگوں سے تعاون کرنے اور مجبوروں اور بے بسوں کی فریاد سننے کے لئے ہدایات دیں۔

حضرت براہین عازبؒ کی روایت میں بیان کردہ تمام باتیں ایسی ہیں جو معاشرتی اور اجتماعی زندگی سے تعلق رکھتی ہیں اور ان پر مسلمان کسی حد تک عمل بھی کرتے ہیں، البتہ دو کام ایسے ہیں ان کی طرف بہت کم توجہ کی جاتی ہے، ایک مظلوم کی مدد کرنا اور دوسرے کسی شخص کی ضروری ذمے داری کی ادائیگی میں مدد کرنا، جب کہ اسلام کے ظلم اور مصیبت میں مبتلا شخص کی مدد کرنے، اس سے ہمدردی کرنے اور اسے ظلم سے چھڑکارا دلانے پر بہت زور دیا ہے، بلکہ ظالم و مظلوم دونوں سے خیر خواہی کرنے کا حکم دیا ہے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تو اپنے بھائی کی مدد کر، چاہے وہ ظالم ہو یا مظلوم۔“

ایک شخص نے کہا اللہ کے رسول ﷺ مظلوم ہونے کی صورت میں تو اس کی مدد کروں گا، لیکن اس کے ظالم ہونے کی صورت میں کس

طرح مدد کروں؟

آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اسے ظلم کرنے سے روک دو، یہی اس کی مدد کرنا ہے۔

اس ارشاد پر غور کیجئے کہ آپ ﷺ نے کس طرح ظالم و مظلوم دونوں سے خیر خواہی کرنے اور ان کو برائی سے بچانے کی ترکیب بتائی اور دونوں کے لئے خیر خواہی کا جذبہ ابھارا۔ سنن ابوداؤد کی ایک روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”مسلمان مسلمان کا بھائی ہے تو وہ نہ اس پر ظلم کرے اور نہ اسے اس کے دشمن کے حوالے کرے، جو کوئی اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرنے میں رہے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری کرے گا اور جو کوئی کسی مسلمان کی تنگی دور کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے قیامت میں اس کی تنگی دور فرمائے گا اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا پردہ رکھے گا۔ مسلمان کی ایک ذمے داری یہ ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کی عزت و آبرو کی غائبانہ اور پس پشت حفاظت کرے اور اسے نقصان و بربادی سے بچائے۔“

آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”مومن مومن کا آئینہ ہے، اور مومن مومن کا بھائی ہے، وہ اسے بربادی سے بچاتا ہے اور پیٹھ پیچھے اس کی

حفاظت کرتا ہے۔“

قرآن مجید کی سورت القصص میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ایک اسرائیلی مظلوم کی مدد کرنے کا تذکرہ ہے۔ اس آیت کی تفسیر میں مفتی محمد شفیع نے لکھا ہے: اس ارشاد سے دو مسئلے ثابت ہوئے، اول یہ کہ مظلوم اگرچہ کافر یا فاسق ہی ہو، اس کی مدد کرنا چاہیے، دوسرا مسئلہ یہ ثابت ہوا کہ کسی مجرم ظالم کی مدد کرنا جائز نہیں۔ مومن مومن کا آئینہ ہے۔ یہ حدیث جوامع الکلم کی قسم سے ہے۔ یعنی الفاظ تھوڑے مفہوم زیادہ۔ اس کی تشریح میں آئینہ دیکھنے والے اور آئینے کا تصور سمجھنے تو کئی باتیں ذہن میں آئیں گی۔

☆ آدمی جب آئینے میں اپنا چہرہ دیکھتا ہے اور وہ کوئی عیب بتاتا ہے تو آئینہ دیکھنے والا اسے توڑتا نہیں بلکہ اپنا عیب دور کرتا ہے۔

☆ آئینے کو اپنے چہرے کے سامنے رکھتا ہے، تب شکل نظر آتی ہے، اسی طرح اپنے بھائی کی بات سننے کے لئے اسے اپنے برابر کا سمجھے۔

☆ آئینہ اتنا ہی بتائے گا جتنا ہوگا، کبھی بھی گھٹا بڑھا کر نہیں بتائے گا۔

☆ جب آئینے کی طرف انسان رجوع کرے گا تب آئینہ اس کی شکل بتائے گا۔

☆ پھر آئینہ جب سامنے سے ہٹ جائے گا تو پھر عیب کسی اور سے بیان نہیں کرے گا، یعنی غیبت اور عیب جوئی نہیں کرے گا۔

☆ مظلوم کی مدد کے کئی طریقے ہیں، جیسے ان کو مجازا تھارٹی کے پاس لے جانا، اس کی فریاد حکام بالا تک پہنچانا، صحیح مشورہ دینا۔

☆ اسے ظلم سے بچنے کا مشورہ دینا، اس کی رہنمائی کرنا۔ ☆ جماعتوں، تنظیموں اور طاقت ور گروہوں کو ظلم سے روکنے کے لئے ترغیب دینا۔

☆ مظلوم سے کم از کم زبانی ہمدردی کرنا۔ ☆ مظلوم کی مالی، قانونی و اخلاقی امداد کرنا جس سے وہ ظلم سے بچ سکے۔

☆ آج کل کے دور میں اسے میڈیا تک لے جانا۔

یہ سب وہ ذرائع ہیں، جن کے ذریعے ہم معاشرے سے ظلم و جبر کے خاتمے، لوگوں کے حقوق کے تحفظ اور ان کی داد دہی کے لئے اپنا

متاثر کن کردار ادا کر سکتے ہیں۔ (بشکر یہ: روزنامہ جنگ کراچی۔ ستمبر 1985ء)

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

رمضان المبارک میں دفتری اوقات میں تبدیلی

تمام خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ رمضان المبارک میں بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کے دفتری اوقات درج

ذیل ہوں گے۔

صبح 11:00 سے شام 5:00 بجے تک

جمعہ المبارک کو دفتر بند رہے گا

چھ روزے کے بعد رات 11:00 سے 1:00 بجے تک (پورا ماہ رمضان)

ان کے بارے میں کون کون سی باتیں

- ☆ مزدور کی اجرت نہ دینا بڑے گناہوں میں سے ایک ہے۔
(حضور اکرم ﷺ)
- ☆ سب سے بہترین لقمہ وہ ہوتا ہے جو اپنی محنت سے کمایا جائے۔
(حضرت ابو بکر صدیقؓ)
- ☆ حرص اور لالچ کے ساتھ کھانا دل کو سخت کرتا ہے۔ ذہانت پر پردہ ڈالتا ہے۔ نیند اور غفلت کو بڑھاتا ہے۔ (حضرت عمر فاروقؓ)
- ☆ بادلوں کی طرح رہو جو نہ صرف پھولوں پہ بلکہ کانٹوں پر بھی برستے ہیں۔ (حضرت عثمان غنیؓ)
- ☆ علم ایک ایسا بادل ہے جس سے ہر وقت رحمت ہی رحمت نازل ہوتی رہتی ہے۔ (حضرت علیؓ)
- ☆ اعلیٰ درجے کا انسان گفتگو کم اور عمل زیادہ کرتا ہے۔
(شیخ سعدیؒ)
- ☆ تیری زندگی کم ہے کام زیادہ۔ عظمت کی یہ ہے کہ زندگی کو صحیح کاموں میں گزار دے۔ (افلاطون)
- ☆ جو اپنی اصلاح نہیں کر سکتا اس کے لیے دوسروں کی اصلاح کرنا ممکن نہیں۔ (سقراط)
- ☆ اگر تم چاہتے ہو کہ دنیا تمہیں اچھا سمجھے اپنی تعریف اپنے منہ سے نہ کرو۔ (خلیل جبران)
- ☆ مشکلات سے چھکارے کا بہترین طریقہ سوچ اور غور و فکر ہے۔
(ارسطو)
- ☆ پختہ ارادہ کامیابیوں کا ضامن ہے۔ (بقراط)
- ☆ امید اچھی رکھو لیکن تیاری برے حالات کے حساب سے کرو۔
(قائد اعظم محمد علی جناح)
- ☆ دنیا کے سبھی لوگ خوبصورت ہیں بد صورتی تو ہمارے رویوں اور سوچ میں ہے۔ (علامہ اقبال)
- ☆ جتنی آمدنی زیادہ ہوگی اتنا ہی گزارا مشکل ہوگا۔ (ٹیکسیر)
- ☆ جن لوگوں کے خیالات اچھے ہوں وہ کبھی تنہا نہیں رہتے۔
(نیولین)
- ☆ انسان کی تمام خوبیوں خامیوں کا مرکز زبان ہے۔ (گوئے)
- ☆ بے وقوف کے لئے چپ رہنا سب سے بڑی عقل مندی ہے لیکن اگر وہ اتنی ہی بات سمجھ جائے تو بے وقوف ہی کیوں کہلائے۔ (ہیکن)
- ☆ کامیابی ایک سیڑھی کی طرح ہے جس پر انسان اس وقت تک نہیں چڑھ سکتا جب تک وہ قوت بازو صرف نہیں کرتا۔ (بل گیٹس)
- ☆ زندگی سے لطف اندوز ہو، اس سے پہلے کہ یہ ختم ہو جائے اور تم بچھتاؤ۔ (لینن)
- ☆ ذہن کی بینائی سے آنکھوں کی بینائی بہتر ہے۔ (ٹینیسن)
- ☆ انسانی زندگی کا بہترین حصہ وہ ہے جس میں وہ اچھے کام کر کے بھول جاتا ہے۔ (ورڈز ورتھ)
- ☆ ہر شخص سچا دوست ڈھونڈتا ہے مگر خود سچا دوست بننے کی زحمت گوارا نہیں کرتا۔ (ایڈولف ہٹلر)

ماہِ صیام

کلام: جناب الطاف شاہد

پھر آگئی ہے گلشن ایماں میں اک بہار
پھر آگیا ہے فکر کے ایوان میں نکھار
بدلا ہے قلب و ذہن کو ماہِ صیام نے
اعمالِ صالحہ سے بھی رحمت ہے آشکار
غصہ بھی ہے گرفتِ تحمل میں مضحل
اللہ کا فضل سے دامنِ نفرت ہے تار تار!
غیبت کے ہونٹ سل گئے، رُتِ سچ کی آگئی
اخلاصِ حسنِ خلق پہ ہونے لگا نثار
طرزِ نظر میں ایک طہارت سی آگئی!
ثابت ہے زندگانی پہ ایمان کا اقتدار
ہر سمت خواہشات کے بت ٹوٹنے لگے
کعبہ صفات بن گیا کردار کا دیار!
روزے میں صرف مرضی مولا نظر میں ہے
اب دل پہ خواہشات کا باقی نہیں غبار
مسرور ہیں کہ ذوقِ عبادت فزوں ہوا
آسائشیں ہیں فرضِ شناسی کو ناگوار
پتہ ہیں تلاوتِ قرآن کے واسطے
شب کو قیام کرنے لگے سارے دیدار

اعمال ایسے تابع فرمانِ حق ہوئے
جیسے کہ صرف خیر پہ ہے زیست کا مدار
یارب فضائے ذہن ہمیشہ یہی رہے
جیسی ہے اب ہمیشہ اطاعت رہے شعار
یا اے کریم نبضِ زمانہ رُکی رہے
آزادِ قید و بست ہے بس تیرا اختیار





الطاف حسین حالی

کامل ہے جو ازل سے وہ ہے کمال تیرا
باقی ہے جو ابد تک وہ ہے جلال تیرا
ہے عارفوں کو حیرت اور منکروں کو سکتہ
ہر دل پہ چھا رہا ہے رعب جمال تیرا

گر حکم تیرے لاکھوں یاں ٹالتے رہے ہیں
لیکن تلا نہ ہرگز دل سے خیال تیرا
پھندے سے تیرے کیوں کر جائے نکل کوئی
پھیلا ہوا ہے ہر سو عالم میں جاں تیرا

ان کی نظر میں شوکت جچتی نہیں کسی کی
آنکھوں میں بس رہا ہے جن کے جلال تیرا

ہے پاس دوستوں کے تیری یہی نشانی
یارب! کبھی نہ پائے زخم اندماں تیرا

بیگانگی میں حالی! یہ رنگ آشنائی
سن سن کر سر دھنیں گے قال، اہل حال تیرا





قدسی ایرانی

مرحبا سید سکی مدنی العربی
 دل و جاں بادِ قدایت چه عجب خوش لقی
 من بے دل بہ جمال تو عجب حیرانم
 اللہ اللہ چه جمال است بدیں بواجبی
 نیست نیست بد ذات تو بنی آدم را
 برتر از آدم و عالم تو چه عالی نسبی
 شب معراج اعراب تو ز افلاک گزشت
 بمقامے کہ رسیدی نہ آمد رسد چچ نبی
 نخل بستانِ مدینہ ز تو سرسبز مدام
 زان شدہ شجرہ آفاق بہ شیرین رطبی
 ذاتِ پاک تو دریں ملک عرب کردہ ظہور
 زان سبب آمدہ قرآن بہ زبانِ عربی
 چشمِ رحمت بکشا سوئے من اندازِ نظر
 اے قریشی لقی، ہاشمی و مطلبی
 سیدی انت جیبی و طیبی قلبی
 آمدہ سوئے تو قدسی پئے درماں طلبی



بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کے ممتاز اور سرکردہ سماجی اور فلاحی خدمات انجام دینے والی شخصیت سیٹھ حاجی عبدالشکور بلوانی مرحوم کی شریک حیات حاجیانی رحیمہ بائی زوجہ مرحوم حاجی عبدالشکور بلوانی کی غم انگیز رحلت

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کے ممتاز سرکردہ سماجی اور فلاحی خدمات انجام دینے والی سرکردہ شخصیت اور سابقہ صدر
بانٹوا میمن جماعت حاجی عبدالشکور بلوانی مرحوم کی شریک حیات مختصر علالت کے بعد بدھ 30 مارچ 2022ء کو دارالفانی سے کوچ
کر گئیں۔ ان اللہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ رحیمہ حاجیانی کے لئے قرآن خوانی اور دعا بروز جمعرات 31 مارچ 2022ء (بعد نماز عصر تا مغرب) مکہ مسجد
کاٹھیاواڑ ہاؤسنگ سوسائٹی آدم جی نگر میں رکھی گئی تھی۔ جبکہ خواتین کے لئے رہائش گاہ 192 کاٹھیاواڑ سوسائٹی پر انتظام کیا گیا
تھا۔ مرحومہ حاجیانی رحیمہ بائی مرحوم حاجی عبدالشکور بلوانی کی نماز جنازہ اور تدفین اور قرآن خوانی و دعائیں بانٹوا میمن جماعت، بانٹوا
میمن خدمت کمیٹی، بانٹوا میمن راحت کمیٹی، بانٹوا انجمن حمایت اسلام، آل پاکستان میمن فیڈریشن، میمن پروفیشنل فورم، انٹرنیشنل میمن
آرگنائزیشن، ورلڈ میمن آرگنائزیشن، کراچی چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے عہدیداران اور مجلس عاملہ کے اراکین کی بڑی تعداد
نے شرکت کی۔ تاجروں، صنعت کاروں، سماجی اور فلاحی شخصیات، سماجی ورکرز، بانٹوا میمن جماعت کی سب کمیٹیوں کے کنوینر
صاحبان، دوست احباب اور عزیز واقارب کی بڑی تعداد نے شرکت کی اور اظہار غم کیا۔

قرارداد تعزیت - بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

بانٹوا میمن جماعت کی ممتاز سماجی شخصیت مرحوم حاجی عبدالشکور بلوانی کی شریک حیات حاجیانی رحیمہ بائی کی غم انگیز رحلت پر

ہم سب ساتھی عہدیداران

☆ جناب محمد حنیف حاجی قاسم چھیارا، صدر

☆ جناب محمد نجیب عبدالعزیز بالا گام والا، سینئر نائب صدر اول

☆ جناب محمد یونس حاجی عبدالستار بکسر، سینئر نائب صدر دوم

☆ جناب محمد اعجاز رحمت اللہ بھرم چاری، جونیئر نائب صدر اول

☆ جناب سکندر محمد صدیق اگر، جونیئر نائب صدر دوم

☆ جناب انور حاجی قاسم کا پڑیا، اعزازی جنرل سیکریٹری

☆ جناب فیصل محمد یعقوب دیوان، جوائنٹ سیکریٹری اول

☆ جناب محمد شہزاد ایم ہارون کوٹھاری، جوائنٹ سیکریٹری دوم

اور مجلس عاملہ کے اراکین، سب کمیٹیوں کے کنوینر صاحبان

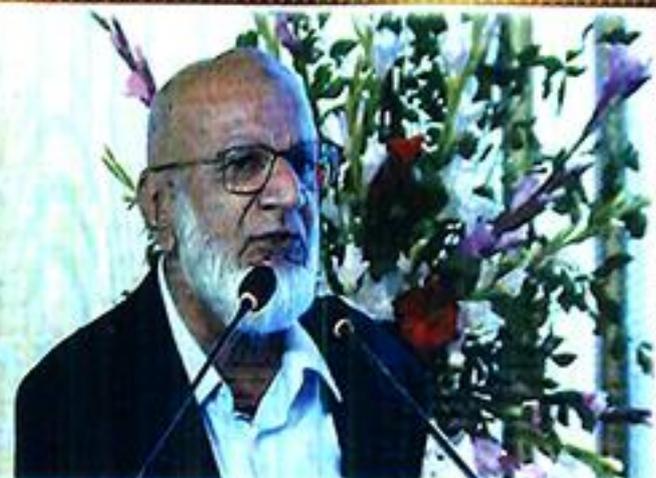
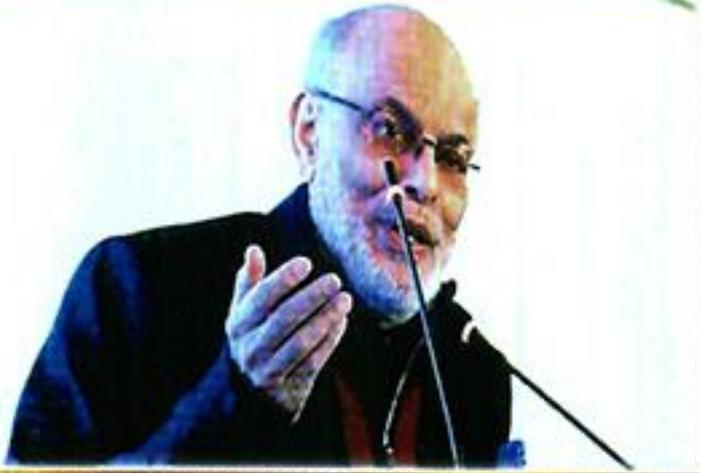
اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ مرحومہ کے صاحبزادوں جناب حاجی اقبال حاجی عبدالشکور بلوانی اور جناب حاجی حنیف حاجی

عبدالشکور بلوانی اور تمام اہل خانہ کو صبر جمیل عطا کرے اور مرحومہ کے تمام لواحقین سے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا

کرتے ہیں، مرحومہ کی مغفرت کر کے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور اہل خانہ کو صبر جمیل عطا کرے (آمین)

صدر بائٹو ایمین جماعت اور بائٹو ایمین خدمت کمیٹی کے صدر جناب محمد حنیف چھپیارا کی جانب سے
 برادری کے معززین کی ڈونر کانفرنس (Donors Conference)
 26 جنوری 2022ء شام ساڑھے سات بجے شب Marriott ہوٹل کراچی

تصویری چھلکیاں



DONORS CONFERENCE



S CONFERENCE



DONORS CONFERENCE 2022



CONFERENCE



DONORS CONFERENCE 2022



CONFERENCE 2022



S CONFERENCE 2022



DONORS CONFERENCE 2022

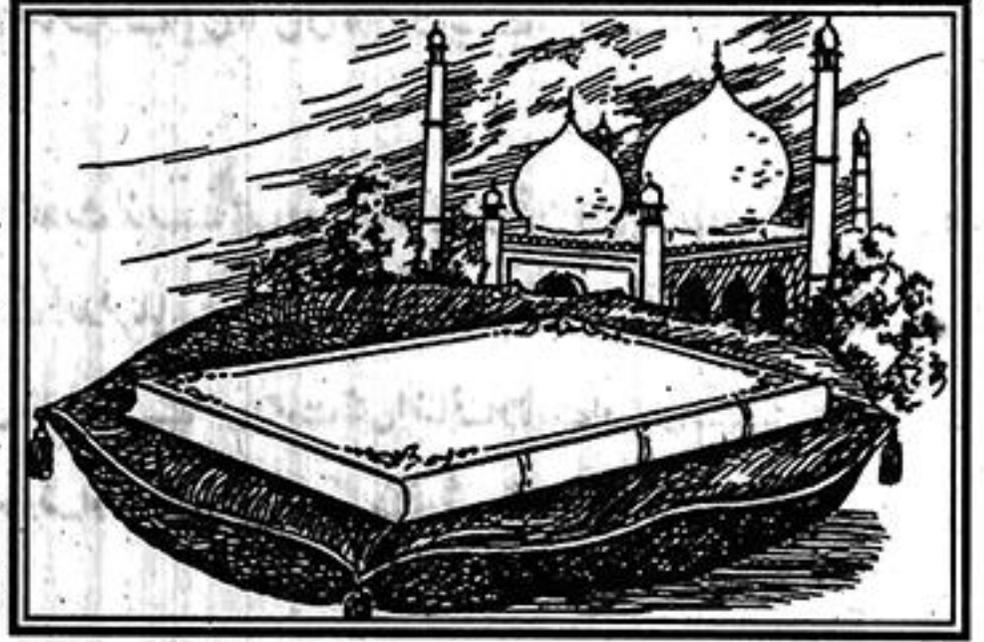


رحمتوں کے نزول کا مہینہ

شانِ رمضان المبارک

ممتاز عالم دین، مذہبی ریسرچ اسکالر شاہ بلیغ الدین مرحوم کی ایک تحریر

حدیث مبارکہ: حضرت سلمان فارسی فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے شعبان کی آخری تاریخ میں ایک خطبہ ارشاد فرمایا جس میں آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارے اوپر ایک مہینہ آرہا ہے جو بہت بڑا مہینہ ہے بہت مبارک ہے اس میں ایک رات ہے (شب قدر) جو ہزاروں مہینوں سے بڑھ کر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس (رمضان) کے روزوں کو فرض فرمایا اور اس کی راتوں کے قیام (تراویح) کو ثواب کا عمل قرار دیا ہے جو شخص اس مہینے میں کسی فرض کو ادا کرے۔ وہ ایسا ہے جیسا



کہ وہ غیر رمضان میں ستر فرض ادا کرے یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے اور یہ مہینہ لوگوں کے ساتھ غم خواری کرنے کا ہے اس مہینے میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے جو شخص کسی روزے دار کا روزہ افطار کرائے اس کے لیے گناہوں کے معاف ہونے اور آگ سے خلاصی کا سبب ہوگا اور روزے دار کے ثواب کی مانند اسے ثواب حاصل ہوگا مگر اس روزے کے ثواب سے کچھ کم نہیں کیا جائے گا۔“

صحابہ کا سوال: صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم میں سے ہر شخص تو اتنی وسعت نہیں رکھتا کہ وہ روزے دار کو افطار کرائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”(یہ ثواب) پیٹ بھر کر کھلانے پر موقوف نہیں۔ یہ تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو بھی عطا فرمائے گا جو ایک کھجور ت



Late Shah Baliquddin

افطار کرادے یا ایک گھونٹ پانی پلا دے یا ایک گھونٹ لسی پلا دے۔ یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کا اول حصہ اللہ تعالیٰ کی رحمت، درمیانی حصہ مغفرت اور آخری حصہ آگ سے آزادی کا ہے۔ جو شخص اس مہینے میں اپنے غلام اور خادم کے بوجھ (کام) کو ہلکا کر دے اس میں تخفیف کر دے تو حق تعالیٰ شانہ اس کی مغفرت اور آگ سے آزادی فرماتے ہیں اور چار چیزوں کی اس میں کثرت رکھا کرو جن میں سے دو چیزیں اللہ تعالیٰ کی رضا کے واسطے اور دو چیزیں ایسی ہیں کہ جن سے تمہیں چارہ کار نہیں۔ پہلی دو چیزیں جن سے تم اپنے رب کو راضی کرو، وہ کلمہ طیبہ اور استغفار کی کثرت ہے اور دوسری دو چیزیں یہ ہیں کہ جنت کو طلب کرو اور آگ (جہنم) سے پناہ مانگو۔ جو شخص کسی روزے دار کو پانی پلائے گا تو حق تعالیٰ قیامت کے دن میرے حوض سے اسے ایسا سیراب فرمائے گا جس کے بعد جنت میں داخل ہونے تک اسے پیاس نہیں لگے گی۔“

استقبال رمضان: آنحضرت ﷺ نے یہ خطبہ مبارک رمضان کے استقبال کے موقع پر دیا، اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے اس مہینے کی کچھ خصوصیتیں اور آداب ارشاد فرمائے۔ اولاً یہ کہ یہ صبر کا مہینہ ہے یعنی اگر روزے وغیرہ میں کچھ تکلیف ہو تو اسے بہت شوق سے برداشت کرنا چاہیے۔ یہ نہیں کہ مار دھاڑ کی جائے جیسا کہ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے۔ غرض ہر حال میں صبر ہی کرنا چاہیے۔

پھر ارشاد ہوا کہ یہ غم خواری کا مہینہ ہے یعنی اس مہینے میں غم و مساکین کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہیے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص حلال کمائی سے رمضان المبارک میں روزہ افطار کرائے، اس پر رمضان کی راتوں میں فرشتے رحمت بھیجتے ہیں اور شب قدر میں جبرائیل علیہ السلام اس سے مصافحہ کرتے ہیں اور جس سے حضرت جبرائیل علیہ السلام مصافحہ کرتے ہیں، اس کی علامت یہ ہے کہ اس کے دل میں رقت پیدا ہوتی ہے اور آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں۔“

حضرت حماد کا واقعہ: حضرت حماد بن سلمہؓ ایک مشہور محدث گزرے ہیں وہ روزانہ پچاس آدمیوں کے روزہ افطار کرانے کا اہتمام کرتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے افطار کی فضیلت ارشاد فرمانے کے بعد فرمایا ہے کہ اس مہینے کا اول حصہ رحمت ہے، یہ رحمت عامہ سب مسلمانوں کے لیے ہوتی ہے اس کے بعد جو لوگ اس کا شکر ادا کرتے ہیں، ان کے لیے اس رحمت میں اضافہ ہوتا ہے اور اس کے درمیانی حصے سے مغفرت شروع ہو جاتی ہے اس لیے کہ روزوں کا کچھ حصہ گزر چکا اس کا معاوضہ اور اکرام مغفرت کے ساتھ شروع ہو جاتا ہے اور آخری حصہ تو بالکل آگ سے خلاصی ہی خلاصی ہے۔“

پانچ چیزیں: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”میرنی امت کو رمضان المبارک میں پانچ چیزیں مخصوص طور پر ایسی دی گئی ہیں جو پہلی امتوں کو نہیں ملیں۔“

☆ روزے دار کی منہ کی بو (جو معدہ خالی ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے) اللہ کے نزدیک مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے، (یعنی جب قیامت کے دن یہ لوگ انھیں گے تو ان کے منہ سے مشک کی خوشبو آ رہی ہوگی)

☆ روزے دار کے لیے مچھلیاں بھی دعا کرتی رہتی ہیں۔

☆ سرکش شیاطین قید کر دیے جاتے ہیں جس کی وجہ سے گناہوں کا زور ٹوٹ جاتا ہے۔

☆ رمضان المبارک کی آخری رات میں روزے داروں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

ایک اور واقعہ: حضرت کعب بن عجرہؓ ایک صحابی ہیں وہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: منبر کے قریب ہو جاؤ، ہم سب منبر کے قریب حاضر ہو گئے، جب حضور اکرم ﷺ نے منبر کی پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تو فرمایا آمین۔ اسی طرح دوسری اور تیسری سیڑھی پر قدم رکھا تو یہی کہا آخر میں صحابہؓ نے عرض کیا کہ ہم نے آج آپ ﷺ سے ایسی بات سنی ہے جو پہلے کبھی نہیں سنی، آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں میرے پاس جبرائیل امین علیہ السلام تشریف لائے اور جب میں نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تو جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ ہلاک ہو جائے وہ شخص جس نے رمضان المبارک کا مہینہ پایا مگر نیکی کر کے وہ اپنی مغفرت نہ کروا سکا۔ میں نے کہا آمین پھر دوسری سیڑھی پر قدم رکھا تو انہوں نے فرمایا کہ ہلاک ہو جائے وہ شخص جس کے سامنے آپ ﷺ کا ذکر ہو اور وہ آپ ﷺ پر درود نہ پڑھے اور تیسرے زینے پر قدم رکھا تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے بوڑھے والدین موجود ہوں اور وہ اسے جنت میں نہ لے جا سکیں یعنی ان کی خدمت کے ذریعے وہ جنت میں نہ

جاسکے تو آپ ﷺ نے فرمایا آمین، یہ ماہ مبارک رحمت، مغفرت اور جہنم سے نجات کا موسم بہار ہے۔ بد قسمت ہیں وہ لوگ جو اس سے فیض یاب نہ ہوں اور یہ مہینہ یوں ہی گزر جائے۔“

تین لوگ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین لوگوں کی دعا رد نہیں ہوتی ایک روزے دار کی افطار کے وقت، دوسرے عادل باشادہ کی، تیسرے مظلوم کی۔ ان دعاؤں کو اللہ تعالیٰ بادلوں سے اوپر اٹھا لیتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ میں تیری ضرورت کو کروں گا گو (کسی مصلحت کی وجہ سے) کچھ تاخیر ہو جائے۔ ایک روایت میں آپ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص قصداً بلا کسی وجہ کے رمضان المبارک کا ایک روزہ چھوڑ دے، پھر غیر رمضان میں چاہے وہ سارے روزے رکھے، وہ اس کا نعم البدل نہیں ہو سکتا۔“ یعنی جو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور انوارات رمضان المبارک کے روزے میں نازل ہوتی تھیں وہ پھر زندگی بھر حاصل نہ ہوں گی۔



بانٹو میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

بانٹو میمن برادری کے ضرورت مند طلبہ و طالبات کو



پروفیشنل تعلیم کے لیے اسکالرشپ



زکوٰۃ فنڈز سے

بانٹو میمن برادری کے وہ طلبہ و طالبات جو مالی وسائل نہ ہونے کے سبب اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے سے قاصر ہیں مثلاً ڈاکٹرز، وکیل، انجینئر، چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ، آرکیٹیک اس کے علاوہ دیگر ٹیکنیکل پروفیشنل کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے خواہش مند اور ضرورت مند طالب علموں کے لیے بانٹو میمن جماعت کی جانب سے مالی تعاون کیا جاتا ہے جو طلبہ و طالبات مالی سپورٹ حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ بانٹو میمن جماعت سے رجوع کریں۔ نیک خواہشات کے ساتھ

محمد عمران محمد اقبال ڈنڈیا

فون 32728397 - 32768214

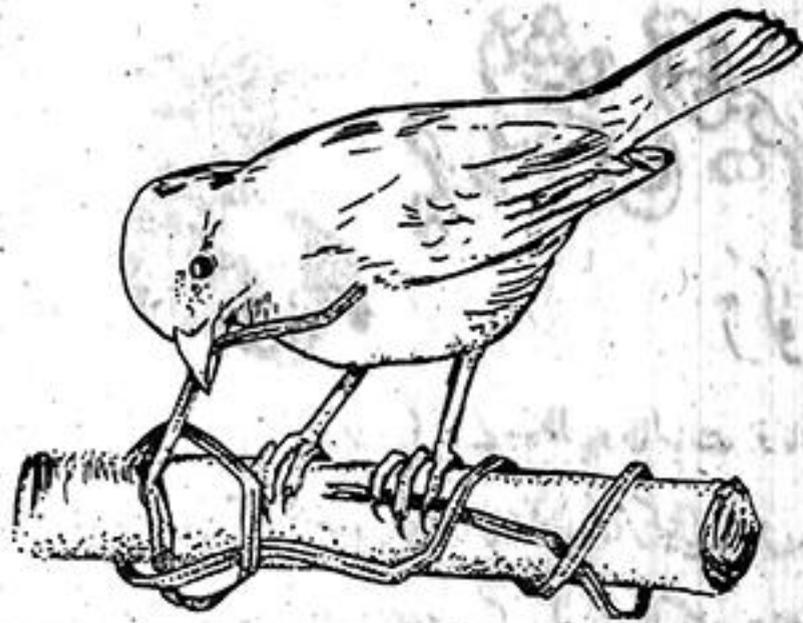
کنوینر ایجوکیشن کمیٹی
بانٹو میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

پتہ: ملحقہ بانٹو میمن جماعت خانہ، حوربائی حاجیانی اسکول،
یعقوب خان روڈ نزد راجہ مینشن کراچی

خدمت خلق

محترمہ عاصمہ گل عصمی

مٹا دو غریبوں کا رنج و ملال
 یتیموں کا خود کو نگہبان کرو
 اپناج کی روزی کا ساماں کرو
 کہیں اسپتال کا اجرا کرو
 کہیں درس گاہیں مہیا کرو
 کہیں پل بنیں اور لگیں تل کہیں
 رہے کوئی غمگین نہ کوئی حزیں
 جو ناخواندہ ہیں ان کو تعلیم دو
 جو بے عقل ہیں ان کو تفہیم دو
 ہمیشہ کرو خیر کا اہتمام
 کہ قائم ہے اس پر جہاں کا نظام
 سنو بات عصمی کی تم غور سے
 کرو خدمت خلق ہر طور سے



نماز پڑھئے
 قبل اس کے کہ آپ کی
نماز
 پڑھی جائے

کرو خدمت خلق دل کھول کر
 اگر چاہتے ہو بہشتوں میں گھر
 غرور و تکبر مٹاتی ہے یہ!
 بشر ہم کو مخلص بناتی ہے یہ
 سدا قلب انسان کرو شادماں
 نوازے گا تم کو اللہ مہرباں
 یہی ہے جہاں میں حقیقی خوشی
 مٹاتی ہے یہ دہر سے ہر غمی
 برا ہے جو بیاں، خلق آزار ہے
 اللہ ایسے انسان سے بیزار ہے
 سکوں دل کا ایثار و خدمت میں ہے
 اور ایثار داخل عبادت میں ہے
 دلوں کی شفا خدمت خلق ہے
 اللہ کی رضا خدمت خلق ہے
 کرو خدمت خلق شام و سحر
 بھلائی پہ انسان کی رکھو نظر
 جو انسان اوروں کے کام آگیا
 وہ خیر و فلاح جہاں پاگیا
 عبادت ہیں سب اسی واسطے
 کہ انسان انسان کی خدمت کرے
 کرو غم نصیبت کے ماروں کے دور
 اگر بے بدل چاہتے ہو سرور
 ضعیفوں کا بیواؤں کا ہو خیال

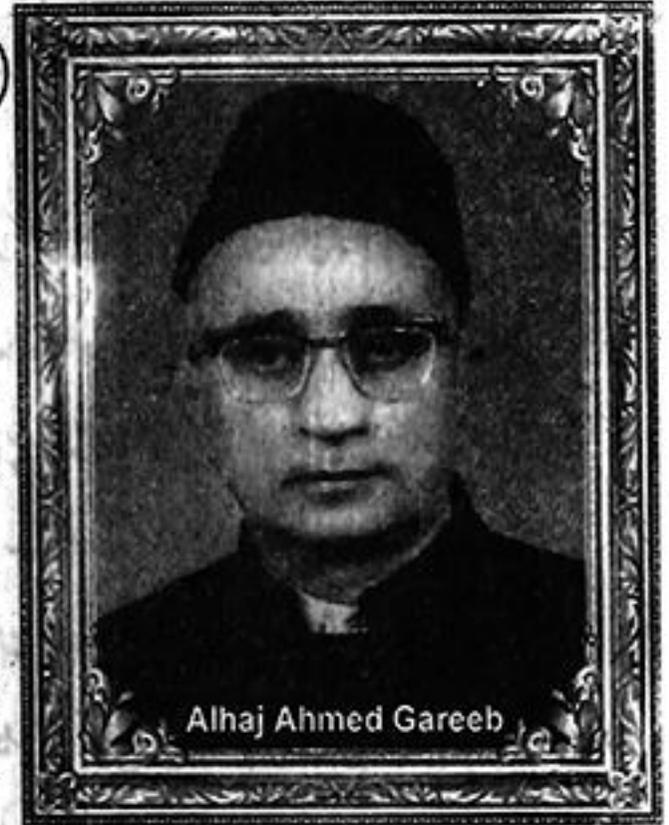
زکوٰۃ ایک مالی عبادت ہے

قرآن مجید میں جہاں کہیں نماز کا ذکر ہے۔ اس کے ساتھ ہی زکوٰۃ کا بھی ذکر ہے

زکوٰۃ: خیر و برکت کا عمل

تحریر: الحاج احمد عبداللہ غریب مرحوم، ممبئی (انڈیا)

نماز کے بعد زکوٰۃ اسلام کا تیسرا بنیادی رکن ہے۔ یہ خالص مالی عبادت ہے جو تمام انبیائے کرام کی امتوں پر فرض کی گئی تھی۔ جس طرح انسان کو جسمانی بیماریاں ہوتی ہیں اسی طرح روحانی اور اخلاقی بیماریاں بھی ہو جاتی ہیں۔ ان میں نمایاں اخلاقی بیماریاں مال کی محبت اور کثرت کی خواہش ہے جس کے نتیجے میں انسان کے دل میں تکبر و حرص، بخل، ہوس اور خود غرضی پیدا ہوتی ہے۔ قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد ہوتا ہے ”تمہارا مال اور تمہاری اولاد تمہارے لیے آزمائش ہیں۔“

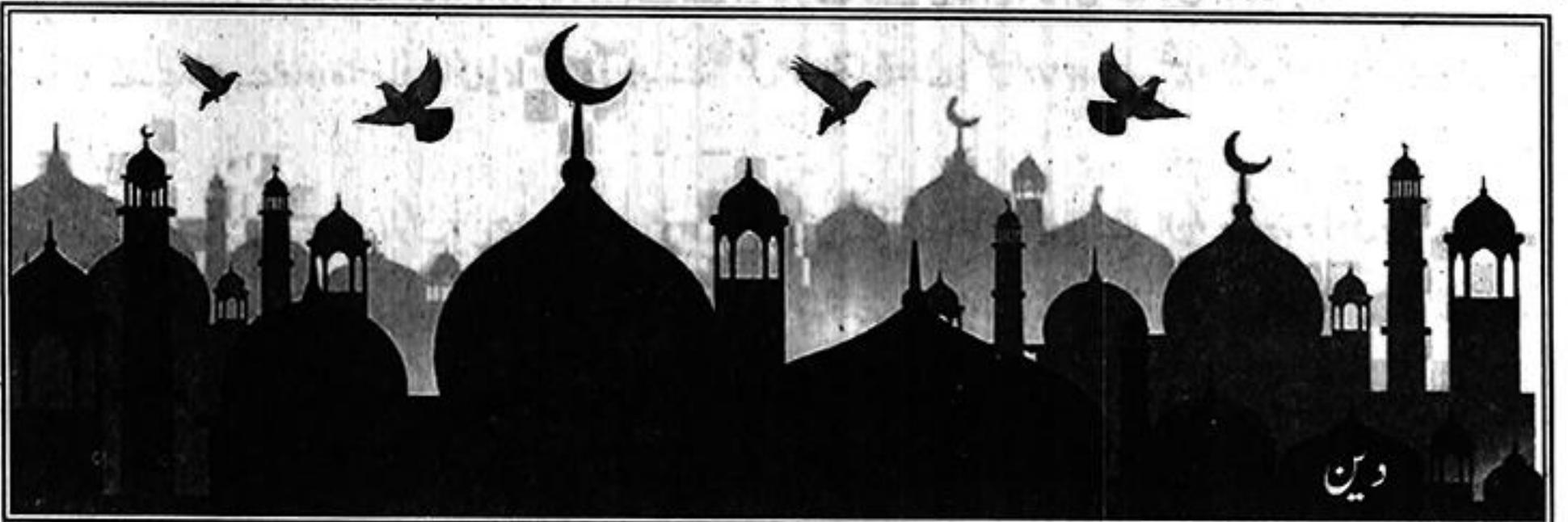


Alhaj Ahmed Gareeb

ان اخلاقی بیماریوں کو دور کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ فرض کی ہے۔ عربی میں

زکوٰۃ کے معنی پاک ہونے اور بڑھنے کے ہیں اور شریعت میں خالص اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی اور شرعی حکم کے مطابق ایک مقررہ اور متعین مال کسی مستحق کو دینے کا نام زکوٰۃ ہے۔ اس کے ساتھ یہ بھی شرط ہے کہ زکوٰۃ دینے والا، زکوٰۃ پانے والے سے کسی قسم کا فائدہ نہ اٹھائے، اگر اس نے اس کے بدلے میں ایسی کوئی امید رکھی تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔

شریعت میں اس مالی عبادت کو زکوٰۃ اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس سے آدمی کا باقی مال پاک ہو جاتا ہے۔ ”قرآن کی رو سے زکوٰۃ ادا کر کے دولت مند لوگ غریبوں پر کوئی احسان نہیں کرتے بلکہ وہ حق دار کو اس کا حق لوٹاتے ہیں جو مال و دولت عطا کرنے والے رب کریم نے ان کے مال میں شامل کر رکھا ہے۔“ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”اور ان (مال داروں) کے مال میں سائل اور مال سے محروم لوگوں کا حق ہے۔“



زکوٰۃ کی فرضیت : زکوٰۃ کا حکم اسلام کے ابتدائی زمانے میں مکے میں آچکا تھا۔ سورہ مدثر میں اشارہ اور سورہ منزل میں صراحت کے ساتھ اس کا ذکر موجود ہے لیکن اس کے نصاب سے متعلق احکامات ہجرت کے بعد نازل ہوئے۔ زکوٰۃ کی فرضیت کے لیے مدینہ منورہ میں رمضان المبارک ایک ہجری میں سورہ توبہ کی آیت ۱۳ نازل ہوئی: ”ان کے مال میں سے زکوٰۃ وصول کرو تا کہ اس کے ذریعے تم ان کے مال کو پاک و صاف کر سکو۔“

زکوٰۃ کا نصاب : زکوٰۃ ایک مالی عبادت ہے جو ہر ایسے عاقل اور آزاد مسلمان پر فرض ہے جس کی ملکیت میں ایک سال تک مال بہ قدر نصاب موجود رہا ہو جس کے پاس ساڑھے سات تو لے سونا یا ساڑھے باون تو لے چاندی ہو یا اس ملکیت کے برابر نقدی ہو تو اس کا ڈھائی فیصد یا چالیسواں حصہ بہ طور زکوٰۃ دینا ہوگا۔

اسلام میں زکوٰۃ کی اہمیت : اسلام میں نماز کے بعد سب سے اہم فریضہ زکوٰۃ ہے۔ نماز حقوق الہی میں سے ہے اور زکوٰۃ حقوق العباد میں سے۔ دونوں کا لازم و ملزوم ہونا اس حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ اسلام میں حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کا بھی یکساں لحاظ رکھا گیا ہے۔ قرآن مجید میں جہاں کہیں نماز کا ذکر ہے اس کے ساتھ ہی زکوٰۃ کا بھی ذکر ہے۔ بیس مقامات پر ”نماز قائم کرو“ کے ساتھ ہی ”زکوٰۃ ادا کرو“ کا حکم آیا ہے۔ حضور اکرم ﷺ سے جب کسی نے اسلام کے احکام دریافت کیے تو آپ ﷺ نے نماز کے بعد زکوٰۃ کو ہمیشہ پہلا درجہ دیا۔

زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے : زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ”اور جو لوگ سونا چاندی ذخیرہ کرتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو (اے نبی ﷺ) انھیں اس دن کے دردناک عذاب کی وعید سناد دیجیے جب ان کے اپنے جمع کیے ہوئے مال کو دوزخ کی آگ پر دہکایا جائے گا اور پھر اس سے ان کی پیشانیاں، پہلو اور پٹھیں داغی جائیں گی (اور ان سے کہا جائے گا) یہ ہے اس مال کا انجام جسے تم نے (بے پناہ چاہت) سے جمع کیا تھا تو اب اپنے (اس) مال کا مزہ چکھو، جو تم (دنیا میں بخل سے) جمع کیا کرتے تھے۔“ (توبہ ۳۵-۳۴)

ارشاد باری تعالیٰ ہے ”اور جو لوگ اس مال میں جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے انھیں عطا فرمایا ہے، بخل کرتے ہیں (اور اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے) وہ یہ سمجھ لیں کہ ایسا مال ان کے حق میں خیر نہیں ہے بلکہ یہ ان کے لیے شر ہے اور جلد ہی (قیامت کے دن) ان کے گلے میں بخل سے جمع کیے ہوئے مال کا طوق پہنایا جائے گا۔“ (آل عمران ۱۸۰)

زکوٰۃ کن لوگوں کو دی جائے ؟

فقراء : زکوٰۃ فقیروں، غریبوں اور مسکینوں اور ان لوگوں کے لیے جو دوسرے لوگوں کی مدد اور تعاون کے محتاج ہوتے ہیں۔ یہ لفظ تمام حاجت مندوں کے لیے عام ہے خواہ وہ جسمانی خامی یا بڑھاپے کی وجہ سے مستقل طور پر محتاج ہوں یا کسی اور وجہ سے۔ فقیر عالم کو زکوٰۃ دینا فقیر جاہل کو دینے سے افضل ہے۔

مساکین : مساکین سے مراد وہ لوگ ہیں جو نہایت تنگ دستی کے باوجود کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتے۔ ان لوگوں کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔

عاملین زکوٰۃ : یہ وہ لوگ ہیں جو اسلامی حکومت کی طرف سے صدقات، زکوٰۃ اور عشر وغیرہ وصول کر کے بیت المال میں جمع کراتے ہیں، ان لوگوں کا حق الخیرت زکوٰۃ ہی کی مدد سے دیا جائے گا۔

مولفہ القلوب : اس سے مراد ایسے لوگ ہیں جن کے دلوں میں اسلام کی محبت پیدا کرنا اور بڑھانا مقصود ہو۔ اس میں نو مسلم اور مخصوص

حالات میں ایسے غیر مسلم بھی شامل ہیں جن کی مالی اعانت سے ان کے قبول اسلام کی امید ہو۔

رقاب: رقاب سے مراد وہ غلام ہیں جن کے آقاؤں نے مال کی ایک خاص مقرر کردی ہو کہ اتنا کما کر ہمیں دو، ایسے غلاموں کی زکوٰۃ کی رقم سے امداد دے کر انھیں غلامی سے آزادی دلائی جاسکتی ہے۔

غارمین: غارمین سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے ذمے کسی کا قرض ہو اور ان کے پاس اسے ادا کرنے کے لیے کچھ نہ ہو۔ اس صورت میں زکوٰۃ کی مد میں سے قرض ادا کیا جاسکتا ہے، مگر اس کے لیے شرط یہ ہے کہ اس کے پاس اتنا مال نہ ہو کہ قرض ادا کیا جاسکے خواہ وہ کمانے والا ہو یا بے روزگار دونوں صورتوں میں عنایت ہے۔ اگر کسی نے گناہ کے کام کے لیے قرض لیا جیسے شادی کی غلط اور ناجائز رسموں کے لیے تو ایسے قرض داروں کو زکوٰۃ میں سے کچھ نہیں دیا جائے گا۔

فی سبیل اللہ: فی سبیل اللہ سے مراد اللہ تعالیٰ کی راہ ہے جس سے مراد نیکی کے وہ تمام کام ہیں جن میں اللہ کی رضا شامل ہو۔

مسافر: مسافر اگر چہ اپنے وطن میں مالدار ہو لیکن حالت سفر میں اس کے پاس خرچ ختم ہو گیا ہو یا کوئی اور ایسی وجہ ہو گئی ہو کہ اس کے پاس گھر تک پہنچنے کا خرچ نہ ہو تو ایسے مسافر کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

زکوٰۃ دیتے وقت پہلے اپنے قریبی رشتے داروں کا خیال رکھا جائے، باہر کے لوگوں کو بعد میں دیا جائے۔ اسی طرح جو لوگ خود سوال نہیں کرتے، غربت کے باوجود غیرت مند ہوتے ہیں، انھیں تلاش کر کے زکوٰۃ اور صدقات دیے جائیں۔

بشکرہ: مسلم پبلیشن راجکوٹ۔ اکتوبر 1967ء

بچیوں کے پیغامِ نکاح کے لئے

بچیاں خود پڑھیں روزانہ پاکی کے آیام میں ربا وضو ایک بار کسی بھی وقت گھر کے دیگر افراد پڑھیں۔ تو دعائیں بچی کا نام لے کر دعا کریں۔

- ① اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ — گیارہ بار
- ② وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا — گیارہ بار
- ③ دُرُودِ شَرِيفِ جُزْءِ اَحَدٍ — گیارہ بار
- ④ يَا جَوَادُ يَا وَاچِدُ يَا مَاجِدُ — تین بار
- ⑤ اے اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے مجھے نیک اور صالح رشتہ عطا فرما۔ آمین — تین بار
- ⑥ دُرُودِ شَرِيفِ جُزْءِ اَحَدٍ — صرف ایک بار

خوش اخلاقی: میمن برادری کا وصف

میمن برادری ایک نیک، شریف، خوش اخلاق اور تعاون کرنے والی برادری ہے۔ اس کا ہر فرد حسن اخلاق کا مرتع ہوتا ہے۔ اپنے آپ کو پیچھے کر کے دوسروں کو آگے بڑھانا، دوسروں کی ترقی و خوشحالی سے خوش ہونا اور اپنی رائے پر دوسروں کی رائے کو مقدم جاننا، اس برادری کا ہمیشہ سے شعار رہا ہے۔ کاروبار ہو، ملازمت ہو، کھیل ہو، سیاست ہو ہر جگہ ہر میدان میں میمن فعال، مستعد، متحرک اور خوش اخلاق نظر آتا ہے اور اپنے پیشے سے پوری طرح انصاف کر کے دوسروں کو اطمینان اور تسلی کی دولت دینا اپنے لئے باعث ثواب سمجھتا ہے۔

مگر کچھ عرصے سے مشاہدے میں یہ آرہا ہے کہ ہمارے یہ خوش اخلاق بھائی مذکورہ بالا خوبیوں سے کچھ کچھ دور ہوتے چلے ہیں۔ یہ کوئی اچھا انداز فکر نہیں۔ میمن برادری کی روایتی خوش اخلاقی کہاں چلی گئی ہے، خصوصاً کاروبار کے میدان میں میمن اب زیادہ سخت ہوتے جا رہے ہیں۔ گاہک سے ڈیلنگ کرتے وقت اپنے روایتی لب و لہجہ کو استعمال نہیں کرتے جس کی وجہ سے گاہک ان کا گردیدہ ہونے کے بجائے ان سے بددل ہو جاتا ہے اور ان سے سامان لیے بغیر آگے بڑھ جاتا ہے۔ اس میں ناراض ہونے والی کوئی بات نہیں ہے بلکہ اس پر غور کرنا چاہیے کہ گاہک کو زیادہ پسند کوئی چیز ہے اور پھر وہی چیز اسے فراہم کرنی چاہیے۔ اسی طرح بعض گاہک قیمت پر خاصی جرح کرتے ہیں تو اس سے بھی نہیں گھبرانا چاہیے بلکہ ان کو مطمئن کرنا چاہیے۔ ان سے ایسے مکالمے نہیں بولنے چاہئیں مثلاً ”لینا ہے تو لو ورنہ آگے بڑھو“۔ یا ”جیب میں پیسے نہیں ہیں تو خریدنے کیوں آئے ہو“۔ یا ”جس طرح کی اچھی اور کم قیمت پر سامان آپ خریدنا چاہ رہے ہیں وہ یا تو چاند پر ملے گا یا امریکہ میں۔“ اکثر کھانا کھاتے ہوئے اگر کوئی گاہک آجائے تو میمن دکاندار اس سے کہتا ہے، ”بعد میں آنا۔ ابھی میں کھانا کھا رہا ہوں“۔ جب کہ ماضی میں اس موقع پر میمن دکاندار کہتا تھا۔ ”آئیے کھانا کھائیے“ اور پھر گاہک کے منع کرنے پر کہتا ہے، ”تشریف رکھئے۔ میں ابھی فارغ ہو کر آپ کی خدمت کرتا ہوں“۔ مگر اب یہ خوش اخلاقی ماضی کی داستان بنتی جا رہی ہے۔ میمن بھائیوں سے درخواست ہے کہ وہ اپنے روایتی اور موروثی اوصاف کو ہرگز نہ چھوڑیں جن کے سبب ان کے آباؤ اجداد نے یہ عزت، مقام اور مرتبہ حاصل کیا ہے۔

ان کی روحوں کو شرمندہ نہ کریں۔ ہمیشہ خوش اخلاقی اور نیک نیتی سے کام کریں کہ یہ عین عبادت ہے۔ ہو سکتا ہے اس وقت آپ بھی پریشان ہوں، کسی وجہ سے الجھن میں ہوں۔ یا بیمار ہوں مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ اپنی دکانداری خراب کر لیں۔ آپ کے اسلاف نے جو مقام اپنی ان خوبیوں سے بنایا ہے، اس کی قدر کریں اور دوسرے مفاد پرست اور خود پسند لوگوں کی طرح اپنے آپ کو نہ بدلیں اور نہ سخت مزاج بنیں کہ اس سے ایک طرف کی دکان داری خراب ہوگی اور دوسری طرف اپنی برادری بھی بدنام ہوگی اور پھر رفتہ رفتہ ایک ایک کر کے آپ اپنی تمام صفات سے محروم ہو جائیں گے۔ میرا خیال ہے آپ ایسا ہرگز نہیں چاہیں گے۔ تو کیا خیال ہے؟ کیا آپ خوش اخلاق بننا چاہیں گے؟

اگر اچھی پاکیزہ اور خوش گوار، ذہنی الجھنوں سے آزاد زندگی گزارنے کے ڈھنگ کو مذہب اسلام کی روشنی کے ساتھ گزاریں گے تو روحانی طاقتیں آپ کی مددگار ہوں گی۔ صحیح عمر پر نماز کی پابندی اور صبح سویرے اٹھنے کو اپنا شعار بنائیں، والدین کی حکم عدولی نہ کریں، نصابی اور غیر نصابی تعلیم اور صحت پر توجہ دیں، خوش اخلاقی اور خوش گفتاری ذہن کے بند درپچوں کو کھول دیتی ہے، بری صحبت سے پرہیز کریں، اسلام کے زریں اصولوں پر عمل کریں، اختراعات کا بوجھ نہ لیں، کیسے ہی مسائل سے دوچار ہوں، ذات باری کا شکر ادا کریں اور احساس و شعور اور ایمان اور یقین دل کی گہرائیوں سے معاشرے میں انقلاب برپا کریں۔ ہمارا معاشرہ آپ کی ایسی ہی عادتوں کا منتظر ہے۔

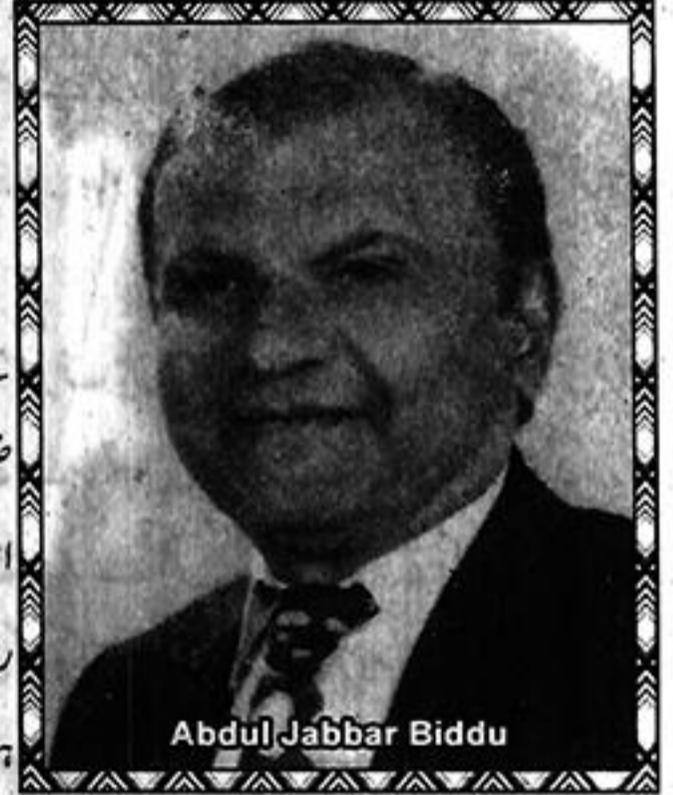
ماہ صیام کی عظمت و اہمیت اور اس کے تقاضے

رمضان المبارک

رحمتوں اور برکتوں کا ماہ مبارک

تحریر: جناب عبدالجبار علی محمد بدو

رمضان المبارک ہم پر سایہ فگن ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق بخشے کہ ہم اس کی رضا کے لئے کامل یکسوئی اور ایمان و احتساب کے ساتھ روزے رکھیں۔ اگر ہر فرد اپنے ارد گرد کے ضرورت مندوں اور حاجت مندوں کی خبر گیری اور حاجت روائی کرے تو ہمارا معاشرہ محبت و اخوت اور ہمدردی بھائی چارے میں اپنی مثال آپ بن سکتا ہے۔ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جب ماہ صیام کا چاند نظر آتا تو حضور اکرم ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے۔ ”اے اللہ! ہمارے لیے ماہ صیام میں برکت عطا فرما اور ہماری مشکلیں آسان فرما۔“



Abdul Jabbar Biddu

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”رمضان المبارک کا چاند ہوتے ہی شیاطین قید کر دیے جاتے ہیں، دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں، جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور ہر روز اللہ تعالیٰ بہت سے گناہ گاروں کو عذاب سے نجات دیتا ہے، نیک کام کرنے والوں کو دس گنا ثواب عطا فرماتا اور برکت نازل کرتا ہے۔“ جب ماہ صیام کا چاند نظر آتا ہے تو اہل سعادت صدق و اخلاص کے ساتھ اپنے رب کے حضور سر بہ سجود ہو کر گناہوں سے توبہ کرتے ہیں، نیک کام کرنے کا عہد کرتے ہیں، تزکیہ روح اور تطہیر قلب کے لیے سعی و کوشش کرتے ہیں۔

نیز جو اشخاص رات دن گناہوں میں مشغول رہتے ہیں، وہ بھی ماہ صیام کا آغاز ہونے پر اپنی سیاہ کاریوں اور گناہوں سے باز آجاتے



ہیں اور تائب ہو کر نیک کاموں کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ اس صورت میں شیطانی طاقتیں قید ہو جاتی ہیں، بابِ جہنم بند ہو جاتا ہے اور روزِ شب نیکیوں کا اجر اللہ تعالیٰ دس گنا دیتا ہے، لیکن روزہ چوں کہ سخت تکلیف برداشت کر کے صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے رکھا جاتا ہے، اس لیے خاص طور پر اس کا اجر و ثواب اللہ دیتا ہے۔“

روزہ ایک ڈھال ہے، روزے دار کے منہ کی بُو اللہ کے نزدیک مُشک کی خوشبو سے بہتر ہے اور جو شخص صدق و اخلاص کے ساتھ دن میں روزہ رکھے اور رات کو عبادت کرے، اس کے سب پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔ اگر ہم اپنے بزرگوں کے حالات پر غور کریں، تاریخ اسلام کی ورق گردانی کریں تو ہمیں معلوم ہو گا کہ ہمارے اسلاف کیسے صحیح الجسم اور طویل العمر ہوئے ہیں، باوجود یہ کہ انہوں نے سن شعور سے آخر عمر تک کبھی روزہ ترک نہیں کیا۔

ہمارے بعض احباب ایسے ہیں جو روزہ رکھنے کی ضرورت اور اس کی فرضیت کے تو معترف ہیں، لیکن اپنی شامتِ اعمال سے اس فرض کو ادا نہیں کرتے، اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے۔ ان لوگوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ وہ خود گناہ گار ہونے کے ساتھ اپنی اولاد کے لیے بری مثال قائم کر رہے ہیں۔ بعض لوگ ایسے ہیں، جو فرضیتِ صوم کے بھی قائل ہیں اور روزہ بھی رکھتے ہیں، مگر اس کے فوائد سے فیض یاب نہیں ہوتے، کیوں کہ وہ آدابِ صیام کا مطلق لحاظ نہیں رکھتے، پھر بھی یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے ایک اہم فرض پورا کیا ہے، وہ اس کی برکتوں اور فوائد سے محروم رہتے ہیں، بھوک اور پیاس کی تکلیف برداشت کرنے کے ساتھ ہی ہمیں گناہوں سے بچنے کی بھی پوری کوشش کرنی چاہیے، تاکہ مقصد پورا ہو جائے، ورنہ ایسا روزہ جس میں گناہوں سے اجتناب نہ ہو، روزہ نہیں فائدہ ہے۔

اطباء کے نزدیک بھی روزہ نہایت مفید عمل ہے اور روح و دماغ کی پاکیزگی کے ساتھ ساتھ ان کے نزدیک روزہ تزکیہ بدن کے لیے بہترین اور موثر ترین علاج ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جس طرح اسلام کی تمام عبادتیں تمام مذاہب کی عبادتوں سے بہتر ہیں، اسی طرح روزہ بھی دنیا کے تمام اصلاحی ذرائع سے بہتر اور تمام فوائد کا جامع ہے۔ اس میں تزکیہ نفس بھی ہے، اس کے ذریعے سال بھر گناہوں سے بچنے کی مشق بھی ہوتی ہے، بھوک و پیاس کی شدت و اثر کا اپنی ذات پر امتحان بھی ہے، اس میں دوسروں کی تکالیف کا احساس بھی اور اپنے آپ کو تکلیف اور پریشانی کے وقت ثابت قدم رکھنے کی مشق بھی ہے، آنے والے وقت کی شاندار کامیابی کے لیے جدوجہد بھی۔

ذرا غور کیجئے کہ جو شخص چند گھنٹے کھانا اور پینا نہیں چھوڑ سکتا اور جو شخص چند گھنٹوں کے لیے اپنی خواہشات پر قابو نہیں رکھ سکتا، وہ زندگی میں کیا کار نمایاں کر سکتا ہے اور کس طرح زندگی کی مشکلات سے عہدہ برا ہو سکتا ہے، شاید کسی کے دل میں یہ خدشہ پیدا ہو کہ روزوں کے لیے ایک مہینے کی خصوصیت کیوں رکھی گئی ہے، اس کا جواب یہ ہے کہ اسلام نے ہر عبادت کے لیے پابندی کو ضروری قرار دیا ہے اور یہ پابندی بھی مصلحت سے خالی نہیں ہے۔ اسلام نے روزے کے لیے بھی ایک وقت مقرر کیا ہے۔

اس نے بارہ مہینوں میں سے ایک ماہ کے روزے فرض قرار دیے اور اس مہینے کو قمری حساب سے شروع کیا ہے، تاکہ ہر موسم میں انسان کا امتحان ہوتا رہے اور اگر روزے کے مہینے کا تعین عیسوی سن کے حساب سے ہوتا تو وہ لطف حاصل نہ ہوتا جو قمری مہینے کے حساب سے حاصل ہوتا ہے اور یہ بھی حق تعالیٰ کا رحم و کرم ہے کہ اس نے ایک مہینے کے روزے فرض کیے ہیں، اگر وہ چاہتا تو بارہ مہینے کے روزے فرض کر سکتا تھا اور اہل اطاعت اس حکم کو بھی قبول کرتے، لیکن اس نے اپنے بندوں کی آسانی کے لیے ایک قلیل وقت رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اور مجھے رمضان المبارک کے روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

بانٹو امین برادری اور میمن برادری کے ممتاز بزنس مین اور
کراچی چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے سابق صدر

جناب محمد ہارون ایم اے اسماعیل اگر

کی غم انگیز رحلت

بانٹو امین برادری اور میمن برادری کی ممتاز بزنس مین اور کراچی چیمبر
آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے سابق صدر جناب محمد ہارون حاجی اسماعیل اگر طویل
علاقت کے بعد بروز منگل 15 مارچ 2022ء کو ہوسٹن ٹیکساس امریکہ میں انتقال
کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

وہ امریکہ میں کچھ عرصے سے زیر علاج تھے۔ ہارون اگر 2012ء تا
2013ء میں کراچی چیمبر کے صدر منتخب ہوئے۔ مرحوم گزشتہ دو دہائیوں سے کراچی
چیمبر اور تاجروں کے مسائل کے حل میں فعال کردار ادا کر رہے تھے۔ بزنس مین
گروپ (بی ایم جی) کے رہنماؤں اور کراچی چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے
عہدیداران نے ان کے انتقال پر ملال پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا۔



Late M. Haroon Agar

بانٹو امین اور میمن برادری کے سماجی اور فلاحی اداروں میں عزت و احترام
سے دیکھے جاتے تھے۔ مرحوم ایک کامیاب اور دیانت دار بزنس مین اور ملک بھر کے کاروباری و تجارتی حلقوں کی معروف شخصیت تھے۔ اپنے بڑے
بھائی ممتاز بزنس مین اور ممتاز سماجی اور فلاحی شخصیت جناب عبدالجید اگر کی طرح اپنی خاندانی روایات کے مطابق خدمت خلق کے شعبے میں بھی آپ
نمایاں سماجی اور فلاحی خدمات انجام دے رہے تھے۔

ہارون اگر اپنے کاروباری ادارے اگر انٹرنیشنل (پرائیویٹ) لمیٹڈ کے ڈائریکٹر تھے۔ آپ کے والد محترم حاجی اسماعیل اگر مرحوم (مٹھو
اگر) نہایت دور اندیش انسان تھے۔ اس خاندان نے ہمیشہ سے ہی بانٹو امین برادری کی فلاح و بہبود کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور
برادری میں تعلیم کے فروغ کے لئے خواہاں رہے۔

ہارون اگر کی پیدائش کراچی میں 13 جنوری 1968ء میں ہوئی تھی۔ آپ نے ابتدائی اور سیکنڈری اسکول کی تعلیم مکمل کر کے بی کام کی
ڈگری امتیازی نمبروں سے کامیاب کی۔ آپ کی شادی محترمہ سمیعہ سے 13 اگست 1994ء کو ہوئی۔ آپ کی اولادوں میں جناب طحہ ہارون اگر اور
جناب عدیل ہارون اگر ہیں۔

بانٹو میمن برادری اور میمن برادری کے ممتاز بزنس مین اور
کراچی چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے سابق صدر

جناب محمد ہارون ایم اے اسماعیل اگر

کی غم انگیز رحلت

بانٹو میمن برادری اور میمن برادری کی ممتاز بزنس مین اور کراچی چیمبر
آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے سابق صدر جناب محمد ہارون حاجی اسماعیل اگر طویل
عالت کے بعد بروز منگل 15 مارچ 2022ء کو ہوسٹن ٹیکساس امریکہ میں انتقال
کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

وہ امریکہ میں کچھ عرصے سے زیر علاج تھے۔ ہارون اگر 2012ء تا
2013ء میں کراچی چیمبر کے صدر منتخب ہوئے۔ مرحوم گزشتہ دو دہائیوں سے کراچی
چیمبر اور تاجروں کے مسائل کے حل میں فعال کردار ادا کر رہے تھے۔ بزنس مین
گروپ (بی ایم جی) کے رہنماؤں اور کراچی چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے
عہدیداران نے ان کے انتقال پر ملال پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کیا۔



Late M. Haroon Agar

بانٹو میمن اور میمن برادری کے سماجی اور فلاحی اداروں میں عزت و احترام

سے دیکھے جاتے تھے۔ مرحوم ایک کامیاب اور دیانت دار بزنس مین اور ملک بھر کے کاروباری و تجارتی حلقوں کی معروف شخصیت تھے۔ اپنے بڑے
بھائی ممتاز بزنس مین اور ممتاز سماجی اور فلاحی شخصیت جناب عبدالجید اگر کی طرح اپنی خاندانی روایات کے مطابق خدمت خلق کے شعبے میں بھی آپ
نمایاں سماجی اور فلاحی خدمات انجام دے رہے تھے۔

ہارون اگر اپنے کاروباری ادارے اگر انٹرنیشنل (پرائیویٹ) لمیٹڈ کے ڈائریکٹر تھے۔ آپ کے والد محترم حاجی اسماعیل اگر مرحوم (مٹھو
اگر) نہایت دور اندیش انسان تھے۔ اس خاندان نے ہمیشہ سے ہی بانٹو میمن برادری کی فلاح و بہبود کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور
برادری میں تعلیم کے فروغ کے لئے خواہاں رہے۔

ہارون اگر کی پیدائش کراچی میں 13 جنوری 1968ء میں ہوئی تھی۔ آپ نے ابتدائی اور سینکڈری اسکول کی تعلیم مکمل کر کے بی کام کی
ڈگری امتیازی نمبروں سے کامیاب کی۔ آپ کی شادی محترمہ سمیعہ سے 13 اگست 1994ء کو ہوئی۔ آپ کی اولادوں میں جناب طحہ ہارون اگر اور
جناب عدیل ہارون اگر ہیں۔

بچوں کی امریکہ سے واپسی کے بعد کراچی میں ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی اور دعا (سوئم) یکم اپریل 2022ء کو مغرب تا عشاء مسجد عائشہ (خیابان اتحاد ڈی ایچ اے) رکھا گیا تھا۔ جس میں تاجروں، صنعت کاروں، کراچی چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے عہدیداران، بانٹوا میمن جماعت کے عہدیداران، آل پاکستان میمن فیڈریشن دیگر سماجی اور فلاحی اداروں کے عہدیداران اور مجلس عاملہ کے اراکین، سماجی کارکنان، دوست احباب اور عزیز واقارب کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔

قرارداد تعزیت - بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

بانٹوا میمن برادری کے ممتاز بزنس مین اور سماجی شخصیت علاوہ کراچی چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے سابق صدر جناب محمد ہارون حاجی اسماعیل اگر کی غم انگیز رحلت پر مرحوم کے بڑے بھائی ممتاز بزنس مین جناب عبدالحجید اگر، مرحوم کی شریک حیات محترمہ حاجی سمیعہ ہارون اگر اور دونوں فرزند ان جناب طحہ ہارون اگر اور جناب عدیل ہارون اگر علاوہ فیملی ممبران سے ہم سب ساتھی عہدیداران!!

- ☆ جناب محمد حنیف حاجی قاسم مچھیارا، صدر
- ☆ جناب محمد یونس حاجی عبدالستار بکسر، سینئر نائب صدر دوم
- ☆ جناب سکندر محمد صدیق اگر، جونیئر نائب صدر دوم
- ☆ جناب فیصل محمد یعقوب دیوان، جوائنٹ سیکریٹری اول
- ☆ جناب محمد نجیب عبدالعزیز بالا گام والا، سینئر نائب صدر اول
- ☆ جناب محمد اعجاز رحمت اللہ بھرم چاری، جونیئر نائب صدر اول
- ☆ جناب انور حاجی قاسم کا پڑیا، اعزازی جنرل سیکریٹری
- ☆ جناب محمد شہزاد ایم ہارون کوٹھاری، جوائنٹ سیکریٹری دوم

اور مجلس عاملہ کے اراکین، سب کمیٹیوں کے کنوینر صاحبان

اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ مرحوم ہارون اگر کی مغفرت کر کے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اہل خانہ اور تمام لواحقین سے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا ہے انہیں صبر جمیل عطا کرے (آمین)

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

اپیل برائے زکوٰۃ

زکوٰۃ ہر صاحب نصاب پر فرض ہے۔ قرآن پاک میں 82 مقامات پر زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم آیا ہے۔ برادری کے مستحق غرباء، بیوائیں، یتیم بچے اپچیاں آپ کی زکوٰۃ کے منتظر ہیں۔ رمضان المبارک اور عید الفطر کی خوشیوں میں ان کو بھی اپنے ساتھ شامل کیجئے۔ اپنی زکوٰۃ کا کچھ حصہ بانٹوا میمن جماعت کو دیجئے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی زکوٰۃ مستحقین تک خود پہنچائی جائے گی۔ جزاک اللہ

محمد انور محمد قاسم کا پڑیا

اعزازی جنرل سیکریٹری

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی



قرآن مجید رشد و ہدایت کا ابدی سرچشمہ

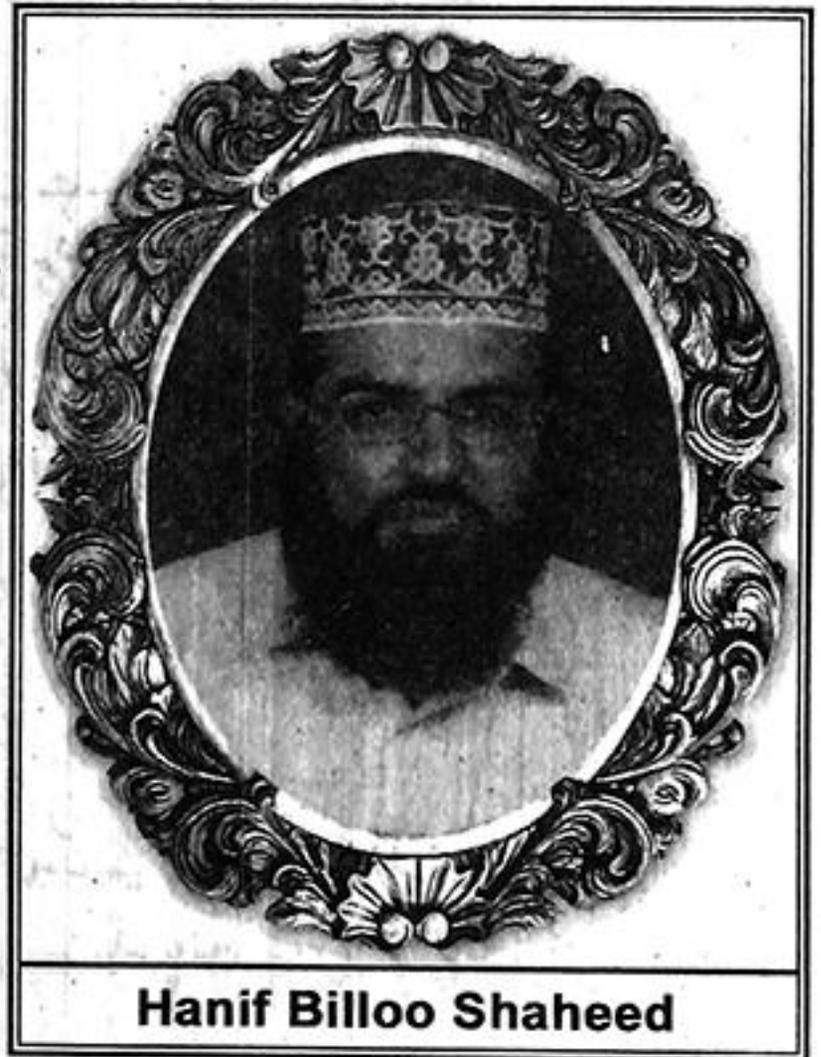
فضیلت قرآن

قرآن پاک میں ہمارے تمام مسائل کا حل موجود ہے، اس کی پیروی نجات اور فلاح کی یقینی ضمانت ہے

محمد حنیف بلو شہید کی ایک تحریر

کائنات کی بے کراں وسعتوں میں جہاں بھی ہماری نظر جاتی ہے، ایک ایک ذرے پر ہمیں اللہ کی کبریائی کی مہر ثبت نظر آتی ہے۔ ہر زمانے، ہر جگہ اور ہر شے کے لیے ایک اٹل اور محکم قانون اللہ کی کبریائی کا اعلان کرتا نظر آتا ہے۔ قرآن اللہ کا آخری کلام ہے، اللہ نے انسانوں کو جو علم دینا تھا، وہ قرآن کے ذریعے آخری مرتبہ مکمل شکل میں دے دیا گیا۔ قرآن کریم کا نازل ہونا ایک ایسا معجزاتی واقعہ ہے جو بلاشبہ اب قیامت تک دوبارہ رونما نہیں ہوگا۔

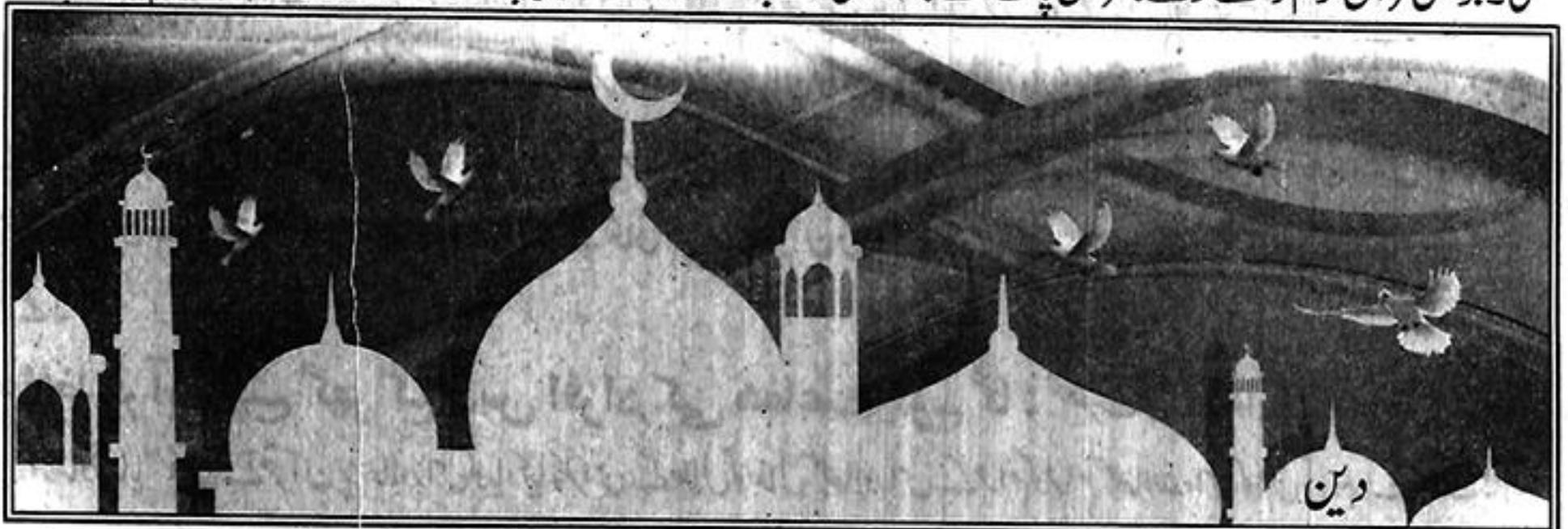
رسول اکرم ﷺ کا ارشاد پاک: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد پاک ہے: ”قرآن کے علاوہ ہر چیز افضل ہے۔ قرآن کریم کو دیگر کلام پر اسی طرح برتری حاصل ہے جیسے اللہ رب العزت کو مخلوق پر۔“



Hanif Billoo Shaheed

قرآن کی تعظیم: جو شخص قرآن کریم کی تعظیم کرتا ہے وہ یقینی طور پر اللہ تعالیٰ کی تعظیم کرتا ہے اور جو قرآن حکیم کی تعظیم نہیں کرتا وہ یقینی طور پر اللہ رب العزت کو کوئی حیثیت نہیں دیتا اور اللہ کے نزدیک قرآن کی عزت و توقیر اولاد کے لیے والد کی عزت و توقیر کی طرح ہے۔

شفاعت کرنے والا: قرآن کریم ایسا شفاعت کرنے والا ہے جس کی شفاعت قبول ہوگی اور ایسا مخالف جس کی مخالفت سنی جائے گی۔ جو شخص قرآن کریم کو آگے کرے گا قرآن پاک اسے جنت میں لے جائے گا اور جو اسے پس پشت ڈالے گا قرآن کریم اسے جہنم میں پہنچا دے گا۔



گا۔ اللہ تعالیٰ قرآن سننے والے سے دنیا کی برائی دور فرماتا ہے اور قرآن کی تلاوت کرنے والے سے آخرت کی برائی رفع فرمادیتا ہے اور قرآن کی تلاوت کرنے والے سے آخرت کی مصیبت دور فرمادیتا ہے اور یقیناً کتاب اللہ کی ایک آیت سننے والے کی جزا ایک پہاڑ سونے سے بھی بہتر ہے اور کتاب اللہ کی ایک آیت تلاوت کرنے کا اجر ازیر آسمان کی ہر چیز سے بہتر ہے اور بلاشبہ قرآن میں ایک سورت ہے جسے اللہ تعالیٰ کے ہاں عظیم کہا جاتا ہے۔ صاحب سورت یعنی اس کا حافظ، اس کی نگہداشت کرنے والا اور اس کے مطابق عمل کرنے والا شریف کہلاتا ہے اور یہ سورت روز قیامت صاحب سورت کے لیے قبیلہ ربیعہ مضر کے افراد سے زیادہ لوگوں کے حق میں شفاعت کرے گی اور وہ سورت سورہ یاسین ہے۔

قرآن پاک کے فضائل و مناقب :

☆ جتنی چیزیں پیدا ہوئیں اور پیدا ہو سکتی ہیں قرآن ان سب پر فائق اور سب سے افضل ہے۔

☆ اس کی تعظیم اللہ تعالیٰ کی تعظیم ہے۔

☆ جو اس کی تعظیم نہیں کرتا وہ حق تعالیٰ کی تحقیر کرتا ہے۔

☆ قرآن شاخ ہے اور اس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔

☆ جو قرآن کو اپنا پیشوا اپنائے گا اسے وہ جنت میں لے جائے گا۔

☆ جو اسے پس پشت ڈالے گا وہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔

☆ قرآن کی تلاوت سے آخرت کی مصیبت دور ہوتی ہے۔

☆ خلوص دل سے ایک آیت کا سننا سونے کے ایک پہاڑ کے برابر اجر و ثواب رکھتا ہے۔

☆ ایک آیت کی تلاوت کرنا آسمان کے نیچے کی ہر چیز سے افضل ہے۔

☆ سورہ یسین کو اللہ تعالیٰ کے ہاں عظیم اور صاحب سورت کو شریف کہا جاتا ہے۔

☆ حضرت علیؑ کا ارشاد پاک ہے کہ جو شخص نماز میں کھڑے ہو کر قرآن کریم پڑھتا ہے اس کے لیے ہر حرف پر سونکیاں ہیں اور جو شخص اسے نماز

میں بیٹھ کر پڑھتا ہے اس کے لیے ہر حرف پر پچاس نیکیاں ہیں اور جو شخص نماز کے باہر اسے با وضو پڑھتا ہے اس کے لیے پچیس نیکیاں ہیں اور جو

شخص بغیر وضو پڑھتا ہے اس کے لیے دس نیکیاں ہیں۔

قرآن سب عبادت ہے : قرآن کریم کو دیکھ کر تلاوت کرنا حفظ ہے اور حفظ سے تلاوت کرنے سے افضل ہے اس لیے کہ قرآن کا

اٹھانا، چھونا اور اس کا دیکھنا سب کچھ عبادت ہے۔ تلاوت کے ساتھ رونا بھی مستحب ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”تم قرآن کی تلاوت کرو

اور اس کے ساتھ رویا کرو اور اگر نہ رو سکو تو رونے کا سا انداز ہی اختیار کر لو۔“

بخاری و مسلم کی حدیث ہے حضرت ابن مسعودؓ نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں قرأت کر رہے تھے۔ اس وقت حضور ﷺ کی آنکھیں اشکبار

تھیں۔ اسی طرح حضور اکرم ﷺ نے ایک بار موسیٰؑ سے قرأت سنی تو فرمایا ان کو آل داؤد کی خوش آوازی کا ایک حصہ ملا ہے۔ جب حضرت ابو موسیٰؓ

کو حضور کے یہ تعریفی کلمات پہنچے تو انہوں نے (حاضر ہو کر) عرض کیا اگر مجھے معلوم ہوتا کہ حضور سن رہے ہیں تو اور حسین و جمیل آواز میں

پڑھتا۔ دوسری حدیث میں حضور اقدس ﷺ نے فرمایا رب تعالیٰ ہم سب کو قرآن کی اجرت و عوض لینے سے بچائے اور اس بھیانک انجام سے محفوظ

رکھے۔

حافظ قرآن اپنے گھر کے دس افراد کی شفاعت کرے گا : حضرت علیؑ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ

نے ارشاد فرمایا ”جس نے قرآن پڑھا اور اس کو یاد کیا پھر اس کے حلال کو حلال سمجھا اور اس کے حرام کو حرام سمجھا اللہ، اس کو اس کی وجہ سے جنت میں

داخل فرمائے گا اور اس کی شفاعت اس کے گھر کے دس افراد کے حق میں قبول کرے گا جن کے لئے جہنم لازم ہو چکی تھی۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جس نے قرآن پڑھا پھر اس کا حافظ ہو گیا وہ خود بھی جنت میں جائے گا اور اپنے گھر کے دس افراد کو بھی جنت میں لے جائے گا۔ ایک حدیث میں ارشاد فرمایا گیا جب حافظ قرآن مرجاتا ہے اللہ تعالیٰ زمین کو حکم دیتا ہے کہ تو اس کے گوشت (دپوسٹ) نہ کھانا زمین عرض کرتی ہے۔ میرے معبود میں اس کا گوشت کیسے کھا سکتی ہوں جبکہ اس کے شکم میں تیرا کلام موجود ہے۔ ایک اور حدیث پاک میں فرمایا گیا کہ قرآن کے حافظ اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں جو ان سے دشمنی کرے گا وہ گویا اللہ سے دشمنی کر لے گا اور جو ان سے دوستی کرے گا وہ گویا اللہ تعالیٰ سے دوستی کرے گا۔ جو شخص عمدہ آواز کے ساتھ قرآن پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ کی اس پر خاص عنایت ہوتی ہے اور اس کو عظیم اجر و ثواب مرحمت فرماتا ہے لیکن خوش آوازی کے ساتھ قرآن پڑھنے کا یہ مطلب نہیں کہ اسے گایا جائے قرآن گا کر پڑھنا سخت ممنوع ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے تم قرآن عربوں کی طرز اور ان کی آواز میں پڑھو۔ اہل عشق کی طرز اور اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کی طرز سے احتراز اور پرہیز کرو۔

جماعت کی سرگرمیوں میں اچھی طرح دلچسپی سے حصہ لے کر آپ اپنی ذمہ داری کا ثبوت دیں

استدعا ہمارے اشتہارات

ماہنامہ میمن سماج کراچی بانٹوا میمن جماعت کا واحد ترجمان ہے جس میں پوری بانٹوا میمن اور میمن برادری کی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ علمی، تاریخ و ثقافت، تحقیقی مضامین، انٹرویو، سوانح حیات، ادبی معلومات و تفریحی مواد پیش کیا جا رہا ہے تاکہ ہر ذوق طبع کے لئے یہ دلچسپ جریدہ ثابت ہو اس لئے برادری اور دیگر تاجر و کاروباری حضرات سے استدعا ہے کہ

ماہنامہ میمن سماج میں اشتہارات دے کر اسے مالی استحکام بخشیں اور اپنا بھرپور تعاون فرمائیں

اشتہارات کی بکنگ اور نرخ کے سلسلے میں بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی سے رجوع کریں۔ شکریہ

آپ کے عملی تعاون کا پیشگی بے حد شکریہ

فون 32728397 - 32768214 :

پتا: ملحقہ بانٹوا میمن جماعت خانہ، حوربائی حاجیانی اسکول، یعقوب خان روڈ نزد راجہ مینشن کراچی

فروع تعلیم کا سفر



تعلیم سب کے لئے

آج پڑھو! اپنے کل کے لئے

نماز پڑھیے
قبل اس کے کہ آپ کی

نماز
پڑھی جائے



مرحباً! ماہ صیام

ماہر القادری (مرحوم)

مرحباً! اے ماہ تسبیح و صلوة
مرحباً! اے دور غفران و نجات
مرحباً! شہر تراویح و سحور
دل کو جاصل ہے سرور آنکھوں کو نور
اے کہ تو ہے رحمت پروردگار
تیری آمد، آمد فصل بہار
رات دن سجدوں میں ہیں پیشانیاں
ہر نفس اک محفل روحانی
کیا بہار قرأت و تجوید ہے
اہل دل، اہل نظر کی عید ہے
تابع فرمان حق ہیں روزہ دار
احساب نفس ہے جن کا شعار
زہد و پاکیزگی کا دور ہے
ان دنوں دنیا کا عالم اور ہے
روزہ کیا ہے؟ نفس امارہ شکن
امتزاج صحت روح و بدن
مسجدیں آباد ہیں، معمور ہیں
ہر قدم پر جلوہ ہائے طور ہیں
ہر مسلمان آج خوش اوقات ہے
یاد حق ذکر اللہ دن رات ہے
یہ مبارک اور مقدس صبح و شام
انزل القرآن فی شہر الصیام



آن لائن ایجوکیشن سے ہر طالب علم مطمئن نہیں جبکہ

مستقبل میں ڈیجیٹل ایجوکیشن کا دور دورہ ہوگا

تحریر: جناب مصطفیٰ حنیف بالاگام والا، ایم بی اے، ایم فل فنانس، ایم اے اکنامکس

دنیا کی ترقی یافتہ اقوام دنیا بھر میں ہونے والی تبدیلیوں کے بارے میں باخبر رہتے ہوئے بدلنے رجحانات پر نہ صرف سالانہ جائزہ مرتب کر کے اثر پذیر رجحانات کا خیال رکھتی ہیں بلکہ مستقبل میں تبدیلیوں پر بھی گہری نظر رکھتی ہیں۔ وہ پانچ، دس، پچاس اور سو سالہ جائزے بھی پیش کرتی ہیں کہ سیاست و معیشت، سائنس و ٹیکنالوجی اور تعلیم و تدریس سمیت ہر شعبے میں امکانی تبدیلیاں کیا ہوں گی؟ پھر ان کی روشنی میں بہتری کی سعی کرتی ہیں۔ تعلیم، بالخصوص اسکول ایجوکیشن کے حوالے سے اب ایسا دور آ رہا ہے جس میں ڈیجیٹل ایجوکیشن کا دور دورہ ہوگا۔ اساتذہ خال علموں کے مابین عالمی روابط بڑھیں گے۔ آنے والے صرف دو برس میں اسکول ایجوکیشن میں جو بنیادی تبدیلیاں آئیں گی، ان کے واضح اثرات پاکستان کی تعلیم پر بھی مرتب ہو رہے ہیں۔ ڈیجیٹل ایجوکیشن پاکستان کے بڑے شہروں کراچی، لاہور، اسلام آباد، پشاور اور کوئٹہ کے پرائیوٹ اسکولز، کالجز، یونیورسٹیز میں اس وقت عملی طور پر مروج ہو چکی ہے۔



Mr. Mustafa Balagamwala

سلف لرننگ کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ طالب علموں میں آن لائن ایجوکیشن اور ٹیٹوریل کی مقبولیت بڑھ رہی ہے۔ ٹوٹل اور فیس بک کے ذریعے طالب علم اب ایک دوسرے سے علمی مباحثے اور کورسز کے بارے میں تبادلہ خیال کرتے ہیں۔ اساتذہ سے رہنمائی بھی لے رہے ہیں۔ ان تبدیلیوں میں اساتذہ کا کردار بہت بڑھ گیا ہے۔ ٹیکنالوجی ابھی تک استاد کا متبادل نہیں دے سکی۔ آئیے اس ضمن میں ڈیجیٹل ایجوکیشن ٹولز تیار



کرنے اور تعلیم و تدریس کا جدید، منفرد اور اختراعی انداز متعارف کرانے والے اداروں کے سربراہان اور کرتا دھرتاؤں سے ان اہم تبدیلیوں کے بارے میں جانتے ہیں، جو آنے والے دو برسوں میں ہماری تعلیمی عاتیں تبدیل کر کے رکھ دیں گے۔

ٹیکنالوجی کی کامیابی، اساتذہ کی محتاج: ممکن ہے کہ مستقبل میں ہم اپنے بچوں کو خود کاری گاڑی میں اسکول بھیجیں گے لیکن ایسا نہیں ہو سکتا کہ کسی اوتار (AVATAR) استاد کے ذریعے ہمیں پڑھایا جائے اور ڈرون کے ذریعے امتحانات لیے جائیں، کیونکہ ایسا کرنے کے لیے بھی ہمیں ٹیک ٹیچرز درکار ہوں گے، جو بچوں کو ڈیجیٹل آلات کا دانش مندانہ استعمال سکھائیں۔ اس لیے اساتذہ کی اہمیت اور وقار میں کمی نہیں آئے گی بلکہ وہ ٹیک ٹیچرز کے روپ میں طالب علموں کے ہر عزیز اساتذہ بن جائیں گے۔ جنرل اسمبلی کے سی ای او اور شریک بانی جیک شوارز کہتے ہیں، ”آن لائن ایجوکیشن ہر مرض کی دوا نہیں۔ جب تک آپ نصاب کو ڈیجیٹل پروگرامنگ کے ساتھ منسلک نہیں کرتے تب تک تبدیلی عبث ہے اور وہ بھی ٹیکنالوجی کے ماہر اساتذہ اور پریکٹیشنرز کی زیر نگرانی۔ اس لیے ہم تعلیم و تربیت میں انسانی کاوش کو مسترد نہیں کر سکتے۔“

ڈپلومہ کورسز کارکردگی کی بنیاد پر ملیں گے: آئے روز بڑھتی فیسوں کے ساتھ طالب علموں کی اکثریت کے لیے بھاری فیسوں کی ادائیگی ناممکن ہوتی جا رہی ہے، اس لیے آن لائن ڈپلوما کرنے کا رجحان عام ہو رہا ہے۔ ایسے ڈپلوما ہولڈرز ہمارے ہاں بھی بہت زیادہ ہیں، جنہیں مہارت کی بنیاد پر نہیں بلکہ رٹے کی بنیاد پر ڈگری تفویض کی جاتی ہے۔ افریقہ کے اسکولوں میں سب سے بڑا ٹیکنالوجی نیٹ ورک متعارف کرانے والی برج انٹرنیشنل اکیڈمی کی شریک بانی ڈاکٹر شیمین بے کا اس ضمن میں کہنا ہے۔ ”آج کل اسکولوں میں ایک، دو یا تین سالہ ڈپلوما کورس کرائے جاتے ہیں، ان میں طالب علموں میں تخلیقی ذہانت پیدا نہیں ہوتی۔ آنے والے دنوں میں اب ڈپلوما کارکردگی اور انفرادی ہنر مند صلاحیت کی بنیاد پر تفویض ہوں گے۔“

طالب علموں کے مابین روابط میں اضافہ: اسکول کلاس روم کی بات کی جائے تو جدید چاک بورڈ اور نوٹس بورڈ کے بجائے کارڈز کی صورت میں متن کی آویزیگی کے علاوہ کوئی بنیادی تبدیلی نہیں آئی لیکن ہم خیال طالب علموں کے مابین سوشل میڈیا پر ایجوکیشنز گروپس کے بڑھتے رجحان نے طالب علموں کا ایک دوسرے سے رابطہ آسان کر دیا ہے، جو آئندہ دو برس میں معمول کی بات ہو جائے گا۔ ڈیموکریٹس فار ایجوکیشن ریفارم کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر جوولینز کہتے ہیں، ”اسمارٹ فون، ٹیبلیٹ اور لیپ ٹاپ نے طالب علموں کے مابین سوشل

میڈیا پر انفرادی تدریس اور تبادلہ خیال کی راہیں کھول دی ہیں۔ اب وہ دیگر اساتذہ، دانشوروں اور سائنس دانوں سے براہ راست علمی تبادلہ خیال کر سکتے ہیں۔“

ڈیجیٹل ایجوکیشن لازمی ہوگی: ماہرین تعلیم تعلیمی ادارے ڈیجیٹل ایجوکیشن دینے پر مجبور ہوں گے۔ اس کے علاوہ ہنرمند دانشوروں پر مبنی انفرادی قوت اور اسکول پر مشتمل نصاب لازمی ہوں گے۔ اس تبدیلی کو ڈاکٹر شمیم نے جغرافیائی تبدیلی سے مماثل قرار دیتے ہوئے کہتی ہیں کہ اب طاقت کا مرکز تبدیلی ہو رہا ہے۔ مستقبل میں دنیا کی نصف سے زائد آبادی بھارت، چین یا افریقہ کی ہوگی لہذا ہمیں اب براعظموں میں تعلیم کی عالمی پالیسیوں میں تبدیلی لاتے ہوئے ان ملکوں میں بسنے والے لوگوں کی ضرورت کے مطابق ڈھالنا ہوگا اور مشرق و مغرب کے مابین اجنبیت کی دیوار کو ڈیجیٹل ایجوکیشن کے ذریعے گرانہ ہوگا۔



بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

ضروری گزارش

بانٹوا میمن جماعت سے تعلق رکھنے والے تمام ممبران کو اطلاع دی جاتی ہے کہ مورخہ یکم اگست 2019ء سے منگنی رجسٹریشن فیس اور نکاح چٹھی فیس درج ذیل ہوگی جو لڑکے والوں کو ادا کرنی ہوگی۔



منگنی رجسٹریشن فیس مبلغ 2,500 (پچیس سو) روپے
نکاح چٹھی فیس مبلغ 5,000 (پانچ ہزار) روپے

قاضی اور مسجد کے اخراجات لڑکے والے الگ سے قاضی کو ادا کریں گے۔ تعاون کی ضروری گزارش کی جاتی ہے

انور حاجی قاسم محمد کا پڑیا

اعزازی جنرل سیکریٹری

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

رابطہ: بانٹوا میمن جماعت خانہ ملحقہ حوربائی حاجیانی اسکول

یعقوب خان روڈ نزد راجہ مینشن کراچی

فون نمبر 32768214 - 32728397

ماضی کی ایک اہم یاد

میمن رہنماؤں کے ناموں سے منسوب روڈ، سڑک، پارک، عید گاہ



Mr. Abdul Rauf Essa

حلقہ نمبر 155 کے کونسلر (سابق) جناب عبدالرؤف عیسیٰ نے میمن کالونی بلاک نمبر 3 فیڈرل بی ایریا میں مختلف سڑکوں، پارکوں اور عید گاہ کے نام ستمبر 1991ء میں میمن برادری، بانٹوا میمن برادری کے سماجی کارکنوں کے نام سے منسوب کروادئیے ہیں۔ انہوں نے اپنی ذاتی کاوشوں اور کوششوں اور میمن برادری کی مختلف اداروں اور تنظیموں کے تعاون سے ان سڑکوں، پارکوں اور عید گاہ کے نام باقاعدہ کے ایم سی سے منظور کروائے ہیں جن کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔

سڑکوں کے نمبر

سڑکوں کے نام	سڑکوں کے نمبر
حاجی سلیمان بھوراروڈ	1 روڈ
محمد عثمان کاٹھ روڈ	2 روڈ
حاجی جان محمد پنجوانی روڈ	3 روڈ

4 روڈ

5 روڈ

6 روڈ

7 روڈ

8 روڈ

9 روڈ

10 روڈ

11 روڈ

ولی محمد حاجی یعقوب گنا ترہ روڈ

حاجی یوسف عبدالکریم شیخانی روڈ

حاجی عثمان ایرانی روڈ

قاسم عثمان کانڈاولا روڈ

کا کا عبداللطیف باوانی روڈ

ابوبکر حاجی اسمعیل زویری روڈ

عثمان درویش روڈ

اے جی موسیٰ روڈ

میمن کالونی بلاک نمبر 3، فیڈرل بی ایریا میں عید گاہ اور

پارکوں کے نام اور ایس ٹی نمبر

☆ حبیب حاجی عبدالشکور بھاڈیلیا پارک ST-7/3

☆ حاجی رحمت اللہ میمل عید گاہ میدان ST-8/3

☆ کا کا عبداللطیف باوانی پارک ST-8A/3

☆ عثمان شیوانی پارک (چلڈرن پارک) ST-88/3

☆ کا کا عبدالغنی دادا بھائی جونانی (چلڈرن پارک) ST-8C/3

☆ حاجی علی محمد پاکولا والا پارک ST-10/3

☆ محترمہ خدیجہ حاجیانی (خواتین فیملی پارک) ST-12/3

☆ حسین ابراہیم عید گاہ میدان ST-13/3

☆ سر آدم جی حاجی داؤد پارک ST-16/3

برادری کی بے لوث اور پر خلوص سماجی شخصیت اور اس وقت

کے بلدیاتی کونسلر کی کاوشوں کو خراج تحسین پیش کرتی ہے۔ (ادارہ)

(بشکریہ: ماہنامہ میمن عالم کراچی۔ شمارہ ستمبر 1991ء)

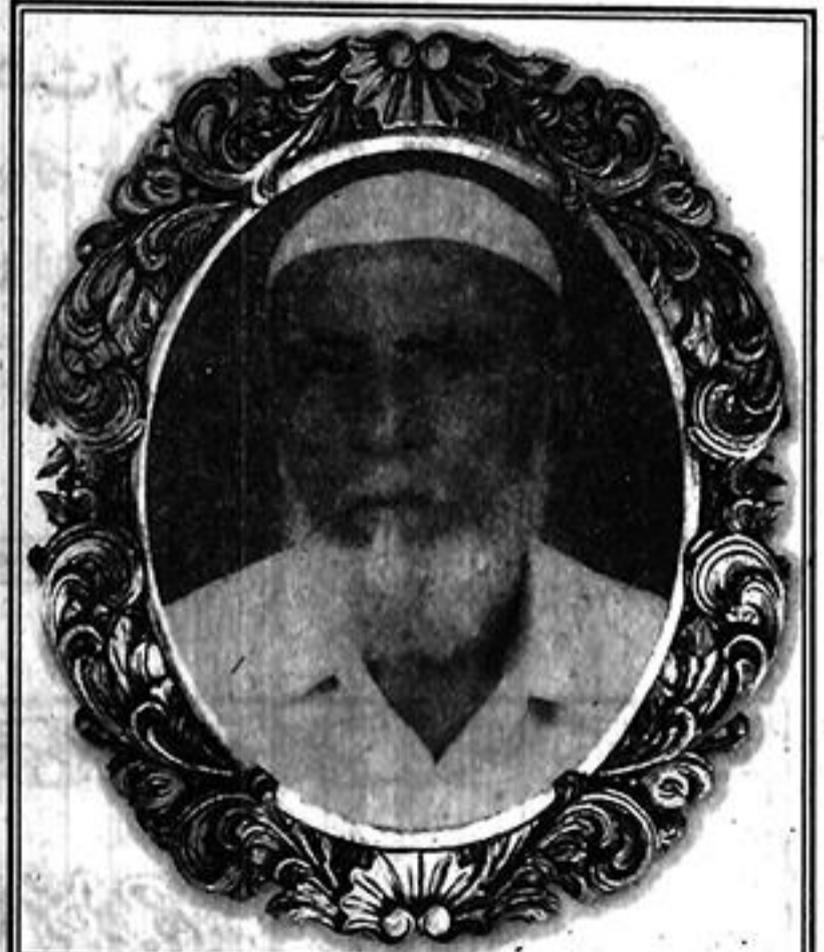


بانٹوامین جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کے سابق اعزازی جوائنٹ سیکریٹری اول اور شادی مدد کمیٹی اور ماہانہ مالی مدد کمیٹی کے سابق کنوینرز کے عہدوں پر فائز رہنے والے

حاجی محمد ابراہیم سلیمان بدی

کی غم انگیز رحلت

بانٹوامین جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کے بے لوث ممتاز سماجی شخصیت سابق اعزازی جوائنٹ سیکریٹری اول علاوہ شادی مدد کمیٹی اور ماہانہ مالی مدد کمیٹی کے سابق کنوینرز حاجی محمد ابراہیم سلیمان کریم بدی جمعرات 3 مارچ 2022ء کو مختصر علالت کے بعد 81 سال کی عمر پا کر رحلت فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون نماز جنازہ بعد نماز عصر نیو میمن مسجد (بولٹن مارکیٹ) میں ادا کی گئی اور تجہیز و تکفین میوہ شاہ قبرستان میں کی گئی۔ دوسرے روز 4 مارچ 2022ء کو ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی (سوئم) کی گئی۔ تجہیز و تکفین اور قرآن خوانی میں بانٹوامین جماعت، بانٹوامین خدمت کمیٹی، بانٹوا انجمن حمایت اسلام، بانٹوامین راحت کمیٹی اور دیگر سماجی اور فلاحی اداروں اور مجلس عاملہ کے اراکین، سماجی کارکنان، دوست احباب اور عزیز واقارب کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔



Late M. Ibrahim Badi

جناب حاجی ابراہیم سلیمان بدی بانٹوامین برادری کے لئے سماجی اور فلاحی کاموں میں ہمیشہ سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے ہیں۔ مرحوم ابراہیم بدی نہایت سنجیدہ مزاج اور بے لوث شخصیت کے مالک تھے۔ آپ کی پیدائش دھن نگری بانٹوا میں 20 مارچ 1931ء میں ہوئی۔ آپ نے چار انگریزی آٹھ گجراتی جماعتوں تک تعلیم حاصل کی۔ آپ کے والد محترم سلیمان بدی بانٹوا میں اربق لمیٹڈ میں ملازمت کرتے تھے۔ قیام پاکستان کے بعد آپ کی فیملی نے پاکستان کو ہجرت کی۔

آپ کی شادی سلیمان چٹنی کی دختر نیک اختر محترمہ زہرہ حاجیانی سے 15 مئی 1953ء میں ہوئی۔ آپ کی اولادوں میں چار لڑکیاں اور تین لڑکے حاجی اسماعیل، جناب محمد زبیر اور تیسرے جناب محمد فیصل ہیں۔ مرحوم حاجی ابراہیم بدی نے سماجی کاموں کا آغاز جولائی 1985ء سے کیا تھا۔ اس وقت بانٹوامین جماعت کے صدر جناب پیر محمد ابا عمر کالیا اور جنرل سیکریٹری حاجی اسماعیل عیسیٰ پولانی تھے۔ سب سے پہلے 1985ء میں ایک سال تک کونسل کے ممبر رہے۔ 1991ء سے 1992ء علاوہ 2002ء سے 2003ء میں جماعت کے الیکشن میں حصہ لے کر کامیاب ہوئے تھے۔

مرحوم ابراہیم بدی نے خدمتی امور کا آغاز شادی مدد کے کنوینر کی حیثیت سے کیا اور 1986ء سے 1992ء تک گراں قدر خدمات انجام دیں۔ علاوہ ازیں 1986ء تا 1991ء تک فیصلہ کمیٹی ممبر بھی رہے۔ اس کے علاوہ تین سال تک جوائنٹ سیکریٹری دوم رہے۔ اس کے بعد آپ کی عمدہ کارکردگی کو دیکھتے ہوئے جوائنٹ سیکریٹری اول مقرر کیا گیا۔ آپ ماہانہ مالی مدد کمیٹی کے چھ سالوں تک کنوینر کے فرائض بڑی عمدگی اور ذمہ داری سے ادا کئے تھے۔ آپ نے دو بار دسمبر 1973ء اور جنوری 2003ء میں حج کی سعادت حاصل کی۔ آپ کی زندگی میں دی گئی بے لوث اور پر خلوص گراں قدر خدمات ہمیشہ مرحوم کی یاد دلاتی رہیں گی۔ بقول شاعر

زندہ رہو تو یوں کہ تمنا کریں سبھی
مر جاؤ اس طرح کہ زمانہ مثال دے

قرارداد تعزیت - بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

بانٹوا میمن جماعت کراچی کے سابق جوائنٹ سیکریٹری اول حاجی محمد ابراہیم سلیمان بدی کی غم انگیز رحلت پر جماعت کے تمام عہدیداران اور مجلس عاملہ کے اراکین نے مرحوم کے لواحقین سے گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحوم کی مغفرت کر کے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین اور اہل خانہ کو صبر جمیل عطا کرے (آمین)



منگنی کے موقع پر لڑکی والوں پر ناجائز بوجھ نہ ڈالا جائے

بانٹوا میمن جماعت کی بچیوں کے نکاح کے موقع پر لڑکی والوں کی طرف سے نکاح کے موقع پر تین سے چار (چند) افراد کا یہ سلسلہ کئی سالوں تک جاری رہا۔ پھر رفتہ رفتہ اچانک دلائلوں کے کہنے اور حوصلہ افزائی پر نت نئے رواجوں کی ترغیب نے جنم لیا ہے۔ دن بہ دن اضافہ ہو رہا ہے جو بے حد تشویشناک بات ہے۔ موجودہ مشکل حالات میں بھی نکاح کے وقت لڑکی والوں کی طرف سے سو سے زائد افراد کھانے پر جاتے ہیں اور شادی ہالوں میں بھی چار سے پانچ سو افراد پر مشتمل افراد کھانے پر بلوائے جاتے ہیں، یہ روش مناسب نہیں۔

جماعت کے عہدیداران اور مجلس عاملہ کے اراکین کی جانب سے برادری کو سخت تاکید کی جاتی ہے۔ موجودہ پریشان کن حالات کے سبب مذکورہ غلط رسم و رواج کا خاتمہ بے حد ضروری ہے ہم آپ سے عمل درآمد کرنے کی امید کرتے ہیں۔ ورنہ جماعت کے قوانین پر سختی سے عمل کرایا جائے گا۔ ٹیک خواہشات کے ساتھ

کنوینر غلط رسم و رواج خاتمہ کمیٹی

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

زندگی آسان ہو جائے بشرطیکہ اپنی ساتھیوں میں عیب تلاش کرنا چھوڑ دیں

عورت اپنی فراست سے دنیا کو فتح کر سکتی ہے

تحریر: محترمہ سمیرا محمد حنیف موٹا، چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ

یہ سچ ہے کہ جہاں دو عورتیں بیٹھی ہوں، اپنی ساتھیوں کی غیبت کرنے لگتی ہیں کہ فلاں ایسی ہے تو فلاں ویسی ہے۔ میری نندا اور ساس تو اس قدر برائیوں کی پوٹلی ہیں کہ اللہ کی پناہ! میری بہو تو انتہائی بدتمیز ہے۔ مجھے تو منہ ہی نہیں لگاتی۔ فلاں کی بیوی تو نہ جانے اپنے آپ کو کیا سمجھتی ہے۔ اسے اپنی خوب صورتی پر اتنا گھمنڈ ہے کہ جیسے دنیا میں اس سے حسین کوئی عورت نہیں۔



Sumera Hanif Mota

صرف یہی نہیں بلکہ گھروں کو توڑنا دل آزاری کرنا، بنے بنائے کام بگاڑنا ہماری خواتین کی دلچسپی کے کام ہیں۔ ایسا کیوں ہے؟ عورتیں عورتوں ہی میں کیڑے نکال کر کون سی عقل مندی کا ثبوت دیتی ہیں؟ خواتین ہی گھر گریہتی کے امور نمٹاتی ہیں، باہر کی دنیا سے ان کا سابقہ ذرا کم ہی پڑتا ہے، اس لئے ان میں مردوں کی نسبت عملی سوچ زیادہ نہیں ہوتی مگر یہ کوئی لگا بندھا اصول نہیں۔ ملازمت پیشہ خواتین بھی اپنی ہم عصر اور ہم عمر خواتین کی کاٹ کرتی دکھائی دیتی ہیں۔

خصوصاً شادی بیاہ کے موقعوں پر تو یہ چیزیں مزید ابھر کر سامنے آتی ہیں۔ گھر گھر جا کر اپنے بیٹوں اور بھائیوں کے لئے لڑکی تلاش کرنا، ان میں برائیاں ڈھونڈنا، دوسروں کو حقیر اور خود کو برتر سمجھنا موقع محل دیکھ کر بات نہ کرنا، شیخیاں بگھارنا ایسی خامیاں ہیں جن سے ہر رشتہ ہر انسانی جذبہ ختم ہو جاتا ہے۔

ذرا غور کریں جب ایک مرد تھکا ہارا دن رات روزی روٹی کی جنگ لڑ کر چند لمحوں کے سکون و آرام کے لئے گھر آتا ہے تو ساس، بہو اور نندوں کی روایتی جنگ دیکھ کر کس قدر عاجز آ جاتا ہوگا۔ شادی کے بعد ماں کو فکر لاحق ہوتی ہے کہ کہیں اس کا بیٹا ماں سے دور نہ ہو جائے۔ ایک بیوی متفکر نظر آتی ہے کہ شوہر کی محبت اس کی ماں اور بہنوں کی وجہ سے کہیں ختم ہی نہ ہو جائے اور مرد اس صورت حال میں سیاسی لوٹے کا کردار ادا کرتا ہے۔ یہاں یہ ہرگز ثابت کرنا مقصود نہیں کہ مرد، مرد کا دشمن نہیں یا وہ مظلوم و معصوم ہے، بلکہ کہنا یہ ہے کہ خواتین چونکہ معاشرے کی تربیت کرتی ہیں، ان کی عادات و اطوار کا اثر یقینی طور پر ان کی اولاد پر بھی ہوتا ہے۔ آپ آج جو کچھ بھی بونیس گی، وہ کل ضرور کسی نہ کسی شکل میں کاٹیں گی۔ گھر بنانا اور سنوارنا عورت کی ذمہ داری ہے۔ اگر عورت میں معاملات درست کرنے کی صلاحیت موجود ہے تو وہ ایک کامیاب خاتون ہے۔ عورت سے زیادہ مضبوط و مستحکم شاید ہی کوئی ہو۔ اگر عورت چاہے تو اپنی فراست و تدبیر سے شوہر ہی کو کیا بلکہ اپنے گھر، خاندان اور معاشرے کو بھی فتح کر سکتی ہے۔ دوسروں پر لعنت ملامت کرنے، ان میں عیب تلاش کرنے کو ہمارے دین، اسلام نے بہت معیوب قرار دیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے ”اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، نہ مرد دوسرے مردوں کا مذاق اڑائیں، ہو سکتا ہے وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں، دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں، ہو سکتا ہے وہ ان سے بہتر ہوں۔ آپس میں ایک دوسرے پر طعن و تشنیع نہ کرو اور نہ ایک دوسرے کو برے القاب سے یاد کرو، ایمان لانے کے بعد فسق میں نام پیدا کرنا بہت بری بات ہے۔“ (سورۃ الحجرات 49، 11)

آپ عورت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بے انتہا صلاحیتوں اور خوبیوں سے نوازا ہے۔ بحیثیت عورت، دوسری عورتوں کے لئے آسانیاں پیدا کریں، اپنے افعال سے اچھا انسان ہونے کا ثبوت دیں، یقین کیجئے زندگی آپ کے لئے بہت آسان ہو جائے گی۔

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی



صنعت کار، تاجر اور بے روزگار حضرات متوجہ ہوں

ملازم کی ضرورت ہے یا ملازمت کی ہم سے رجوع کریں

ایمپلائمنٹ بیورو بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کا ایک ایسا شعبہ ہے جو تمام میمن برادریوں اور اداروں کو روزگار فراہم کرنے کے لئے گزشتہ 68 سالوں سے بلا معاوضہ اپنی خدمات انجام دے رہا ہے۔ ہمارے اس شعبہ کی کوششوں سے ہر ماہ کئی بے روزگاروں کی روزی (جانب) کا بندوبست ہو جاتا ہے۔ اس وقت ملک کے معاشی حالات بے حد خراب ہیں اور ملک میں بے روزگاروں کی تعداد بھی بے حد بڑھ رہی ہے۔ اس وجہ سے اس شعبے پر خاصا بوجھ ہے اور خاصی درخواستیں آرہی ہیں۔

اس ضمن میں میمن برادری کے اور دیگر کاروباری اداروں کے مالکان سے التماس ہے کہ اگر انھیں اپنی دکان، فیکٹری، ملز، آفس یا دیگر کسی بھی کاروباری شعبے میں کسی قابل اور باصلاحیت اسٹاف کی ضرورت ہو تو وہ بانٹوا میمن جماعت کے دفتر ”شعبہ فراہمی روزگار“ سے رابطہ کریں۔ میمن برادری کے وہ افراد بھی جو بے روزگار ہیں اور روزگار کی تلاش میں ہیں وہ ان تعطیل کے دن کے علاوہ شام 4 بجے سے شب 8 بجے کے درمیان جماعت کے آفس میں آکر اپنی سی وی (CV) اور جماعت کا کارڈ، سی این آئی (CNIC) کارڈ، جماعت کے نام درخواست معہ دو تصاویر (فوٹو) ساتھ جمع کرا سکتے ہیں۔

تعاون کے طلب گار

کنوینر ایمپلائمنٹ بیورو کمیٹی

محمد منظور ایم عباس میمن

رابطہ موبائل: 0333-3163170

ای میل: bantvaemploymentbureau@yahoo.com

پتہ: بانٹوا میمن جماعت خانہ ملحقہ حوربائی حاجیانی اسکول، یعقوب خان روڈ، نزد راجہ مینشن کراچی

تاریخ کے جھروکوں سے

ایک اہم گجراتی زبان میں تحریر کردہ تاریخی مقالے کا اردو ترجمہ

میمن برادری کیوں اور کیسے؟

تحقیق و تحریر: نور محمد جمال نور میمن (مرحوم)

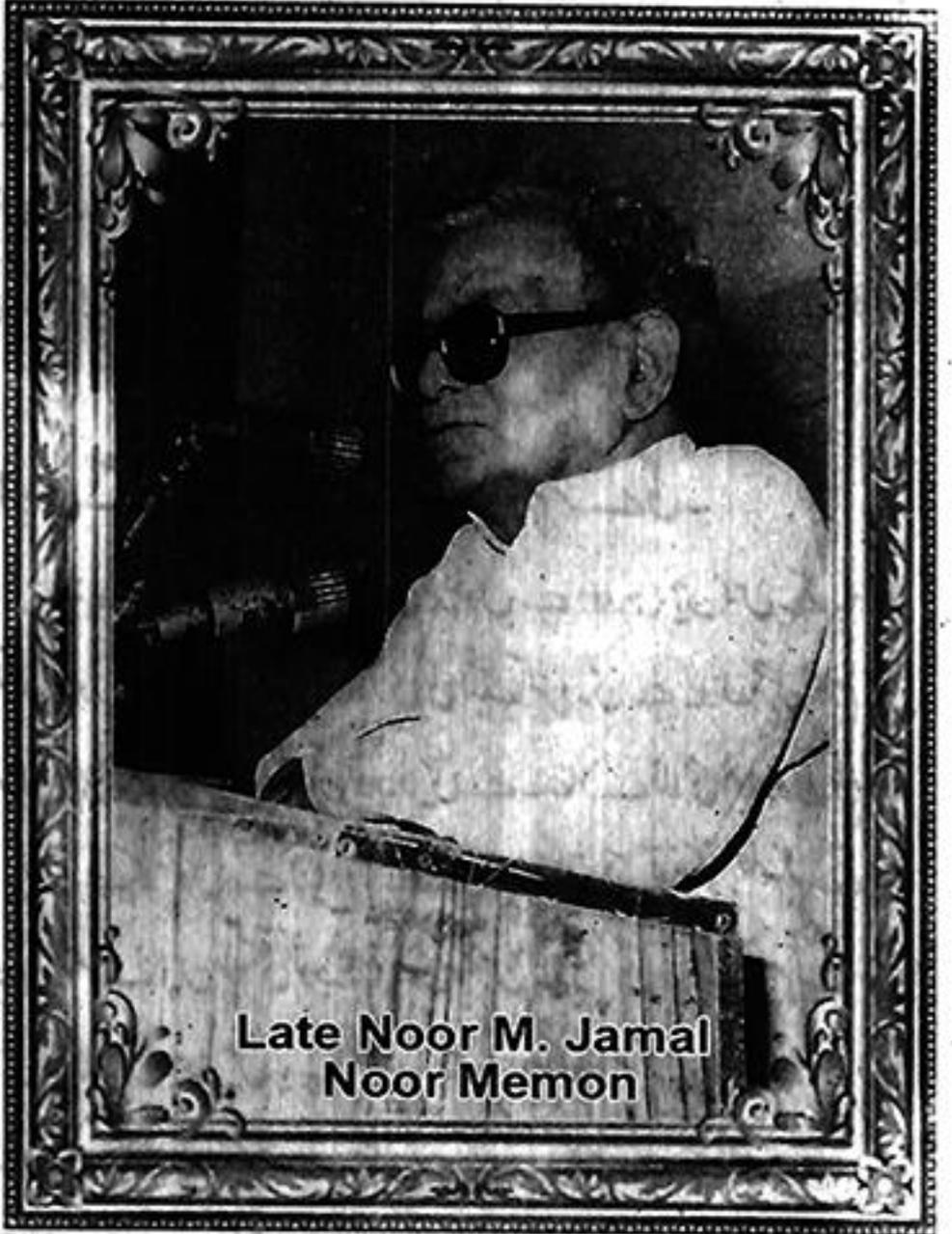
سینئر ممتاز قلم کار، محقق تاریخ میمن، سابق مدیر وطن گجراتی اور ڈان گجراتی

مترجم: کھتری عصمت علی پٹیل

مضمون نگار کا مختصر تعارف: جناب نور محمد

جمال نور میمن مرحوم گجراتی زبان کے اعلیٰ پائے کے محقق، ادیب، ممتاز صحافی اور ناول نگار اور روزنامہ وطن گجراتی اور ڈان گجراتی کے چیف ایڈیٹر تھے۔ پاکستان اور ہندوستان کی گجراتی برادری کے لئے جناب نور محمد جمال نور کی شخصیت گجراتی صحافت اور گجراتی ادب کے حوالے سے کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ مرحوم کو ہمیشہ ہی عزت و تکریم کی نظر سے دیکھا گیا۔ گجراتی ادب کے لئے آپ کی بے مثال اور گراں قدر خدمات کا کوئی بدل نہیں ہے۔

مرحوم نے گجراتی ادب کو نئی سوچ، نئی امنگ اور نئے جذبے سے روشناس کرایا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ گجراتی زبان کے چند گنے، چنے اور صف اول کے اہل قلم میں شمار کئے جاتے ہیں۔ آپ نے گجراتی زبان کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے میں بڑی محنت سے کام کیا جو یقیناً لائق تحسین کارنامہ ہے۔ نور میمن 1947ء میں ڈان گجراتی سے وابستہ ہوئے اور 1955ء میں مستعفی ہو گئے۔ اسی سال روزنامہ



Late Noor M. Jamal
Noor Memon

وطن گجراتی سے وابستہ ہو گئے جو ایک کثیر الاشاعت ایونگ اخبار ہے۔ یہاں آپ نے 1987ء تک خدمات انجام دیں اور پھر ریٹائرڈ ہو گئے۔ اس کے بعد ڈان گجراتی کو آپ کی ایک بار پھر ضرورت پڑی تو آپ مارچ 1991ء میں ڈان گجراتی سے وابستہ ہو گئے اور آخر دم تک اس کے ایڈیٹر رہے۔ مرحوم نے تحریک پاکستان میں بھرپور حصہ لیا۔ آپ کے علاوہ تحریک پاکستان میں جناب نظام الدین قریشی (مرحوم)، جناب صادق (مرحوم)، جناب یوسف عبدالغنی ماٹھویا (مرحوم)، جناب عثمان شبنم (مرحوم) نے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا۔ جناب

نور محمد جمال نور میمن نے گجراتی ادب کو بیس سے زیادہ عمدہ طویل اور دلچسپ ناول دیئے ہیں۔

مرحوم نور محمد جمال نور میمن کی پچاس سالہ ادبی اور صحافتی خدمات کے اعتراف میں 25 جنوری 1985ء کو ایک شاندار تقریب منعقد کی گئی تھی۔ جس کا اہتمام ”نور استقبالیہ کمیٹی“ نے کیا تھا۔ ان کی خدمت میں ایک لاکھ گیارہ ہزار روپے کی رقم کا ایک بینک ڈرافٹ بھی پیش کیا گیا تھا۔ جناب نور محمد جمال نور گجرات کے حسنا ڈسٹرکٹ کے کھیر لوگاؤں میں یکم اگست 1915ء کو پیدا ہوئے تھے۔ آپ نے 16 اکتوبر 1992ء کو شب ساڑھے بارہ بجے آپ نے جاں جاں آفریں کے سپرد کردی۔ میمن برادری میں ایسے پر خلوص فداکار صدیوں میں پیدا ہوں گے۔ آپ کی باتیں اور یادیں ہمیشہ زندہ رہیں گی۔ اس ادبی اور علمی خلاء کو پر کرنا آسان نہ ہوگا۔ (مترجم)

تین تاریخی نکات

- 1- کبھی میمن برادری کا آبائی مقام ٹھٹھہ نہیں بلکہ ”ریاست کچھ“ ہی ہے۔
 - 2- ہالائی میمن برادری اپنے گاؤں کے تعصبات میں ہی محبوس ہے۔
 - 3- لفظ میمن ”مہمان“ معنی ”والا“ کبھی زبان کا لفظ ”میمان“ کا بگڑا ہوا لفظ ہے۔
- میمن برادری کا بنیادی مقام ٹھٹھہ نہیں بلکہ ہالا ہے اس نکتے کے بعد اگر میمن برادری کی تاریخ کو لکھوانے کے لئے قوم تیار ہو تو یہ کام ضرور کرنا چاہئے۔ میمن برادری کا بنیادی اور آبائی مقام ٹھٹھہ نہیں بلکہ ہالا ہی ہے۔ اس قسم کے کئی اور نکات پیش کرنے کو دل چاہتا ہے۔ اپنی میمن برادری میں پرانی میمن تاریخ کو ختم کرنے کے لئے بہت کام ہوا ہے۔ لیکن برادری کی نئے سرے سے تصحیح تحقیقات پر مبنی تاریخ تحریر کرنے کے کام کا آغاز تقریباً نہ ہونے کے برابر ہے۔ اس سلسلے میں

میری یہ ادنیٰ کوشش ہے جو مورخین اور برادری کے لئے نئی تحقیقات کا سرفراہم کرے گی۔

سب سے پہلے ہمیں یہ دیکھنا چاہئے کہ میمن تاریخ کی تحقیق اور اس کو ضبط تحریر میں لانے کی باتیں برسوں سے ہو رہی ہیں اس کے باوجود میمن برادری اس کام کی تکمیل اپنے ہاتھ میں کیوں نہیں لیتی؟ میں یہ محسوس کر رہا ہوں کہ یہ بھی ہماری برادری کی ایک کمزوری ہے کیونکہ جس کام میں زور و شور نہ ہو نمائش نہ ہو اور دکھاوانہ ہو ایسے کام چاہے کتنے ہی اہم ہوں، ان کی طرف قوم ذرا کم ہی توجہ دیتی ہے۔ ہمارے فلاحی اداروں کی دوڑ دو خانوں، فری میڈیکل کمپ، کرکٹ ٹورنامنٹ، درگاہوں اور گھریلو دستکاروں کے کاموں سے زیادہ آگے نہیں بڑھ سکتی جبکہ قوم کو مستحکم کرنے اور اس کو ترقی دینے کے لئے دوسرے ہزار ہا کاموں کی ضرورت بھی ہوتی ہے، مگر ہم نے اس پر کبھی توجہ نہیں دی، میمن تاریخ کی جانب قوم نے شاید اس لئے توجہ نہیں دی کہ یہ ایسا کام نہیں ہے جو جلدی ہو جائے اور لوگ اس پر تالیاں بجائیں یا یہ کام ایسا نہیں ہے کہ کام کرنے والے لوگوں کو پھولوں کے ہار پہنائے جائیں۔ مطلب یہ کہ اس میں نمائش اور دکھاوانہ نہیں ہے۔ مگر ایک حقیقت یہ بھی ہے کہ یہ وہ کام ہے جسے صرف مصنت، ادیب اور مورخ ہی کر سکتے ہیں اور ان لوگوں کو اپنی برادری نے کبھی اہمیت ہی نہیں دی۔ اب تو حالت یہ ہے کہ میمن تاریخ کی ریسرچ کا کام کرنے کے بجائے ہم آج تک ایک چھوٹا سا شفا خانہ قائم کرنے کے کام کو زیادہ اہمیت دیتے آئے ہیں۔

اپنی برادری میں آخر یہ سب کچھ کس وجہ سے ہو رہا ہے؟ کونسا کام ہاتھ میں پہلے لینا چاہئے اور کونسا کام بعد میں؟ کیا اس کے متعلق ہم کبھی فیصلہ نہیں کر سکتے؟ ہم تو اس انتظار میں رہتے ہیں کہ قوم کے فلاحی کاموں میں بڑی اہمیت والا کوئی کام اپنے ہاتھ میں لیں۔ اس وقت تو صرف

وہی کام ہاتھ میں لیے جاتے ہیں جو زیادہ اہم نہیں ہیں۔ یہ سب کیوں ہو رہا ہے؟ شاید اس کا جواب ہمیں اس وقت ملے گا جب ہماری تاریخ تحریر کی جائے گی۔ ہم جو کچھ بھی ہیں اور جیسے بھی ہیں تاریخ نے ہمیں ویسا ہی بتایا ہے اور وہی بتائے گی۔ تاریخ کو جانے بغیر ہم خود کو بھی نہیں پہچان سکیں گے۔ اور جب تک ہم اپنے آپ کو نہیں پہچان سکیں گے تو ہم اپنی ترقی اور فلاح و بہبود کی منزل پر کیسے پہنچ سکیں گے۔

اپنی برادری نے تاریخ کو کبھی وہ اہمیت نہیں دی جو دینی چاہئے تھی۔ کہنے والے تو یہاں تک کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میمن برادری کی تاریخ تحریر ہو چکی ہے۔ پھر بار بار تاریخ لکھ کر کیا اس کا اچار ڈالنا ہے؟ میمن برادری نے ایسا کون سا فخر یہ کام کیا ہے کہ جس کے لئے اس کی تاریخ تحریر کرنے کی ضرورت پیش آرہی ہے؟ نہ تو میمن برادری شاہی خاندان سے تعلق رکھتی ہے، نہ اس برادری نے کہیں حکومت کی ہے اور نہ کوئی جنگ لڑی ہے۔ اپنی برادری نے نہ کوئی ملک فتح کیا ہے اور نہ اپنی برادری نے کوئی محمود غزنوی، کوئی ٹیپو سلطان شہید، کوئی رضیہ سلطانہ یا کوئی چاند بی بی پیدا نہیں کی ہے کہ جس کی وجہ سے ہم ماضی کے دور میں جائیں گے تو تحقیق کرتے کرتے ایسے واقعات اور ایسی چیزوں کا کھوج لگا سکیں گے جن کے بیان سے اپنی گردنیں فخر کے ساتھ اونچی کر سکیں گے۔ ایسی کوئی بات اپنی برادری میں نہیں ہے بلکہ میمن برادری کا ماضی نہایت ہی سادہ اور شاندار ہے۔ اس میں محنت، تکلیفیں، پریشانیاں اور مصیبتیں بھری پڑی ہیں۔ اپنی میمنوں کی تاریخ میں اس کے سوا اور کچھ نہیں ملے گا۔

تاریخ پر غور کرنے اور ماضی پر نظر ڈالنے کے لئے بھی ایک خاص نگاہ چاہئے۔ تاریخ اس لئے تو نہیں لکھی جاتی کہ اسے پڑھ کر شیخی بگھاڑی جائے۔ تاریخ تو اپنی پہچان کرواتا ہے۔ قوم پر سب سے زیادہ اثر تاریخ کا پڑتا ہے۔ تاریخ کی تحقیق اور تحریر صرف اس لئے نہیں ہوتی کہ اس میں ہیرے اور موتی شامل ہوتے ہوں جنہیں باہر نکالا جاتا ہے اور پھر ہم اس دولت کو اپنے سینے سے لگا کر خوشی محسوس کرتے رہیں۔ تاریخ کا ایک خاص مقصد ہے۔ وہ یہ کہ

تاریخ ہمیں ہمارے آباؤ اجداد، بزرگوں رہنماؤں اور اہم شخصیتوں سے واقف کراتی ہے۔

ان کے کارناموں کی روشنی میں ہم اپنے مستقبل کی راہ متعین کرتے ہیں۔

انسان کو صحیح راستے پر لانے اور اس کی زندگی کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کے لئے سب سے پہلے جو سبق سکھایا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو پہچان لے۔ خود کو پہچاننے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اپنی خوبیوں اور خامیوں کا تجزیہ کر سکے۔ اپنی خوبیوں اور کمزوریوں کا احساس کر کے خود کو نیک اور برے کاموں سے آگاہ کر سکے۔ انسان کو اگر اپنی خوبیوں کا پتہ ہی نہ ہو تو وہ ان خوبیوں سے فائدہ کس طرح حاصل کر سکے گا؟ اگر اس کو اپنی خامیوں کی کچھ خبر نہ ہو تو وہ اپنی ان خامیوں کو دور کرنے کے لئے کس طرح کوشش کرے گا؟ یہ بات ایک انسان کے لئے جتنی صحیح ہے اتنی ہی ایک ملک کے لئے اور ملک کے الگ الگ حصوں اور گروہوں کے لئے بھی ضروری ہے۔

اس کے لئے میمن برادری کی مثال ہی لے لیجئے۔ بہت سے شعبوں اور گروہوں میں تقسیم ہونے کے باوجود اس میں اپنی خاص خاص خوبیاں موجود ہیں اور ساتھ ہی کمزوریاں بھی ہیں۔ اگر ہمیں اپنی برادری کی اصلاح کرنی ہے اور اس کو ترقی کی راہ پر چلانا ہے تو ہمیں اس کی خوبیوں اور کمزوریوں سے پوری طرح آگاہ ہونا چاہئے۔ ہمیں معلوم ہونا چاہئے کہ کن تجربات سے گزرنے کے بعد یہ خوبیاں اور کمزوریاں پیدا ہوئی ہیں۔ یہ سب جاننا نہایت ہی ضروری ہے اور یہ سب کچھ ہم اپنے ماضی کے مطالعے سے ہی جان سکتے ہیں۔ ماضی کا تعارف ایک صحیح تحریر ہی کرا سکتی ہے۔

ہم ایک قوم کی حیثیت سے ماضی سے کٹ کر نہیں جی سکتے۔

انسانوں کی زندگیوں پر تاریخ کا کتنا اہم اثر ہوتا ہے، اس کی ایک غلط اور بہت بڑی مثال یہودیوں نے مسلمانوں کو یہ دی کہ یہودی قوم میں کسی کو لوٹنا، کسی کو قتل کرنا یا کسی کے مکان کو آگ لگا دینا جرم نہیں سمجھا جاتا تھا۔ پھر اس قوم نے پوری عالم عرب کو پریشان کیا اور بدنام ہوئی تجارت ایک خصوصی پیشہ ہے۔ یہ بات صحیح ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ سائنس، ادب، ٹیکنالوجی، طب، صنعت وغیرہ..... کوئی ایسا شعبہ نہیں ہے جس کو مسلمانوں نے چھوڑا ہو اور ان شعبوں میں اعلیٰ مقام حاصل نہ کیا ہو۔

میں برادری مانے یا نہ مانے لیکن وہ تاریخ کے چنگل اس کے اثر اور اس کے سحر سے آزاد نہیں ہو سکتی۔ میمن برادری کی تاریخ کی تحقیق و تحریر کے کام کو میں اسی لئے دوسرے سب کاموں سے زیادہ اہمیت دیتا ہوں۔ ہمارے لئے یہ کام زیادہ اہم اس لئے بن گیا ہے کیونکہ ریاست کچھ کے کسی بزرگ نے ہم کو ہماری وہ تاریخ بتائی ہے کہ ہم اس پر یقین نہیں کر سکتے۔ میمن تاریخ پر تحقیق کر کے اس کو تحریری شکل میں لانا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ بہت سے تجربہ کار تاریخ داں اور مورخین مشترکہ کوششوں سے اس کام کو مکمل کر سکتے ہیں مگر اس پر کافی خرچہ آئے گا۔

اس وقت اپنی برادری میں شاید تین ادارے ایسے ہیں جو اس کام کو ہاتھ میں لینے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ وہ ادارے یہ ہیں:

☆ آل پاکستان میمن فیڈریشن ☆ ورلڈ میمن فاؤنڈیشن ☆ یونائیٹڈ میمن جماعت

ان تینوں اداروں میں شاید ورلڈ میمن فاؤنڈیشن اس کام کے لئے زیادہ مناسب ہے۔ اگر یہ ادارہ اس کام کو اپنے ہاتھ میں لے لے تو ہم اس کام کا بوجھ آسانی سے اٹھا سکتے ہیں۔ اس ادارے کو اس کام کی اہمیت کا تھوڑا بہت احساس بھی ہے۔ اس سے پہلے بھی اس ادارے نے اس تحقیقی کام کو اپنے ہاتھ میں لیا تھا۔ محمد علی رنگون والا نے کافی کاوشیں کیں، کچھ دانشوروں کے ساتھ انہوں نے میمن تاریخ لکھنے کے متعلق چھتھے قابل احترام تجربہ کار اہم شخصیات جناب یوسف عبدالغنی مائٹو، الحاج احمد عبداللہ غریب (بہمنی)، جناب آدم نور (بہمنی)، جناب ناز مانگرولی (بہمنی)، جناب حبیب لاکھانی اور جناب مکی ہاشم باوانی شامل تھے۔ صلاح و مشورہ بھی کیا تھا لیکن اس کا نتیجہ کیا نکلا؟ اس کے بارے میں ہمیں کچھ علم نہیں۔

یونائیٹڈ میمن جماعت آف پاکستان بھی اس کام کو اپنے ہاتھ میں لے سکتی ہے۔ اس لئے کہ یہ ادارہ ہالائی، کچھی اور سندھی میمن برادریوں کے نمائندوں پر مشتمل ہے۔ البتہ ادارے نے گجراتی میمن برادری کو اس کام میں شامل کرنے کے لئے مناسب نہیں سمجھا۔ یہ کام اس ادارے نے کیوں کیا ہے؟ کسی بھی گجراتی میمن بھائی نے اب تک اس سلسلے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی اور یہ ادارہ بھی اس کام میں خوب دلچسپی لے رہا ہے "داؤد فاؤنڈیشن" سے یونائیٹڈ میمن جماعت آف پاکستان کو مدد کی امید ہے۔

تیسرا ادارہ "آل پاکستان میمن فیڈریشن" ہے، یہ ادارہ مندرجہ بالا اداروں کی طرح مضبوط تو ہے، اس کے باوجود اس ادارے کو میمن برادری کی زیادہ سے زیادہ 56 میمن جماعتوں اور میمن اداروں کی نمائندگی کا شرف بھی حاصل ہے۔ مندرجہ بالا تینوں ادارے گنتی کے بڑے بڑے لوگوں تک محدود ہیں جبکہ میمن فیڈریشن، ہالائی اور گجراتی میمن برادریوں کے ہر خاص و عام کی نمائندگی بھی کرتی ہے اور اس ادارے تک عام لوگوں کی آواز پہنچ سکتی ہے۔ سندھی میمن برادری اس ادارے میں اب تک شامل نہیں ہے اس لئے آئین اور دستور میں ان سندھی برادری کے لئے دروازے تو نہیں کھلے ہوئے لیکن کھڑکیاں ضرور کھلی ہوئی ہیں۔

ان تینوں اداروں میں سے کوئی بھی ایک ادارہ سنجیدگی سے اس کام کو اپنے ہاتھ میں لے کر آگے بڑھے۔ جو حضرات ”میں تاریخ“ کے کام میں دلچسپی لے رہے ہیں ان لوگوں کے سامنے دو تین نکات پیش کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے الجھن پیدا کر رکھی ہے۔ میمن برادری کا بنیادی مقام ٹھٹھہ نہیں بلکہ ہالا ہے دوسری بات جس نے مجھے الجھن میں ڈال رکھا ہے وہ یہ ہے کہ ”کچھی میمن برادری“ کا بنیادی مقام کون سا ہے۔ اگر یہ مقام ٹھٹھہ ہو تو پھر ہالائی میمن برادری کی طرح ٹھٹھائی میمن کیوں نہیں کہلائے؟ ہالا سے جو برادریاں نکلی ہیں ان برادریوں میں صرف میمن برادری ہی نہیں بلکہ لوہانہ برادری، کھتری برادری اور دوسری بہت سے برادریاں بھی ہالائی کی حیثیت سے پہچانی جاتی ہیں لیکن کوئی بھی برادری ٹھٹھائی کی حیثیت سے نہیں پہچانی جاتی اس لئے ”کچھی میمن برادری“ کا بنیادی مقام ”ریاست کچھ“ ہی ہے ٹھٹھہ قطعی نہیں۔

اگر یہ نکتہ مان لیا جائے تو پھر ”کچھی میمن برادری“ اور دوسری میمن برادریوں کے درمیان آپس میں میل ملاپ کیوں نہیں ہے؟ گزشتہ دور میں بھی اس طرح کا میل ملاپ نہیں تھا۔ اس پیچیدہ مسئلے کا حل خود بہ خود نکل آتا ہے۔ درحقیقت یہ نکتہ تحقیق کا مستحق ہے۔ اس کے علاوہ بقیہ تمام میمن برادریاں ہالائی، نصر پوری، تھراوی وغیرہ کی حیثیت سے پہچانی جاتی ہیں اور پھر ”کچھی میمن برادری“ کس وجہ سے ”کچھی میمن“ کی حیثیت سے مشہور ہے؟ اس نکتے پر سنجیدگی سے غور کرنے کی ضرورت ہے۔

اگر یہ مان لیا جائے کہ کچھی میمن برادری کا بنیادی مقام ”ریاست کچھ“ ہی ہے تو پھر ان لوگوں کے پیر صاحب کی تاریخ کا کچھ سہارا حاصل کریں اس وقت کیا ہوا تھا۔ ان لوگوں کے پیر صاحب کے کسی آباؤ اجداد کی تبلیغ پر شہر ٹھٹھہ میں لوہانہ برادری کے لوگوں نے اسلام قبول کیا ہوگا۔ ”ریاست کچھ“ اور ”صوبہ سندھ“ کے درمیان اس وقت قومی تعلقات قائم تھے۔ ”ریاست کچھ“ میں اس دور میں لوہانہ برادری کے بے شمار لوگ آباد تھے اب بھی کافی تعداد میں آباد ہیں۔

شہر ٹھٹھہ میں لوہانہ برادری کے جو لوگ مسلمان ہوئے تھے ہو سکتا ہے ان کے رشتے دار آباد ہوں اور ان لوگوں کے پاس انہوں نے اپنے پیر صاحب کو تبلیغ کے لئے بھیجا ہو۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی مرضی سے وہاں گئے ہوں اور ان کی کوششوں سے وہاں لوہانہ برادری کے لوگوں نے اسلام قبول کر لیا یہ بھی ممکن ہے اور اس وجہ سے کچھی میمن برادری کے لوگ کچھی میمن کی حیثیت سے پہچانے جاتے ہیں اس برادری کی کوئی اور پہچان نہیں ہے۔ اس کا یہی سبب ہو سکتا ہے۔ میرا یہی اندازہ ہے۔ مگر یہ نکتہ محض اندازہ ہے لیکن میرے دماغ میں یہ بات بیٹھ گئی ہے کہ یہی حقیقت ہے اگر یہ سچ ہے تو میمن لفظ کا بھی بنیادی مسئلہ تھوڑا بہت حل ہو سکتا ہے۔

نوٹ: جناب نور محمد جمال نور میمن (مرحوم) اعلیٰ پائے کے میمن مورخ، میمنوں کی تاریخ و ثقافت پر گہری نظر رکھتے تھے۔ مذکورہ تحقیقی مقالہ جناب عبدالعزیز کایا (مرحوم) نے خصوصی فرمائش پر میمن تاریخ کانفرنس کے لئے قلمبند کرایا تھا۔ اس تحقیقی مقالے کا اردو زبان میں ترجمہ ہونا بے حد ضروری تھا۔ اس خدمت کے فریضہ کو سینئر قلم کار اور ریسرچ اسکالر کھتری عصمت علی پٹیل نے انجام دیا ہے۔ یہ مقالہ میمن ویلفیئر سوسائٹی کے عید ایڈیشن میں گجراتی زبان میں شائع ہو چکا ہے۔ (ادارہ)



کھجور: دماغ، دل اور معدے کے لیے بہترین

ممتاز دانشور اور قلمکار سید رشید الدین احمد مرحوم کی ایک تحریر

احادیث مبارکہ میں کھجور سے روزہ افطار کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ اس کی سب سے اہم وجہ یہ ہے کہ کھجور ایک مکمل غذا ہے جو روزے دار کو بھرپور غذائی طاقت مہیا کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلم گھرانوں میں افطاری کے وقت کوئی ایسا دسترخوان دیکھنے میں نہیں آتا، جہاں کھجور موجود نہ ہو۔ اس کی مقبولیت اور اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ قرآن پاک میں 20 سے زائد بار کھجور اور اس کے درخت کا تذکرہ ملتا ہے۔ جبکہ کئی احادیث مبارکہ میں بھی کھجور کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ کھجور کو ”خوشی کا پھل“ کہا جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ قدیم زمانے سے ہی اسے بطور میٹھے کے استعمال کرنے کا رواج عام تھا۔ بالخصوص اسلام کی آمد کے بعد اس متبرک پھل کی خصوصیات و ثمرات مزید ابھر کر سامنے آئے۔ رمضان المبارک میں اس کی اہمیت تمام مسلم ممالک میں نمایاں طور پر اجاگر ہو کر سامنے آتی ہے۔

روایت ہے کہ ایک صحابیؓ کے سینے میں درد اٹھا، آنحضرت ﷺ نے عجوہ (کھجور کی ایک قسم) 7 عدد گٹھلیوں سمیت پیس کر پلانے کی ہدایت فرمائی۔ اس طرح ان صحابیؓ کا درد دور ہو گیا۔ بعد کی تحقیق سے اس کی مزید خصوصیات سامنے آئیں جن سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ کھجور کی اہمیت اور قدر و منزلت کس قدر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رمضان المبارک کے مہینے میں اس کا استعمال کثرت سے کیا جاتا ہے اور افطاری کیلئے اس کو ہر چیز سے قبل کھایا جاتا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ اس میں موجود ایسے اجزاء ہیں جو روزے کے دوران پیدا ہونے والی جسمانی قوتوں کی کمی کو پورا کر کے معدے کی تیزابی رطوبتوں کا خاتمہ کرتے ہیں۔ کھجور میں ایسے تمام عناصر موجود ہیں جن کی ضرورت بالخصوص رمضان المبارک میں ہمارے جسم کو ہوتی ہے۔ مثلاً نشاستہ، چکنائی، کیمیشیم، لحمیات، فولاد، فاسفورس وغیرہ یعنی کھجور کے اندر بذات خود غذائیت کا ایک جہاں آباد ہے۔

کھجور کی بے شمار اقسام ہیں، ان میں عجوہ، شامی، مبشلی، برنی سرفہرست ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے عجوہ اور برنی کھجوروں کو بے انتہا پسند فرمایا ہے۔ برنی کے بارے میں آپ ﷺ ارشاد ہے کہ یہ پیٹ سے بیماریوں کو نکالتی ہے اور اس کے اندر کوئی بیماری نہیں ہے۔ برنی کھجور ایک طرف سے موٹی ہوتی ہے اور اس کی گٹھلی بھی نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے، عجوہ کھجور کے بارے میں ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ یہ جنت سے ہے اور اس میں زہر سے شفا ہے، جو شخص روزانہ صبح کے وقت سات عدد عجوہ کھجور کھائے گا، وہ زہر اور جادو سے محفوظ رہے گا۔ ایک اور جگہ ارشاد ہوتا ہے کہ ”عجوہ



جنت سے ہے اور اس میں بیماریوں سے شفا ہے۔“

کھجور السر کے لیے انتہائی مفید پھل ہے۔ چونکہ غذائیت کے اعتبار سے یہ ایک بہترین مقوی غذا ہے، اس لئے رمضان میں اس کے زیادہ سے زیادہ استعمال کا مشورہ دیا جاتا ہے۔ اس میں فولاد کی مقدار تقریباً 10.6 فیصد ہوتی ہے جو دیگر پھلوں کی بہ نسبت بہت زیادہ ہے اسی لئے کھجور کو خون پیدا کرنے کا خزانہ کہا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ جو لوگ کمزور اور لاغر ہوں یا جنہیں سردی زیادہ لگتی ہو، ان کے لئے کھجور بے حد مفید تصور کی جاتی ہے۔ رمضان المبارک میں ہر شخص صرف ایک کھجور کھا کر صبر و شکر کر لیتا ہے حالانکہ اس کے اندر پائی جانے والی غذائیت دیگر چٹ پٹی اشیاء سے کہیں زیادہ ہوتی ہے۔ ایسے میں اس کے فوائد کو عموماً نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ دیگر ممالک کی بہ نسبت پاکستان میں کھجور کا استعمال کم دیکھنے میں آیا ہے۔

رمضان المبارک کے علاوہ دیگر مہینوں میں اس کی غذائی اہمیت کو بالکل فراموش کر دیا جاتا ہے اور اس کے استعمال کو تقریباً ترک کر دیتے ہیں جو درست نہیں ہے۔ اس کا استعمال کم ہونے کی ایک وجہ اس کی غذائی اہمیت سے ناواقفیت بھی ہے جس نے اس کی اہمیت کو قدرے کم کر دیا ہے۔ اگر اس سے جام و جیلی سکٹ، چاکلیٹ وغیرہ بنا کر فروخت کئے جائیں تو کوئی وجہ نہیں کہ لوگ صحیح معنوں میں اس سے فائدہ نہ اٹھا سکیں۔ جدید تحقیق نے اب مغرب میں بھی کھجور کی اہمیت کو واضح کر دیا ہے، یہی وجہ ہے کہ اب وہاں بھی اسے ذوق و شوق سے مختلف پکوانوں میں شامل کیا جا رہا ہے۔

دیگر خوشی کے مواقع پر بھی وسیع پیمانے پر کھجور استعمال کی جاتی ہے۔ یہ بنیادی طور پر گرم تاثیر کا پھل ہے لہذا اس کو کاشت کرنے والے ممالک گرم اور معتدل آب و ہوا والے ہیں۔ یہ ایشیا اور افریقہ کے گرم موسم میں کثرت سے کاشت کی جاتی ہے۔ تاہم اسے یورپ اور امریکہ میں کاشت کیا جانے لگا ہے۔ کھجور کا شمار دنیا کے قدیم ترین پھلوں میں آتا ہے۔ یہ پھل دیار رسول ﷺ کا تحفہ ہے۔ حج و عمرہ سے آنے والے مبارک تحفے کے طور پر اس پھل کو ضرور ساتھ لاتے ہیں۔ یہ وہ پھل ہے، جس کا ذکر قرآن پاک میں متعدد بار آیا ہے۔ حضرت مریم کو دوران حمل کھجوریں کھانے کی ہدایت دی گئی، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ انتہائی مقوی غذا بھی ہے۔ حکماء اسے کئی اعتبار سے دیگر پھلوں پر فوقیت دیتے ہیں۔ کھجور کا مزاج گرم تر ہے، اس وجہ سے یہ موسم سرما میں بہت مفید ہے۔ یہ دے کے مریضوں کے لیے بہترین غذا کا درجہ رکھتی ہے اور ہاضمہ بھی درست رکھتی ہے۔ خون صاف رکھنے کے ساتھ ساتھ یہ جسم میں تازہ خون بھی پیدا کرتی ہے۔ سردیوں کے موسم میں بچوں کے لیے بہترین غذا ہے۔ ایک گلاس پانی میں دو سے تین کھجور ڈال کر تھوڑا سا شہد ڈال کے اس کا شیک بنالیں۔ یہ کمزور بچوں کے لیے بہترین غذا ہے۔

کھجور بلغم کا خاتمہ کرتی ہے اور پھیپھڑوں کو طاقت بھی بخشتی ہے۔ جسم کے ساتھ ساتھ دماغ، اعصاب دل اور معدے کے لیے بھی بے حد مفید ہے۔ جن لوگوں کا وزن کم ہو یا خون کی کمی ہو، انہیں پابندی سے کھجور استعمال کرنی چاہیے۔ یہ دل کی بیماریوں میں بھی فائدہ مند ہے۔ اس کے معدنی نمکیات، دل کی دھڑکن کو منظم کرتے ہیں اور اس کے بعض اجزاء کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ خون بننے میں مدد دیتے ہیں۔ اس کے ریشے، میکنیشم، ہیکیشم کے حصول کا عمدہ ذریعہ ہیں اور ان میں پوٹاشیم کی بھی وافر مقدار میں موجود ہوتی ہے۔ کھجور، فیٹ، سوڈیم اور کولیسترول فری ہے اور صحت کے بارے میں حساس افراد کے لیے بہترین معیاری غذا ہے۔

طب نبوی ﷺ کے مطابق عجوہ کھجور کی خاص دوائی اہمیت ہے۔ یہ خون میں کولیسترول کی سطح گھٹاتی اور انجائنا کے مریضوں کو فائدہ پہنچا

تی ہے، خصوصاً مدینہ منورہ کی عجوہ کھجوریں، کولیسترول لیول گھٹانے میں انتہائی مفید ثابت ہوتی ہیں۔ کولیسترول کی سطح گھٹانے کا ایک نسخہ یہ ہے کہ 42 عجوہ کھجوروں کی گٹھلیاں پیس کر اور باریک سفوف بنا کر ایک مرتبان میں رکھ لیں۔ روزانہ نہار منہ استعمال کریں۔ ایک اور طریقہ یہ ہے کہ ایک چائے کا چمچہ خالص شہد بھر کے اس میں لگ بھگ دو گٹھلیوں کا سفوف ملا لیں۔ اکیس دن تک صبح نہار منہ استعمال کریں اور آدھے گھنٹے بعد ناشتا کر لیں۔ کھجور کے استعمال سے انجانا سے بچاؤ بھی ممکن ہے۔ عجوہ کھجور کے 21 دانے لیں اور اس سے گٹھلیاں نکالنے کے بعد پیس کر باریک سفوف بنا لیں۔ اب اس سفوف کو دوبارہ اسی خالی جگہ میں بھر دیں، جہاں سے گٹھلیاں نکالی گئی تھیں۔ سفوف کی ذرا سی بھی مقدار بھی باقی نہ بچے، اب انہیں 21 روز تک باقاعدگی سے استعمال کریں۔

قیام: 10 اپریل 1916ء (بانٹوا۔ انڈیا) قیام: 20 مارچ 1948ء (کراچی۔ پاکستان)

بانٹوا انجمن حمایت اسلام کراچی

کیا ہمیں اپنے مرحومین یاد ہیں؟

آپ نے کبھی سوچا کہ۔۔۔

ہمارے وہ عزیز واقارب جو کبھی ہمیں جان سے پیارے تھے۔ جن کے بغیر ہماری زندگی ادھوری ہوا کرتی تھی جو ہماری ہر خوشی میں خوش، ہر غم میں شریک تھے۔ آج ہمارے درمیان نہیں ہیں اور قبرستان میں منوں مٹی تلے سوئے ہوئے ہیں۔

آپ نے کبھی اس پر غور کیا!!۔۔۔

ہم نے عید تہوار، سال چھ مہینے بعد قبر پر جا کر چند لمحے فاتحہ خوانی کی، قبر پر تھوڑا سا پانی ڈال دیا اور اللہ اللہ خیر صلا۔ کیا ہم نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ ہمارے ماں کا، بہن بھائیوں کا، عزیز واقارب کا ہم پر صرف اتنا ہی حق ہے؟

کیا ہم نے حق ادا کر دیا۔۔۔؟

ذرا سوچئے!۔۔۔

قبرستان ہمارے عزیز واقارب کی آخری آرام گاہ ہیں، کیا ہم قبرستانوں کی دیکھ بھال میں اپنا فرض ادا کر رہے ہیں؟ کیا ہم اپنے پیارے عزیزوں کی قبور کی Maintenance دیکھ بھال اور انتظامی اخراجات میں تعاون کر رہے ہیں؟

براہ کرم بانٹوا انجمن حمایت اسلام سے بھرپور مالی تعاون کریں

اپنے پیاروں کی قبور کی دیکھ بھال کے لئے۔۔۔

قبرستانوں کے ترقیاتی کاموں کے لیے آپ کی سپورٹ (مدد) درکار ہے

دھن نگری بانٹوا کے نشیب و فراز

بانٹوا کے میمن اور تاریخ کا سفر

حاجی عبدالرحیم اسماعیل مائے مینی (مرحوم) کی ایک اہم تحریر

سابق اعزازی جنرل سیکریٹری بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

قیام پاکستان سے پہلے کے عہد میں برعظیم پاک و ہند کی ریاست گجرات کے ضلع کاٹھیاواڑ میں ایک چھوٹا سا تجارتی شہر تھا جس کا نام بانٹوا تھا۔ یہ چھوٹا سا شہر بڑا پرسکون تھا، ہنگاموں اور افراتفری سے دور۔ اس شہر میں بہت سے میمن خاندان آباد تھے۔ وہ سب بے حد مسرور اور مطمئن تھے۔ یہ سب میمن خاندان خوشحال بھی تھے اور خوش بھی۔ انھیں ہر طرح کا سکون اور اطمینان حاصل تھا۔ پھر برصغیر کے مسلمانوں کی آزادی کی تحریک اور قائد اعظمؒ کی ولولہ انگیز قیادت نے ہمیں ایک نیا اور آزاد اسلامی ملک پاکستان کی شکل میں دیا۔ قیام پاکستان کے بعد جب برصغیر کے مسلمان ہجرت کر کے پاکستان آنے شروع ہوئے تو ان کے ساتھ بانٹوا کے میمنوں کی اکثریت نے بھی پاکستان کی جانب ہجرت کی۔ ان کے ساتھ کاٹھیاواڑ کے دوسرے چھوٹے چھوٹے شہروں کے میمن بھی پاکستان چلے آئے اور ان سب نے بلکہ اکثریت نے اپنے مستقل قیام کے لئے کراچی کو منتخب کیا جو اس وقت ملک کا



Late Abdul Rahim Maimini

دار الحکومت تھا۔ ان لوگوں نے کراچی آکر دوسرے شہروں کے میمنوں کے ساتھ ایک پر جوش، سرگرم، فعال اور متحرک زندگی گزارنی شروع کر دی۔ بانٹوا کے میمنوں نے کاٹھیاواڑ کے دوسرے علاقوں کے میمنوں کے ساتھ مل کر ملک کی تعمیر و ترقی اور استحکام کے لئے بہت جدوجہد کی۔

کاٹھیاواڑ کے مختلف دیہات، شہروں اور قصبوں کے میمن آج بھی اپنے اصل علاقوں اور شہروں کے حوالے سے پہچانے جاتے ہیں یہ اپنے ناموں کے ساتھ ان علاقوں اور شہروں کے نام لگاتے ہیں اور یہ علاقے ان کی امتیازی پہچان بنے ہوئے ہیں۔ بانٹوا میمن وہ میمن ہیں جنہوں نے بانٹوا شہر سے ہجرت کی تھی۔ کراچی میں آباد میمنوں میں بانٹوا کے میمنوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ ان میں مختلف پیشہ ور لوگ شامل ہیں۔ کوئی بزنس مین ہے تو کوئی صنعت کار ہے۔ کوئی تعلیمی ماہر ہے، تو کوئی سائنس دان۔

کوئی سماجی ورکر ہے، تو کوئی رہنما (لیڈر) کوئی سیاست داں ہے تو کوئی پروفیشنل غرض مختلف شعبوں کے لوگ بانٹوا میمن برادری میں شامل ہیں اور یہ برادری ہر پیشہ کے افراد پر مشتمل ہے۔

گزشتہ نصف صدی سے زیادہ بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی بانٹوا میمن برادری کی خدمت میں سرگرم عمل ہے۔ سماجی اور

معاشرتی میدانوں میں اس جماعت نے سب سے زیادہ خدمت انجام دیں اور خاصے وسیع پیمانے پر کام کر رہی ہے۔ دوسری رفاہی اور سماجی تنظیموں میں اس کا رتبہ سب سے بلند ہے۔ اس جماعت کا نصب العین یہ ہے کہ بانٹوا میمن برادری کی خدمت کی جائے۔ برادری کے کمزور اور پسماندہ لوگوں کو رہائش کی سہولت فراہم کی جائے۔ غریبوں کی مالی مدد کی جائے۔ مستحق اور غریب طلبہ و طالبات کو تعلیمی وظائف دیئے جائیں تاکہ وہ حسب خواہش اعلیٰ تعلیم حاصل کر سکیں۔ اس کے علاوہ جماعت کا مشن یہ بھی ہے کہ گھریلو تنازعات کے فیصلے کرائے جائیں۔ جماعت چاہتی ہے کہ سماج اور معاشرے سے برائیوں کے مکمل خاتمے کے لئے سماجی اصلاحات نافذ کی جائیں۔ افرادی قوت کو جمع کر کے ان کی بھلائی اور خوشحالی کے لئے منصوبے بنائے جائیں۔ ان کی صحیح رہنمائی کی جائے۔ جماعت کی خواہش ہے کہ برادری کے سبھی لوگوں کا معیار زندگی بلند ہو۔ وہ ترقی کر کے ان لوگوں کی صف میں شامل ہو جائیں جن پر معاشرہ فخر کرتا ہے۔ جماعت کی سب سے بڑی خواہش یہ ہے کہ برادری سے تمام غیر ضروری اسلامی اور غلط رسومات کو ختم کر دیا جائے۔ اس سلسلے میں جماعت کا اپنا ترجمان رسالہ ”ماہنامہ میمن سماج“ کراچی پابندی سے شائع ہوتا ہے جس میں برادری کی سماجی اور فلاحی خبریں علاوہ تاریخ و ثقافت کے موضوع پر مضامین شامل ہوتے ہیں۔

بانٹوا کے تاجروں کی ہند بھر میں شاخیں : بانٹوا میں زیادہ تر فیملیاں بچوں اور خواتین پر مشتمل ہوا کرتی تھیں کیونکہ ان گھرانوں کے سربراہ (مرد) اپنا زیادہ وقت دوسرے شہروں میں گزارتے تھے۔ وہ اس شہر کے دولت مند گھرانوں کی تجارتی شاخوں میں ملازمت کرتے تھے جو ہندوستان بھر کے شہروں میں پھیلی ہوئی تھیں مگر یہ سبھی ملازم دو سے تین ماہ کی چھٹی پر گھر آتے تھے اور اپنے بال بچوں اور دیگر اہل خانہ کے ساتھ وقت گزارتے تھے۔

بانٹوا میں خلافت تحریک کا آغاز : جب ہندوستان بھر میں تحریک خلافت کی ابتداء ہوئی تو بانٹوا میں بھی تحریک خلافت کا آغاز ہو گیا اور 11 اکتوبر 1922ء کو وہاں خلافت کمیٹی کا قیام عمل میں آ گیا۔ 30 نومبر 1922ء کو بخاری روڈ پر خلافت کمیٹی کے پرچم تلے ایک عوامی جلسہ منعقد کیا گیا اور جناب ولی محمد سیٹھ اس کے صدر منتخب کر لیے گئے۔ جناب حبیب ابراہیم سنو سرا والا اس کے سیکریٹری اور جناب ہاشم ابراہیم اس کمیٹی کے خزانچی منتخب ہوئے۔ اس جلسے میں ایک اپیل بھی کی گئی کہ خلافت تحریک کے لیے زیادہ سے زیادہ فنڈ جمع کیے جائیں جس کے جواب میں اہل بانٹوا نے بڑے جوش و خروش کا مظاہرہ کیا اور خوب فنڈ جمع کیے۔ اس موقع پر بانٹوا کے لوگوں نے اپنی بیش قیمت چیزیں سونے چاندی کے زیورات، انگٹھیاں، گھڑیاں اور نقد رقوم کے عطیات دیئے اور اس طرح خلافت تحریک کے لیے اپنی محبت کا دل کھول کر اظہار کیا۔

سقوط بانٹوا کے درد انگیز حالات : پھر برصغیر سے انگریز واپس جانے لگا تو اس نے اس خطے کو اس طرح ٹکڑے ٹکڑے کیا کہ مسلمانوں اور ہندوؤں میں کبھی ختم نہ ہونے والی نفرتوں کی بنیاد ڈال دی۔ اس کے بعد مسلمانوں کی پاکستان ہجرت کا سلسلہ شروع ہوا۔ میمنوں نے بھی اپنی آبائی سرزمین کو بوجھل دل کے ساتھ چھوڑ دیا اور پاکستان چلے آئے۔ بانٹوا اور قرب و جوار کے علاقوں پر ہندو لٹیروں نے حملے کیے اور خوب لوٹ مار کی یہاں تک کہ اس دھن نگری کو کھنڈر بنا دیا۔

میمن بڑی مشکل سے اپنی جانیں بچا کر وہاں سے نکلے۔ اس دوران بھارتی فوج نے اس علاقے پر قبضہ کر لیا اور اسے اپنے ملک میں شامل کرنے کا اعلان کر دیا۔ یہ تھا اس بانٹوا کا اختتام، کبھی جس کی راتیں بھی سہانی ہوتی تھیں اور دن بھی فرحت انگیز۔ جہاں تک جو ناگڑھ اور مانا ودر اسٹیٹ کا تعلق تھا تو انڈین گورنمنٹ نے کتیانہ اور بانٹوا کے شہروں پر زبردستی قبضہ کر لیا تھا جہاں کی 90 فیصد آبادی مسلمان تھی۔ اس کے بعد 9

نومبر 1947ء کو انڈین افواج نے ریاست جونا گڑھ پر بھی قبضہ کر لیا۔ بانٹوا پر قبضے کے فوراً بعد اس شہر میں رات کا کرفیو نافذ کر دیا گیا۔ اس دوران مزید انڈین افواج وہاں آتی رہیں تاکہ قبضے کو مستحکم کیا جاسکے۔ مسلمانوں پر پابندی عائد کر دی گئی کہ وہ عید الاضحیٰ کے موقع پر گائے کی قربانی نہیں کر سکتے۔ اس کے علاوہ عید گاہ میں نماز عید ادا کرنے کی اجازت بھی نہیں دی گئی تھی۔

سقوط جونا گڑھ کا المیہ : 9 نومبر 1947ء کو جونا گڑھ پر بھارتی افواج نے غاصبانہ قبضہ کیا تھا مگر اس یلغار سے دو روز پہلے 7 نومبر 1947ء کو آٹھویں سکھر رجمنٹ کتیانہ پہنچ گئی تھی۔ 8 نومبر 1947ء کو اس فوج کی مدد (سپورٹ) کے لئے مزید فوج آگئی جس میں 50 جیپس اور 40 ٹرک بھی شامل تھے۔ یہ کتیانہ پر قبضے کی تیاریاں تھیں جو ریاست جونا گڑھ کا حصہ تھا۔ کتیانہ کے چند باہمت اور جری مسلمانوں نے فوجی یلغار کے خلاف مزاحمت کی کوشش کی مگر تربیت یافتہ اور منظم فوج کے سامنے ان کی کیا چل سکتی تھی۔ اس دوران کتیانہ کے کئی مسلمان شہید ہو گئے اور اس طرح انہوں نے اپنی سر زمین کی حفاظت کی خاطر اپنی جانیں قربان کر دیں۔

سقوط کتیانہ کا المیہ : 10 نومبر 1947ء کو کتیانہ کی مسلم آبادی پر ریاستی حکومت کی فوج کے عملے اور عہدے داروں نے دھاوا بول دیا۔ وہ گھروں میں زبردستی داخل ہو گئے اور خوب لوٹ مار کی۔ انہوں نے نقدی زیورات قیمتی ملبوسات وغیرہ لوٹ لیے۔ اس دوران معصوم شہریوں کو زرد کوب بھی کیا گیا بے شمار لوگ زخمی ہو گئے۔ دکانوں کو لوٹنے کے بعد ان میں آگ لگا دی گئی اور یہ سب کچھ انڈین آرمی کی موجودگی میں ہوتا رہا۔ اس دوران بانٹوا شہر میں خوف و دہشت اور بے چینی کی لہر دوڑ گئی۔ بانٹوا کے رہنے والے اس بات کو سمجھ چکے تھے کہ لٹیروں کا اگلا ہدف وہ ہوں گے۔ اس وقت کے انڈین وزیر داخلہ دلہ بھائی پنیل اور دوسروں نے آگ لگانے اور نفرتیں بھڑکانے والی تقریریں کیں۔ 13 نومبر 1947ء کو ان لوگوں نے جونا گڑھ میں ایک عوامی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے مسلمانوں کے خلاف بالعموم اور بانٹوا کی میمن برادری کے خلاف بالخصوص خوب زہراگلا۔ ظاہر ہے بانٹوا شہر کے لوگوں نے مسلم لیگ پریس فنڈ کے لئے اس وقت دل کھول کر عطیات دیئے جب قائد اعظم نے جنوری 1940ء میں اس شہر کا دورہ کیا تھا۔ انہیں اس کا غصہ تھا اس لیے انہوں نے مسلمانوں کو خوب ستایا۔

بانٹوا کا تحریک پاکستان میں اہم کردار : بانٹوا کی میمن برادری نے تحریک خلافت اور تحریک پاکستان میں بھرپور ساتھ بھی دیا تھا اور مالی تعاون بھی کیا تھا۔ 24 جنوری 1940ء کو جب قائد اعظم پریس فنڈ کے سلسلے میں بانٹوا تشریف لائے تو اہل بانٹوا نے ان کا ایسا شاندار خیر مقدم کیا کہ لوگ حیران ہو گئے۔ قائد اعظم کو 12 توپوں کی سلامی دی گئی تھی۔ سارا شہر دلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔ لوگوں میں ایسا جوش و خروش بانٹوانے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔ اہل بانٹوانے اپنے قائد کو اپنی بھرپور اور مکمل حمایت کا یقین دلایا اور قائد اعظم پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا۔ بانٹوا کے مخیر سینٹھوں نے خطیر رقوم کا عطیہ پیش کیا تھا۔ اس طرح بانٹوا سے تعلق رکھنے والے میمن اکابرین نے پہلے تحریک پاکستان اور بعد میں استحکام پاکستان اور اس کی تعمیر میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

ملک کی تجارت و صنعت اور تعمیر و ترقی میں کردار : میمن برادری اور بانٹوا میمن برادری کے لوگ ہمیشہ مذہب اور بزرگان دین سے والہانہ عقیدت رکھتے ہیں۔ یہ دنیا کے جس گوشے میں بھی گئے وہاں پہلے مساجد اور مدارس قائم کئے اور اس کے بعد تجارت کو فروغ دیا۔ تحریک پاکستان میں میمنوں نے جس سرگرمی سے کام کیا، اس کی مثال تاریخ میں زندہ رہے گی۔ بانٹوا کے میمن تاجروں نے جس فراخ دلی کے ساتھ مالی عطیات دیئے اس کا اعتراف قائد اعظم محمد علی جناح نے دورہ کاٹھیاواڑ میں اپنی تقاریر میں جگہ جگہ کیا تھا۔ قیام پاکستان

کے بعد بانٹوا کے میمنوں نے پاکستان ہجرت کی اور کراچی اور حیدرآباد میں سکونت اختیار کی اور ملکی اقتصادی ترقی اور تعمیر پاکستان میں اہم کردار ادا کیا۔ بلاشبہ اس بات کا سارا کریڈٹ میمن، گجراتی اور خصوصاً بانٹوا کے میمن تاجروں کو جاتا ہے۔ اپنی بانٹوا میمن برادری نے عوامی خدمت اور انسانی فلاح و بہبود کے میدانوں میں صدیوں سے اپنا نام روشن کر رکھا ہے۔ اسکول، کالج، اسپتال، زچہ خانے، انڈسٹریل ہوم، ڈسپنسریاں، دارالاطفال، کمیونٹی سینٹرز، بانٹوا میمن جماعت خانہ اور بانٹوا میمن کمپیوٹر سینٹر سبھی کچھ اس برادری نے قائم کئے ہیں۔ علاوہ قیموں، بیواؤں، پسماندہ، ناداروں کی کفالت، بے روزگاروں کی مدد، غریب اور ضرورت مند طالب علموں کو اسکالرشپ، بغیر چھت کے خاندانوں کی آباد کاری وغیرہ شامل ہے۔ بانٹوا میمن برادری نے اپنی برادری کی ترقی اور خوشحالی کے ساتھ ساتھ ملک کی ترقی اور اقتصادیات میں اہم کردار ادا کیا ہے۔



اپنی جان بچانے اور صحت مند رہنے کے لئے

کورونا سے بچنا ہوگا - فیس ماسک تحفظ کا ضامن

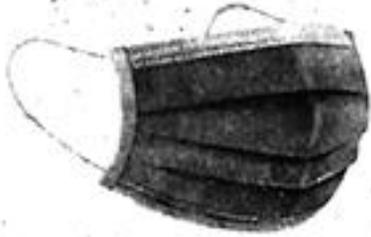


☆ ایک بار پھر کورونا پر قابو پانا ضروری ہے

☆ احتیاطی تدابیر پر سختی سے عمل کریں!

☆ تمام دفاتر، کارخانوں، دوکانوں، ریسٹورانٹس، ہوٹلز، مینوفیکچرنگ یونٹس اور دیگر کام والی جگہوں کے منتظمین

SOPs پر عمل کو یقینی بنائیں۔



☆ دفاتر اور دیگر کام والی جگہوں میں احتیاطی تدابیر کا مناسب انتظام رکھیں۔

☆ برادری کو کورونا اور اس کے پھیلاؤ سے متعلق تفصیل سے آگاہ کریں۔ ادارے میں کورونا کی علامات، احتیاط

اور علاج سے متعلق پوسٹرز یا بینرز نمایاں جگہ پر لگانے ہوں گے۔

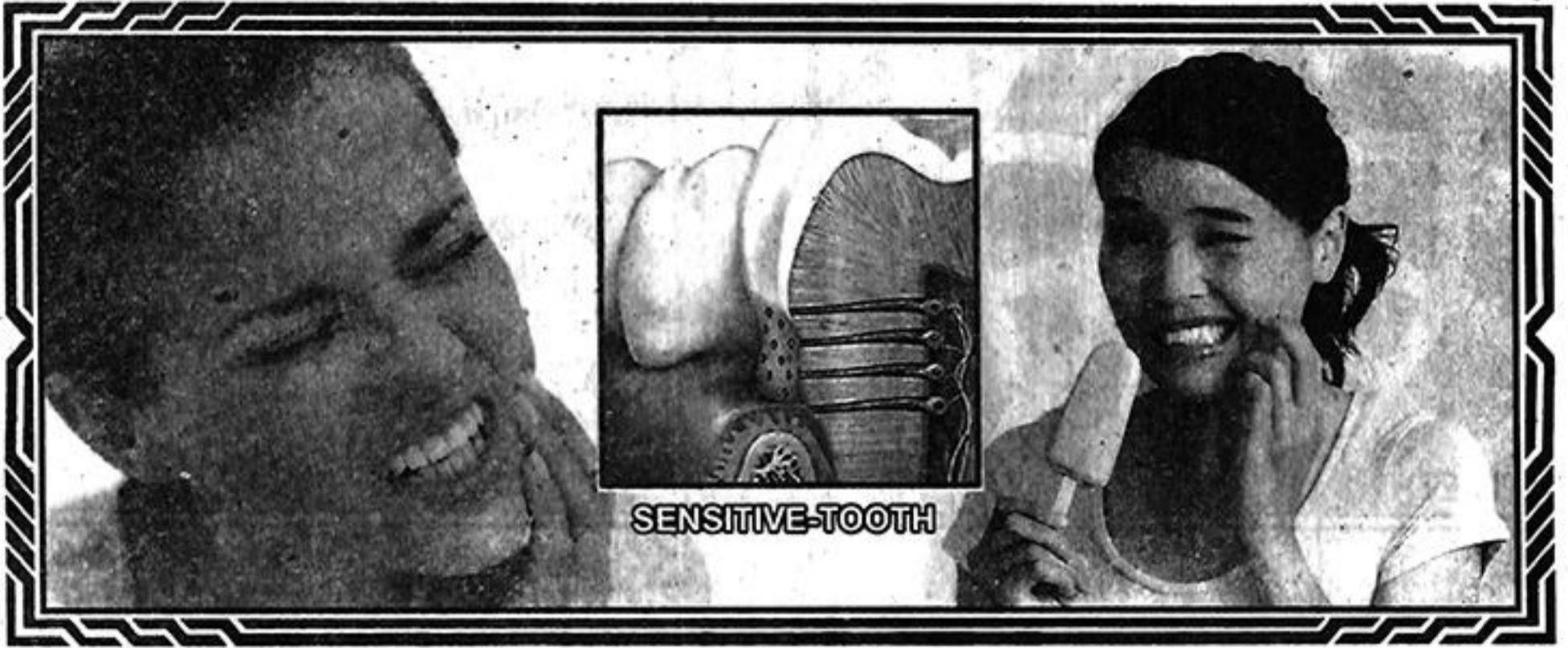
☆ پروفیشنل میٹنگز کے دوران ہاتھ ملانے، گلے ملنے سے اجتناب کریں۔ تعظیماً ہاتھ جوڑ کر یا پھر دائیں طرف

اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر مصافحہ یا الوداع کریں۔



SOPs پر یقینی عمل - کورونا سے بچاؤ کا واحد حل

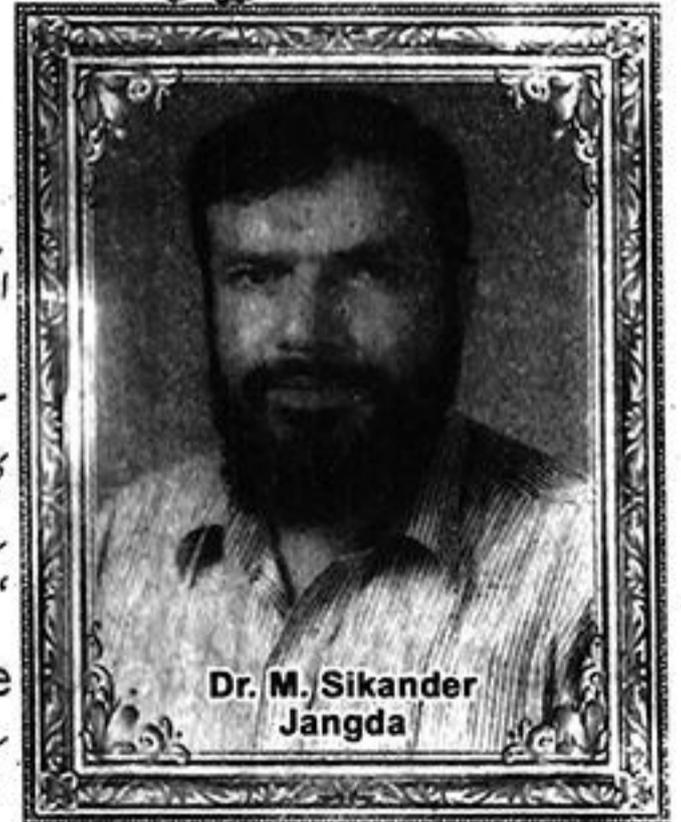




چمکتے دودھ کے دانتوں کی حفاظت کیجئے سہجرے کی دل آویزی پیدا کرتے ہیں

ڈاکٹر سکندر جانگڑا، ممتاز ماہر امراض ڈینٹل سرجن

سفید موتیوں جیسے دانت جب چمکتے دیکتے نظر آتے ہیں، تو چہرے کی دل آویزی اور اچھی صحت نمایاں ہو جاتی ہے۔ یہ ہماری شخصیت کے حُسن کو دو بالا کر کے اسے سحر انگیز بنا دیتے ہیں۔ صحت کے تقاضے پورے کرنے کے لیے دانتوں کی حفاظت بھی بہت ضروری ہے۔ جو کچھ ہم دن بھر میں کھاتے پیتے ہیں، اس کا راستہ منہ سے گزرتا ہے۔ دانتوں کی صحت اسی لیے بہت خاص ہے، کیوں کہ منہ میں ایسے بیکٹیریا موجود ہوتے ہیں، جو غذا سے ریزے لے کر دانتوں پر چپک کر Plaque بناتے ہیں۔ کھانے میں موجود کاربوہائیڈریٹ ایسڈ میں بدل جاتے ہیں، جو دانتوں کی حفاظتی تہہ کو نقصان پہنچاتے ہیں، جیسے سگریٹ، کافی، میٹھی چیزیں۔ جیسے جیسے عمر بڑھتی ہے یہ

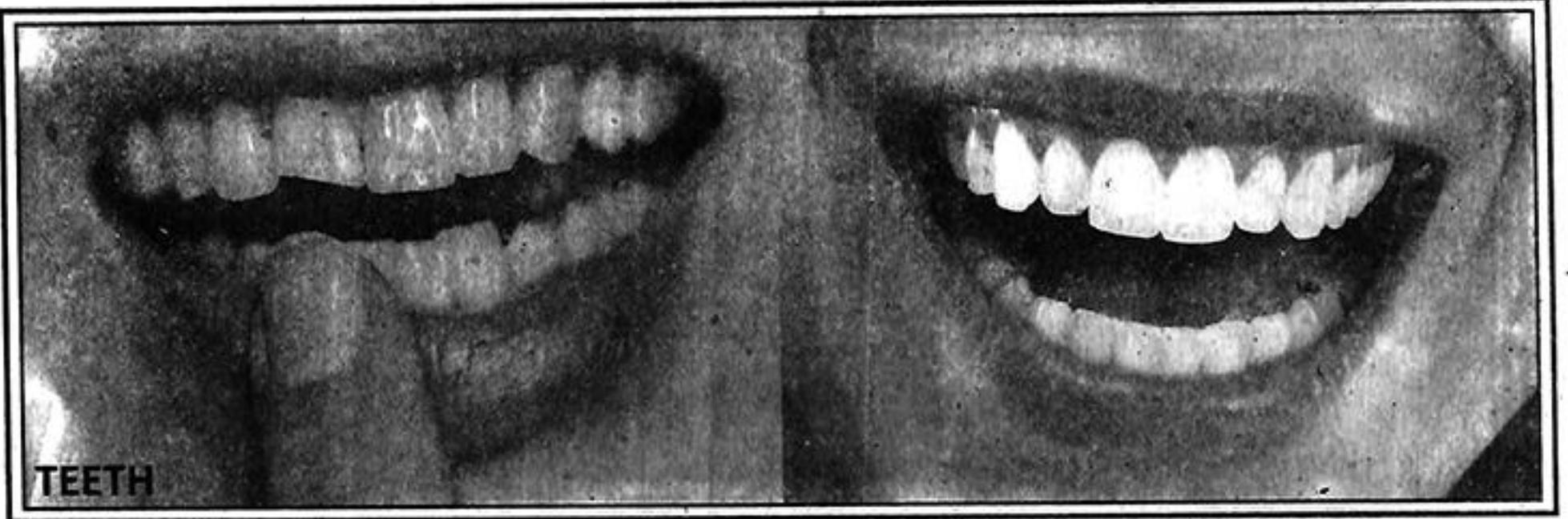


Dr. M. Sikander Jangda

حفاظتی تہہ (enamel) کم زور ہو جاتی ہے اور دانت پہلے پہلے ہوتے ہیں اور پھر تکلیف دینے لگتے ہیں۔

دانتوں کی صحت و صفائی کے لیے دن میں دو دفعہ برش ضرور کریں۔ برش کرنے کا دورانیہ 3 منٹ تک ہو، پھر اچھی طرح پانی سے کلی کریں، تاکہ کھانے کے ذرے صاف ہو جائیں۔ سال میں ایک بار ڈینٹسٹ سے چیک کروالیں۔ ان تمام باتوں کے ساتھ ایسی چیزوں سے بھی آگاہ رہیں، جو دانتوں کی صحت میں رکاوٹ بن کر انہیں نقصان پہنچاتی ہیں۔

میٹھے کھانے: میٹھے کھانے دانتوں پر چپک کر ایسڈ بناتے ہیں، جو دانتوں کی حفاظتی تہہ کو نقصان پہنچا کر دانتوں میں موجود کیلشیم ختم کرتے ہیں اور ان میں کیڑا لگنے کا سبب بن سکتے ہیں، یعنی دانت کم زور ہو جاتے ہیں اور ان میں سوراخ ہو جاتا ہے، جو تکلیف کا باعث بھی بن جاتا ہے۔ اس



لیے خصوصاً بیٹھا کھانے کے بعد باقاعدگی سے برش کریں اور ماؤتھ واش استعمال کریں۔
کاربونیٹڈ ڈرنک: انرجی ڈرنک یوں تو فوری طاقت اور توانائی فراہم کرتی ہے، لیکن اس میں موجود کیفین اور ایسڈ دانتوں کو کمزور کر کے گلا دیتے ہیں۔ اگر دانت کی ہڈی کو ڈرنک میں ڈبودیں اور دوسرے دانت کو سادے پانی میں، تو ڈرنک والی ہڈی جلد ہی بھر بھری اور بوسیدہ ہو کر ٹوٹ جائے گی، یہی عمل منہ کے اندر دانتوں میں وقوع پذیر ہوتا ہے۔ اگر ایک دفعہ دانت متاثر ہو جائیں، تو یہ دانتوں میں کیڑے کی پیداوار کو بڑھا دیتے ہیں اور دانت کھوکھلے ہو کر گر جاتے ہیں۔

کھانے کے داغ: کچھ کھانے دانتوں پر داغ چھوڑ جاتے ہیں، جیسے چائے اور کافی، اسی طرح الکوحل اور سگریٹ۔ پان سے پیدا ہونے والے داغ بد نما لگتے ہیں اور منہ سے ناگوار بو بھی آنے لگتی ہے۔ اس سے مسوڑوں میں تکلیف شروع ہو جاتی ہے، جیسے گرم ٹھنڈا لگنا، درد ہونا یا دانتوں کا قبل از وقت گر جانا۔ سگریٹ، پان اور تمباکو کی نرسر کا سبب بھی بن سکتا ہے، اس لیے احتیاط لازمی ہے۔
جنک فوڈز: فرائیڈ کھانے، برگر، چپس، بن کباب، سمو سے، رول، تیل کی چکنائی دانتوں کی سطح پر چھوڑ دیتے ہیں۔ اگر برش کر کے اسے بروقت صاف نہ کیا جائے تو یہ دانتوں میں کیڑا لگنے کا سبب بن سکتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ کھانے کے بعد تین دفعہ کلی کر کے منہ صاف کر لیا جائے۔

بلڈ شوگر کا بڑھ جانا: اگر آپ مستقل بلڈ شوگر لیول کے بڑھ جانے کا شکار ہیں اور منہ میں انفیکشن بھی ہو رہا ہے تو آپ صحت مند غذا کا انتخاب کریں۔ اپنے وزن کو کنٹرول کریں۔ دانتوں کی صفائی اور صحت کا خیال رکھیں۔

آسٹیو پوروسس: خواتین میں گزرتی عمر کے ساتھ ہڈیوں کی کمزوری کے ساتھ دانتوں کی صحت بھی متاثر ہو سکتی ہے۔ اس سلسلے میں اپنے سے رابطہ رکھنا بہتر ہے۔

ناگوار بو: روزانہ ڈرنک کا استعمال، کافی کی زیادتی، پان چھالیا، تمباکو، سگریٹ کا متواتر استعمال ایسی عادتیں ہیں جو سانس میں ناگوار بو پیدا کر دیتی ہیں۔ جب ہم دوسرے سے بات کرتے ہیں، تو اس ناگوار بو سے دوسرے پریشان ہو جاتے ہیں، اس سے نجات کے لیے دن میں دو دفعہ برش کریں۔ ماؤتھ واش سے کلی کریں۔ گرم پانی میں نمک ڈال کر کلی کرنے سے یہ مسئلہ کافی حد تک حل ہو سکتا ہے۔ احتیاط نہیں کریں گے تو مسوڑھوں پر سوجن اور ورم ہو سکتا ہے۔ احتیاط اور دانتوں کی حفاظت کے اصولوں کو اپنانا ہوگا۔

مسوڑھوں کی سوجن (ورم): مسوڑھوں کی سوجن (ورم لشفہ) انگریزی میں جنجی وائٹس (GINGIVITIS) کہلاتی ہے۔ ان دنوں یہ شکایت بہت عام ہے۔ اس مرض کی ایک اہم وجہ دانتوں کی صفائی سے غفلت خاص طور پر کھانے کے بعد ان میں پھنسنے ہوئے غذائی ذرات، گوشت کے ریشوں وغیرہ کا صاف نہ کرنا ہوتی ہے۔ اس کی وجہ سے مسوڑھوں اور دانتوں پر ایک لعابی (پلاک) بن جاتی ہے جس میں جراثیم پھلتے پھولتے ہیں۔ یہ جراثیم مسوڑھوں کے نازک ریشوں پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ زہریلی دواؤں مثلاً پارے وغیرہ کا استعمال، حیاتین ج (وٹامن سی) کی کمی، ذیابیطس، حمل اور کمزور کرنے والے امراض مثلاً دق و سل وغیرہ بھی اس شکایت کے اسباب ہوتے ہیں۔ ان دنوں مغربی دنیا اور دیگر تمام مغرب زدہ بے راہ رو معاشروں میں منہ کے ذریعہ سے جنسی تسکین کی وجہ سے بھی یہ شکایت عام ہو رہی ہے۔ اس کی ایک خاص علامت منہ سے سڑی ہوئی بند گوبھی جیسی بدبو کا اخراج ہے۔

ورم لشفہ کی شکایت میں درد ہوتا ہے۔ چہرہ بھی متورم نظر آتا ہے۔ روئی وغیرہ چبانے سے تکلیف ہوتی ہے۔ مسوڑھوں سے خون آتا ہے اور منہ سے بدبو کے بھکے اٹھتے ہیں۔ علاج نہ کروانے کی صورت میں دانتوں کی جڑیں کمزور ہو جاتی ہیں اور وہ گرنے لگتے ہیں۔ اگر کسی دانت کے کمزور ہونے کی وجہ سے یہ تکلیف ہو اور وہ دانت جڑ چھوڑ چکا ہو تو اسے نکلوا دینا چاہیے۔ بچوں میں دانت نکلنے کی وجہ سے یہ تکلیف ہو تو شہد میں تھوڑا سا نمک ملا کر مسوڑھوں پر ملنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ بول کی چھال، آم اور نیم کی چھال کو جوش دے کر نیم گرم پانی سے کلیاں کرنا مفید ہوتا ہے۔ یو کلپٹس یعنی سفیدے کے درخت اور چنبیلی کے علاوہ سرس کے پتوں کو جوش دے کر اس پانی سے کلیاں بھی مفید ہوتی ہیں۔ پنڈی، کراچی میں یہ پتے آسانی سے مل جاتے ہیں۔

ہمارا نصب العین بانٹوا میمن برادری سے غربت کا مکمل خاتمہ

معیاری اور اعلیٰ تعلیم (ہائر ایجوکیشن) کا فروغ، علاج معالجہ کی بہتر سہولیات، گھریلو تنازعات کا حل، آباد کاری، مجموعی خوش حالی ہر شعبہ ہائے زندگی میں تیز رفتار ترقی کے لئے مذکورہ مقاصد کے حصول اور برادری کی بہتر اور عمدہ خدمت کی خاطر بانٹوا میمن جماعت کراچی سے بھرپور تعاون و

سپورٹ کیجئے۔ ہمارا ساتھ دیجئے

نیک تمناؤں اور پر خلوص دعاؤں کے طالب

عہدیداران اور مجلس عاملہ کے اراکین

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی



آرزوئے محمد ﷺ

داغ دہلوی (مرحوم)

اللہ دے تو دے آرزوئے محمد ﷺ

کریں چشم و دل جستجوئے محمد ﷺ

کہاں باغ باغ جنت، کہاں باغ یثرب

کہاں بوئے گل اور بوئے محمد ﷺ

خوشی سے اچھل جائیں تنسیم و کوثر

جو مل جائے آبِ وضوئے محمد ﷺ

کہوں کیوں نہ ہر بار صل علی میں

تصور میں پھرتا ہے روئے محمد ﷺ

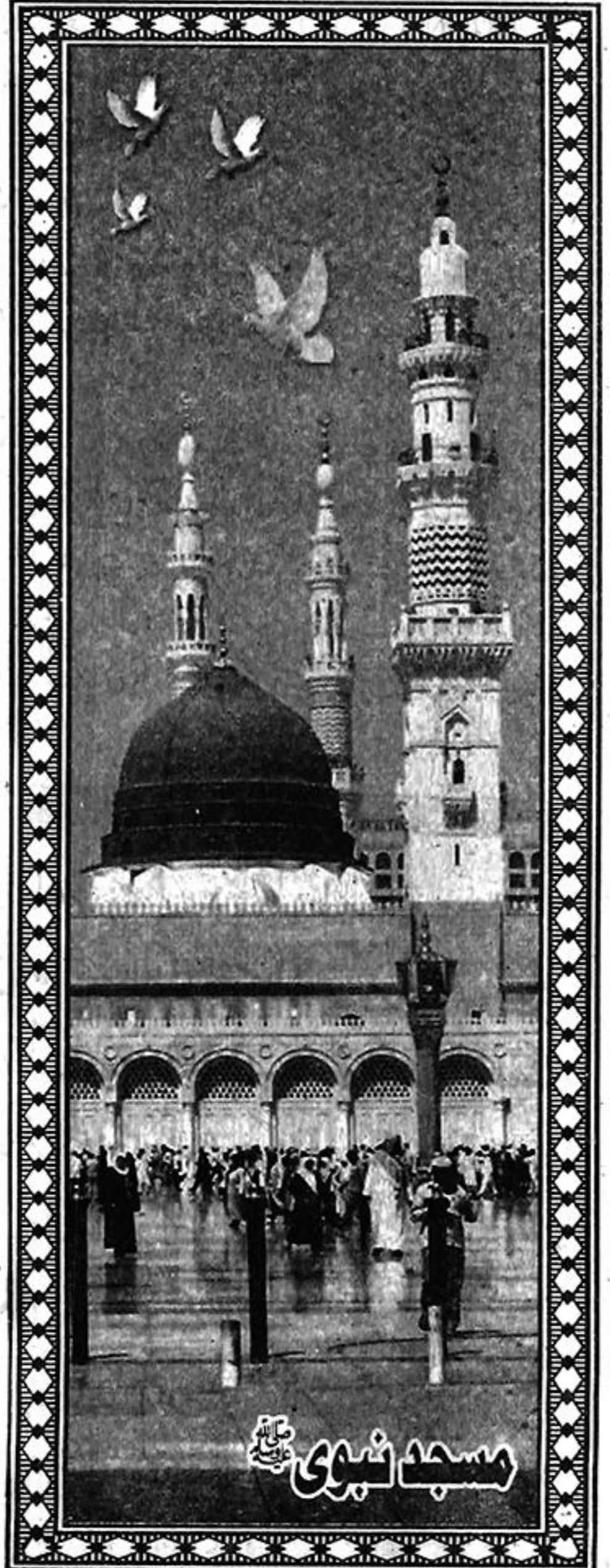
بہنیں دست مرگان مرے پاؤں یارب

کروں طے ان آنکھوں سے کوئے محمد ﷺ

الہی نہ ہو داغ کا بال بیکا

گ جاں بنے تار موائے محمد ﷺ

اپنی خوشی کے موقع پر اپنے
غریب اور متوسط طبقے کے
عزیز و اقارب کو مت بھولیے۔



مسجد نبوی ﷺ

دہلی میں سمندر میں بنا شاندار ہوٹل

برج العرب

تحریر: جناب محمد بشیر ایم فرید میمن

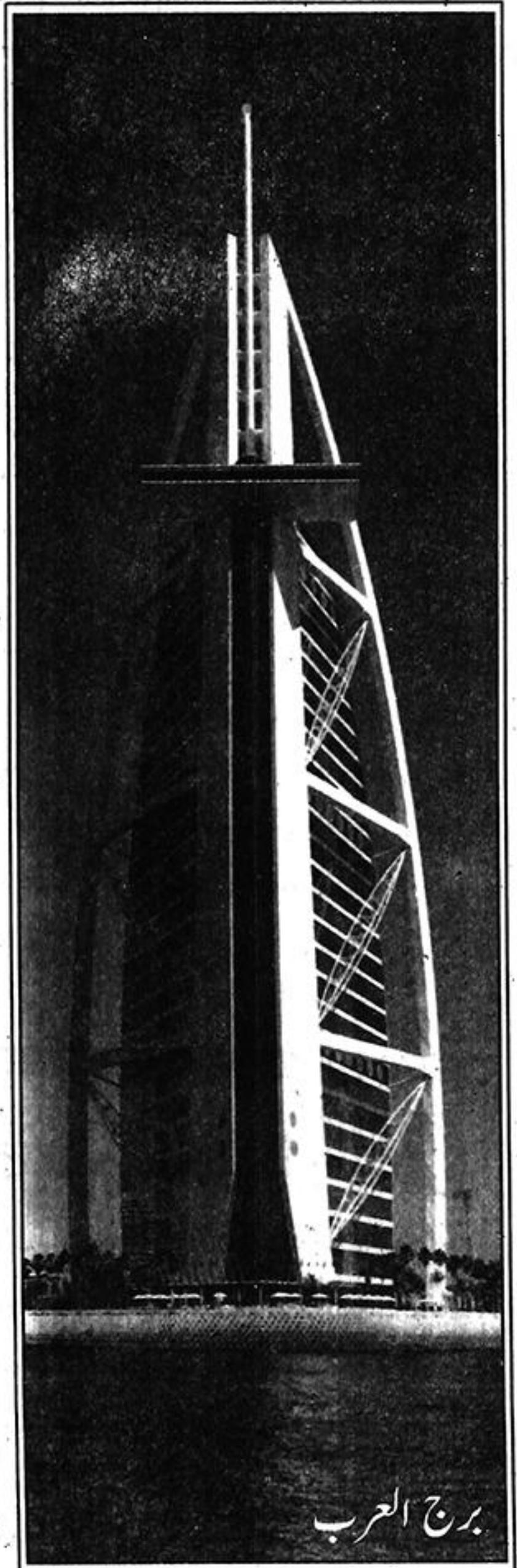
دہلی کو اس کی خوبصورت فلک بوس عمارتوں اور عالیشان ہوٹلوں کے سبب سیاحوں کی جنت تسلیم کیا جاتا ہے۔ ہر سال سیاحوں کی ایک بڑی تعداد اس شہر کا رخ کرتی ہے (2017ء کے دوران مجموعی طور پر 16 بلین سیاحوں نے دہلی کی سیر کی) اگر آپ دہلی جا چکے ہیں تو یقیناً اس شہر کو سیاحوں کے لیے ایک بہترین انتخاب قرار دیں گے۔ اس انتخاب کی ایک وجہ اس شہر کی دلکشی، خوبصورتی، عیش و عشرت، دنیا کی بلند ترین عمارت اور آسائش کا مجسم نمونہ دنیا کا واحد سیون اشار ہوٹل، برج العرب، بھی ہے۔ برج العرب کو دہلی ہی نہیں بلکہ دنیا کے پر تعیش ترین ہوٹلوں میں سے ایک تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس ہوٹل کا تعمیراتی خاکہ بحری جہاز کی شکل کا ہے جس کے سبب یہ ہوٹل اس شہر میں سماجی رتبے کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ اس ہوٹل سے متعلق کچھ دلچسپ حقائق قارئین کی معلومات میں اضافہ کے لیے پیش ہیں۔

محل وقوع اور لمبائی: برج العرب کو دنیا کے دسویں بلند ترین ہوٹل ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ جو دہلی کے ساحل جمیرہ سے 280 میٹر دور ایک مصنوعی جزیرے پر پل کے ذریعے دہلی سے جڑا ہے۔ اس ہوٹل کی اونچائی



Mr. M. Bashir M. Fareed Memon

321 میٹر (1053 فٹ) ہے اور اس بلندی سے دہلی شہر کا خوبصورت نظارہ باسانی کیا جاسکتا ہے۔ یہ پر تعیش ہوٹل فرانس کے دارالحکومت پیرس میں واقع ایفل ٹاور سے بھی 14 میٹر بلند ہے مگر ایمپائر اسٹیٹ بلڈنگ سے 60 میٹر چھوٹا ہے۔



برج العرب

انٹیریئر ڈیزائننگ : اس پر تعیش ہوٹل کی انٹیریئر ڈیزائننگ اس کی خوبصورتی میں مزید اضافہ کرتی ہے۔ انٹیریئر ڈیزائننگ کے لیے استعمال کیا جانے والا خوبصورت ماربل برازیل اور اٹلی جبکہ خوبصورتی میں اضافہ کرتے فانوس امریکا سے منگوائے گئے ہیں۔ اس کے لکڑی کے دروازے دیہی میں ہی تیار کیے گئے ہیں۔ برج العرب کی ڈیزائننگ کا فریضہ سی اے انٹرنیشنل کے ڈیزائنر پرنسپل کھوان چیونے انجام دیا۔ کھوان چیون کے دیگر منصوبہ جات میں سلطان برونائی دارالسلام کا برونائی محل، دیہی کا بین الاقوامی ہوائی اڈا، جمیرہ بیچ ریزورٹ ڈوپلمنٹ، مدینہ ریزورٹ اور دیگر شامل ہیں۔ انٹیریئر کے حوالے سے بات کی جائے تو اس پر تعیش ہوٹل میں کمروں کی تعداد 202 ہے، جو 28 ڈبل اسٹوری فلورز، 142 سنگل بیڈروم ڈیکس، 28 ڈبل بیڈروم ڈیکس، 28 پیورائل سوئٹس، 4 کلب سوئٹس، 6 ڈپلومیٹک سوئٹس، 2 پریزیڈنٹیل سوئٹس اور 2 رائل سوئٹس پر مشتمل ہے۔ ان کی اندرونی سجاوٹ کے لیے 1790 سکوائر میٹر کے قریب حصے کو 24 قیراسط سونے کے پانی سے آراستہ کیا گیا ہے۔ اس پر تعیش انٹیریئر ڈیزائن کے سبب اس ہوٹل میں ایک دن قیام کی صورت میں سیاحوں کو ہزاروں ڈالر خرچ کرنا پڑتے ہیں۔ رائل سوٹ سب سے زیادہ مہنگا ہے، جہاں ایک رات قیام کی قیمت 25 ہزار ڈالر سے بھی زائد ہے۔ برج العرب کی تعمیر سے متعلق اہم بات یہ کہ اس ہوٹل کی تعمیر اور تزئین و آرائش پر خرچ ہونے والی رقم کبھی ظاہر نہیں کی گئی۔

تعمیراتی ڈیزائن : 1993ء میں اس پر تعیش ہوٹل کا ڈیزائن ایٹکنز کے آرکیٹیکٹ ٹام رائٹ نے کچھ اس طرح بنایا کہ دور سے دیکھنے میں یہ ساحل کے کنارے کھڑی ایک عظیم بادبانی کشتی کی مانند لگے۔ اس ہوٹل کی ڈیزائننگ کی ابتداء اس شرط پر کی گئی کہ جو بھی معمار اس کا ڈیزائن بنائے، وہ اسے دیہی کی علامت سمجھتے ہوئے ڈیزائن کرے۔ ڈیزائن کے انتخاب کے بعد ہوٹل کی تعمیر کا آغاز 1994ء میں کیا گیا۔ اس کی تعمیر میں 3500 مزدوروں، سینکڑوں کمپنیوں اور ٹھیکیداروں میں جبکہ برطانیہ، امریکا اور دیہی کے 250 ڈیزائنرز نے حصہ لیا۔ ایک اندازے کے مطابق اس ناور کی تعمیر میں تقریباً 70 ہزار کیوبک میٹر کنکریٹ اور 9000 ٹن سے زائد اسٹیل کا استعمال کیا گیا۔ 5 سال میں اس عمارت کی تعمیر مکمل کی گئی اور یکم دسمبر 1999ء کو پہلی بار اس کے دروازے مہمانوں کے لیے کھول دیے گئے۔

ماہنامہ میمن سماج کے قارئین سے مودبانہ ضروری گزارش

ماہنامہ میمن سماج میں اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب ﷺ کا نام آتا ہے اس کا احترام ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اگر قرآنی آیات کا حوالہ بھی آتا ہے۔

قارئین سے مودبانہ گزارش ہے کہ بے حرمتی سے بچانے کے لئے میمن سماج کو فرش پر نہ رکھیں بلکہ ٹیبل یا الماری کے اوپر پڑھ کر یا پڑھنے سے پہلے بھی ایسی جگہ رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب ﷺ نیز قرآنی آیات کی بے حرمتی نہ ہو۔ (ادارہ)

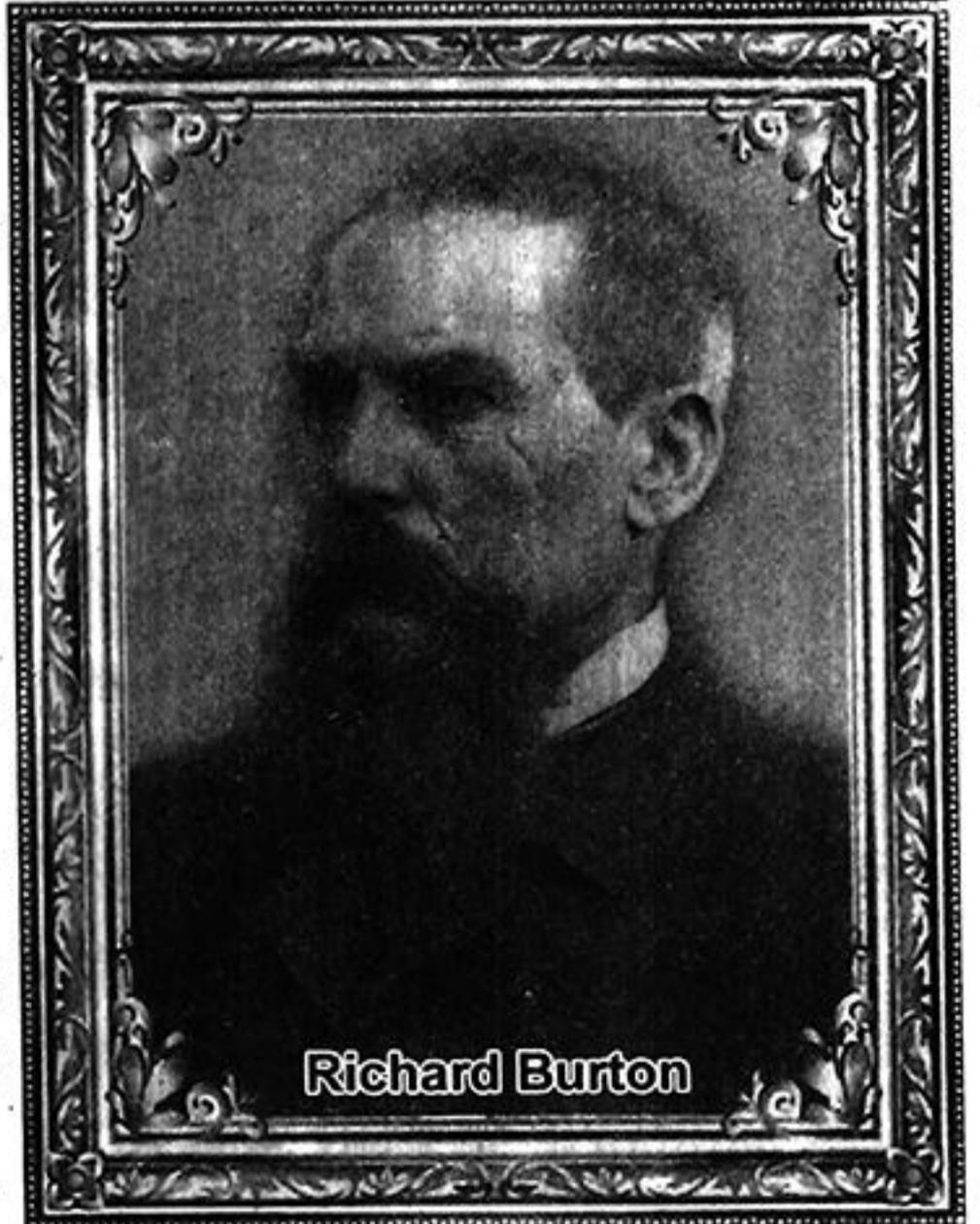


رچرڈ برٹن کا قیام سندھ میں صرف پانچ سال رہا
اس نے میمنوں کو تجارت اور کاروباری پیشہ ور برادری کا لقب دیا اور سخاوت کا اعلیٰ نمونہ قرار دیا
علاوہ اس نے ایک زمانے میں کراچی کے علاقوں کھارادر اور میٹھادر میں کپڑے کا کاروبار بھی کیا تھا

رچرڈ برٹن اور میمنوں

گجراتی تحریر: حبیب لاکھانی مرحوم، میمن ریسرچ اسکالر تاریخ و ثقافت اور ممتاز گجراتی قلم کار
اردو ترجمہ: کھتری عصمت علی پٹیل

رچرڈ ایف برٹن انیسویں صدی کا علم و ادب سے تعلق رکھنے والا ایک غیر معمولی انسان تھا۔ اپنے پیشے کے اعتبار سے وہ بمبئی میں ایسٹ انڈیا کی فوج کا ایک معمولی سالیٹنٹ تھا اور بعد میں وہ افریقہ میں برطانوی نوآبادیوں میں سینئر ڈپلومیٹک پوسٹ پر فائز ہوا یعنی سینئر سفارت کار کا عہدہ اس کے حصے میں آیا تھا۔ مگر وہ خاص طور سے متعدد کتب کے رائٹر کی حیثیت سے جانا جاتا ہے جن میں عربی سے اعلیٰ قسم کے تراجم بھی شامل ہیں اور بالخصوص عربین نائٹس (الف لیلیٰ) پر اس کی تنقیدی کتب شامل ہیں جو 15 جلدوں پر مشتمل ہیں۔ اس نے بھیس بدل کر ایک مسلمان کا روپ اختیار کر کے حج بھی کیا تھا۔



Richard Burton

جب سر چارلس نیپئر نے سندھ کے میروں سے اس خطے کو فتح کیا تو اس وقت لیٹنٹ برٹن بڑودہ میں تھا۔ اس وقت تک وہ گجراتی زبان میں ماہر ہو چکا تھا اور گجراتی اور ہندوستانی زبان کا اچھا مترجم بھی تھا۔ اور اسی لیے نیپئر نے 1844ء میں رچرڈ برٹن کو سندھ بلا لیا۔ اس نے آتے ہی سندھی، کچھی، بلوچی اور اس صوبے میں بولی جانے والی

دوسری زبانوں میں مہارت حاصل کر لی۔ اس زمانے میں اس صوبے کا خاص شہر حیدرآباد تھا جبکہ کراچی ایک چھوٹا سا ساحلی شہر تھا جس کی آبادی تقریباً 25000 نفوس میں مشتمل تھی۔

رچرڈ برٹن کا قیام سندھ میں صرف پانچ سال تک رہا جس کے دوران اس نے سندھ کے ہر پہلو کو بغور دیکھا اور اس کا بخوبی مشاہدہ بھی کیا۔ اس نے اس خطے کی تاریخ کا مطالعہ کیا۔ اس کے لوگوں کا جائزہ لیا، اس صوبے میں رائج قائم مذاہب کا مطالعہ کیا۔ اس کی برادریوں کا تفصیل سے مشاہدہ کیا، اس کے رسم و رواج دیکھے، اس کی معیشت، اس کے سماجی ڈھانچے اور اس کی پیری مریدی کو خوب سمجھا۔ اس کے مطالعے کا یہ ماہر تھا

کہ ایک طرف تو اس نے ہندوؤں اور مسلمانوں کے مردوں کی آخری رسوم یعنی ہندوؤں کو نذر آتش کرنا اور مسلمانوں کو دفن کرنے کا مطالعہ کیا تھا تو دوسری طرف اس نے بھنگ، گانجہ اور چرس کی تیاری کے طریقوں کا بھی جائزہ بھی لیا گیا تھا۔ وہ معاشرے کے مختلف طبقات میں بالکل گھل مل گیا تھا اور ہر ایک کے ساتھ بھیس بدل کر شامل ہو جاتا تھا۔ اس نے سندھ میں کیے جانے والے مختلف نشوں میں فرق بھی تلاش کیا تھا۔ رچرڈ برٹن نے ایک زمانے میں کراچی کے علاقوں کھارادر اور میٹھادر تک میں کپڑے کا کاروبار کیا تھا اور ان گلیوں میں کپڑا فروخت کرنے کا تجربہ بھی حاصل کیا تھا۔ اس نے پچھلی صدی کے کراچی شہر کے بارے میں جو کچھ لکھا، وہ بہت دلچسپ ہے۔ مگر یہاں ہمارا موضوع بحث یہ کتاب نہیں ہے۔ رچرڈ برٹن نے اپنے مشاہدات کے بعد میں دو تفصیلی رپورٹیں تیار کی تھیں جو حکومت کو پیش کی گئی تھیں جو بعد میں 1851ء میں جمع کر کے ایک کتاب کی شکل میں شائع کر دی گئی تھیں اور اس



Late Habib Lakhani

کتاب کو یہ عنوان دیا گیا تھا: "SIND AND THE RACES" "سندھ اور یہاں آباد نسلیں اور اقوام۔ یہ سب وہ اقوام اور نسلیں تھیں جو اس وادی (وادی سندھ) میں رہائش پذیر تھیں۔ مگر جب یہ کتاب نایاب ہو گئی اور پڑھنے والوں کے لیے موجود ہی نہیں تھی تو اس موقع پر حکومت سندھ نے اس کے ان کرداروں کو نکال کر جن پر پہلے ہی بہت تنقید ہو چکی تھی اس بیش قیمت کتاب کو 1973ء میں از سر نو شائع کیا اور یہ کتاب اسکالرز، طلباء اور دوسرے پروفیشنلز کے لیے فراہم کر دی۔ اس کتاب میں "سندھ میں رہنے والے میمنوں کے بارے میں دلچسپ معلومات موجود ہیں۔" اس کتاب میں میمن اسکالرز اور میمنی اسکرپٹ کے بارے میں بھی معلومات موجود ہے جو پیش کی جا رہی ہے۔

رچرڈ برٹن کے مطابق تحقیقی تصنیف "امراہنود" میں تحریر ہے اور سابقہ حوالوں سے یہ معلوم ہو چکا ہے۔ لوہانہ اور کھتری قبیلوں نے ایک عرصے کے دوران اسلام قبول کیا تھا۔ 1424ء میں اس وقت سندھ کا پایہ تخت ٹھٹھہ تھا۔ ہندو لوہانہ قوم کی 84 ذیلی شاخیں تھیں اور کھتری قوم 96 ذیلی شاخیں تھیں۔ ٹھٹھہ کا حاکم مرکب خان تھا۔ اس زمانہ میں عرب سے حضرت سید یوسف الدین قادری "سندھ تشریف لائے۔ بے شمار قبیلوں نے دین اسلام کی تبلیغ کے باعث حضرت سید یوسف الدین قادری کے دست مبارک پر اسلام قبول کیا تھا۔

سندھ اور ہند کی قدیم کتب میں اندراج اور حوالوں میں مومن برادری کے لوگ تجارت میں اپنی لیاقت، مہارت اور ایمانداری کے باعث مومن سے میمن کہلائے۔ رچرڈ برٹن نے اپنے تحقیقی مقالے میں تحریر کیا ہے کہ کھتری قوم شجاعت، بہادری اور سپاہ گری کے علاوہ رنگ ریزی، گھریلو دستکاری اور تجارت کی ماہر کے طور پر پہچانی جاتی تھی۔ ٹیپو سلطان کھتری کی فوج میں کھتریوں کی مثالی اکثریت شامل تھی۔ میمن بطور تاجر برادری اور کھتری بطور سپاہ گری میں دونوں قوموں کا کوئی ثانی نہیں تھا۔

سندھ کے سندھی میمن دوستوں نے ایک پرانی کہادت بتائی ہے وہ یہ ہے "میمن ہالیو کے۔ شیرساہی میں مکے۔" اس کا مفہوم یہ بتایا "اگر میمن مکے جاتا ہے تب بھی ترازو اور باٹ اس کے ساتھ ہوتے ہیں۔" رچرڈ برٹن نے یہ بھی تحریر کیا ہے۔ میمن تاریخ کی تحقیق اور اس کو ضبط تحریر

میں لانے کی باتیں برسوں سے ہو رہی ہیں۔ کھتری قوم جرات کی پیکر مانی جاتی ہے لیکن ایک قوم کی حیثیت سے ماضی سے کٹ کر نہیں جی سکتی۔ میمنوں کو چاہیے اپنی تاریخ و ثقافت پر تحقیق کا کام اپنے اپنے اداروں کے ماتحتی میں دلچسپی سے اپنے ہاتھ میں لیں گے تو آنے والے کل میں میمن قوم ایک پرامید راہ متعین کرنے میں کامیاب ہو سکے گی۔ میمن قوم کی نئی نسل ماضی کو اور اپنے آپ کو پہچان سکے گی۔

میمن برادری : اس کتاب میں رچرڈ برٹن نے میمن برادری کو درج ذیل الفاظ میں بیان کیا ہے: ”لفظ میمن ایک عربی لفظ ”مومن“ (سچے پیروکار) کا بگڑا ہوا لفظ سے مومن کا مطلب ہے جو ہندوؤں کے مسلمان ہونے پر ان لوگوں کو یہ نام دیا گیا تھا۔ یہ لفظ اپنے وسیع معنی کے لحاظ سے دو طرح کے لوگوں کو ملاتا تھا۔ اور دو طرح کے افراد کو یہ کہہ کر پکارا گیا تھا۔ پہلے نمبر پر یہ خوجہ یا خوجہ قبیلے کو دیا گیا تھا اور دوسرے یہ میمن سیات ”سبز“ جو سندھ کی ایک نسل ساہو سے تعلق رکھتے ہیں یا اچھڑ (سفید) جو حضرت ابوحنیفہ کے پیروکار ہیں۔

بہت سے میمن سندھ میں خاص طور سے حیدرآباد، سیہون اور کراچی میں بھی آباد ہیں۔ یہ لوگ ریاست کچھ اور کاٹھیاواڑ میں بھی پائے جاتے ہیں جو ان کا اصل اور آبائی وطن ہے۔ ان کی بہت بڑی تعداد آج بھی ریاست کچھ میں پائی جاتی ہے۔ ہمارے اس خطے میں یہ لوگ یعنی میمن بنیادی طور پر یا تو زراعت کے پیشے سے وابستہ ہیں یا پھر وہ اونٹ پالتے ہیں۔ ان کا عام لباس ایک عام سندھی کا لباس ہے بس ایک فرق یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے سر کو منڈواتے ہیں خاص طور سے اس نسل کے بوڑھے سر منڈواتے ہیں اور پگڑی باندھتے ہیں اور کبھی کبھار خاص حالات میں وہ سندھی ٹوپی بھی اوڑھتے ہیں۔ ان حضرات میں بڑے بڑے اور صاحب علم حضرات موجود ہیں اور ان سبھی نے اس خطے میں مذہب سائنسز میں بڑے کارنامے انجام دیئے ہیں۔ اس قبیلے میں کچھ قابل توجہ کام بھی ہوتے ہیں، جن میں سے کچھ کا یا تو اب ختم ہو چکے ہیں مثال کے طور پر بہمنی میں ان لوگوں نے اپنی خواتین اور بیٹیوں کو ان کے حقوق سے محروم کر دیا تھا۔ مثال کے طور پر یہ خواتین اپنے وراثتی حقوق سے محروم ہیں۔ میمنوں میں بیواؤں اور بیٹیوں کو ساتھ قرآنی قانون کے مطابق سلوک کیا جاتا ہے۔ راشد شاہی نے 4 شادیاں کی تھیں اور اس کے لیے انہوں نے صوفی آرڈر پیش کر دیا جس سے ان کا تعلق تھا۔ اس طرح کے دیگر معاملات بی پیش آتے مگر میمنوں نے اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا تھا۔

کچھ حوالے : مجموعی طور پر میمنوں کو ایک باعزت قوم سمجھا جانا چاہیے۔ مگر یہ بھی سچ ہے کہ انھیں ایک خراب نام دیا گیا ہے۔ میں یہودیوں کو پسند کرتا ہوں مگر انہوں نے اجنبیوں کے ساتھ اپنے سلوک کے حوالے سے اور ”سنی میمن“ ایک عظیم میمن کے حوالے سے شہرت حاصل کی۔ (فٹ نوٹ نمبر 24) اس میں ان کے لباس کے رنگوں کا ذکر ہے۔

(فٹ نوٹ نمبر 25) سندھ میں میمنوں کا اپنا رسم الخط ہے جبکہ ریاست کچھ میں میمن گجراتی خط استعمال کرتے ہیں (صفحہ 412)۔ یہاں مجھے یہ تسلیم کر لینا چاہیے کہ میں ”گرین“ (سبز) اور ”وائٹ“ (سفید) میمنوں کے معنی نہیں سمجھ سکا مگر اپنے مشاہدے میں رچرڈ برٹن مکمل طور پر کنفیوز نظر آتا ہے اور وہ سندھی میمنوں اور کچھی میمنوں کے درمیان فرق نہیں کر سکا اور چونکہ ان دونوں گروپس کی خصوصیات الگ الگ بیان کی گئی ہیں مگر اس میں پوری برادری کو مجموعی طور پر ان خصوصیات کے ساتھ بیان کر دیا گیا ہے۔ اب ایک اہم نکتہ یہ ہے کہ ہم ریاست کچھ کو تمام میمنوں کا اصل وطن کس طرح کہہ سکتے ہیں۔ مختصر ابرٹن صاحب نے کچھی میمنوں، سندھی میمنوں اور کاٹھیاواڑی میمنوں کے درمیان واضح فرق کو نہیں سمجھا جبکہ ان کے درمیان کئی واضح فرق موجود ہیں: ان کے سماجی رسوم و رواج، ان کے لباس، تہذیب و ثقافت، ماضی کی تاریخ اور دیگر چیزوں میں واضح فرق موجود ہیں۔ برٹن نے ریاست کچھ کو میمنوں کا اصل اور آبائی وطن کہنے کی دلیل دی ہے۔ یہ بھی ایک تاریخی سچ ہے کہ اٹھارویں صدی

کے آخری حصے میں ریاست کچھ میں ایک بڑا قحط آیا تھا اور اس خطے میں بڑی تباہی ہوئی تھی۔ راؤ رائے دھن جی بھی ایک معرکے میں پھنس گئے اور سول وار چھڑ گئی۔ پھر رچرڈ برٹن نے ایک اور جگہ بیان کیا کہ غلام شاہ کلہوڑو آف سندھ نے جنگ کے بعد ریاست کچھ ملحقہ دریائے سندھ کے مشرقی کنارے پر ایک دفاعی پشتہ تعمیر کرایا تھا اور اس طرح دشمن ملک کا بیٹھا پانی مکمل طور پر بند کر دیا۔ جس کے نتیجے میں کسی زمانے کی وہ سرزمین جو ہر طرح کی دولت سے مالا مال تھی اور چاول پیدا کرتی تھی اور وہ جگہ نمکین اور کھارے پانی کی دلدل بن گئی۔ اس کے بعد متعدد کچھی میمن خاندان گجرات اور کاٹھیاواڑ کے مختلف حصوں میں آ کر آباد ہو گئے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ حضرات دکن، بمبئی اور مالا بار بھی پہنچے تھے۔ کچھ خاندان سندھ ہجرت کر گئے۔ غالباً برٹن کی ملاقات انہی خاندان سے ہوئی ہوگی۔ اتفاق سے میمن فیملی کی ایک نسل کاٹھیاواڑ سے کراچی، حیدرآباد، میرپور خاص، ٹھٹھہ اور سکھر یعنی سندھ چلی آئی جن کے ساتھ برطانوی بھی تھے۔ میں نے یہ حقائق خود تلاش کیے ہیں کیونکہ میں نے کراچی کے علاقوں آرام باغ اور گاڑی کھاتہ میں آباد میمن گھرانوں کی نسلوں کو دیکھا اور ان سے ملاقاتیں کیں۔

میمن رائٹرز میمن لکھاری: سندھی ادب کے حوالے سے رچرڈ برٹن نے اپنے مباحثے میں لکھا ہے کہ اس صوبے کے تین صف اول کے رائٹرز میں سے دو میمن ہیں۔ حالانکہ برٹن نے ان کی شناخت ظاہر نہیں کی ہے مگر ان میں سے ایک مخدوم ہاشم کو پہلے ہی ایک معروف میمن مذہبی اسکالر کہا گیا ہے۔ انہیں یہ خطاب سراج میمن نے اپنی کتابوں کے سلسلے MEMON COMMUNITY: ITS PAST AND PRESENT میں بیان کیا ہے۔ دوسرا حوالہ مخدوم عبداللہ نے معروف کچھی میمن رائٹر کے حوالے سے دیا ہے۔ ہاشم زکریا نے گجراتی رسالے میں تذکرہ کیا ہے۔ ماضی کے تیسرے نمایاں سندھی رائٹر جو رچرڈ برٹن نے بیان کیے ہیں وہ شاہ عبداللطیف اور دوسرے رائٹر کے بارے میں لکھتا ہے: ”اپنے قارئین کے لیے سندھی رسم الخط رکھنے سے پہلے میں دو معروف سندھی رائٹرز جناب مخدوم ہاشم اور جناب سید عبداللطیف کے بارے میں کچھ بتانا چاہوں گا۔ ان میں سے بعد الذکر رائٹر پنہور قبیلے سے رکھتے تھے اور وہ ٹھٹھہ میں پیدا ہوئے اور اسی میں ان کی وفات بھی ہوئی۔ انہوں نے کلہوڑو شہزادوں کے دور میں خوب ترقی کی تھی اور ان کے بعد آنے والے بھی اسی دور میں پھلے پھولے اور یہ خاندان آج بھی اس خطے کا ایک دولت مند خاندان ہے اور اب یہ لوگ علمیہ جو گوٹھ میں رہتے ہیں۔ اس نے انڈیا اور عرب کے سفر کیے اور عربی و فارسی میں عمدگی سے تعلیم حاصل کی اور بہت سے عیسائی مشنز کے ساتھ بھی اپنی مہارت اور قابلیت خوب بڑھائی اس نے ان کے متعدد مذہبی عقائد کے خلاف بھی لکھا تھا۔ اپنی آبائی زمین واپس آنے کے بعد وہ ٹھٹھہ کے قاضی کے عہدے پر فائز ہوئے۔ وہ اپنی علمیت اور تجربے کی وجہ سے حکمرانوں کی جانب سے بڑی عزت و تکریم سے نوازے جاتے تھے اور آج ان کو اس سرزمین کا ولی یا صوفی بزرگ سمجھا جاتا ہے اور ان کا مزار جو مٹکی کی پہاڑیوں میں واقع ہے، آس پاس کے لوگوں کے لیے ایک بڑی خانقاہ یا آستانے کی حیثیت رکھتا ہے، عربی میں انہوں نے چند اہم بنیادی کام کیے تھے جو درج ذیل ہیں:

(1) اشاہ (2) فقیہت البستان (3) بیاض ہاشمی

ان کی شہرت کی بڑی وجہ بنیادی طور درج ذیل کمپوزیشنز ہیں جو انہوں نے عربی میں لکھی تھیں اور یہ سب انہوں نے علم و ادب کے فروغ کے لیے لکھی تھیں اور ان کا ترجمہ سندھی میں بھی کیا تھا اور بڑی مہارت سے اسے علم و ادب کا لبادہ پہنایا تھا۔

(1) عقائد (2) فرائض (3) شکار (4) اغشئی
(5) زکری خلفائے راشدین (6) ذکر قیامت (7) بدر المنیر (8) مولود

انہوں نے قرآن کے متعدد ورژنز کو غیر معروف سندھی میں بھی لکھا تھا اور ان کا ترجمہ ”آخری جزو“ (آخری حصہ) بچوں کو اس وقت دیا جاتا ہے جب وہ اس کی تعلیم حاصل کرنے اسکول جاتے ہیں۔ یہ بہت سادہ اور عام فہم زبان میں ہے جو اصل میں اصل ساؤنڈ کی لرننگ نہیں دیتی اور کسی بھی طرح یہ معروف تفاسیر سے کم نہیں اور بڑے کلد سکی انداز سے لکھی گئی ہے۔ ان کے دوسرے کام حنفی مسلم پڑھتے ہیں جس سے اس کا تعلق تھا۔ ”پاشم کے بعد سندھی زبان کے دوسرے بڑے رائٹ مخدوم عبداللہ ناریا دارو ہیں جو ناریا میں پیدا ہوئے تھے اور یہ ریاست کچھ کا دارالخلافہ بھج کے قریب واقع تھا۔ جو کچھ کا علاقہ تھا مگر ان کا تعلق سندھ کے قبیلے سے تھا جس کا نام مندھرو تھا۔ لگ بھگ 30 سال پہلے ان کی وفات ستھری کے علاقے میں ہوئی تھی۔ ان ہندوراؤ یا شہزادہ ان کا مرید تھا جو انہیں وظیفہ (سالانہ) دیتا تھا۔ ذیل میں ان کے مشہور کاموں اور کارناموں کی فہرست پیش کی جا رہی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ انہوں نے عربی یا فارسی میں کچھ نہیں لکھا تھا۔

- (1) کنز الیومر (2) قصص الانبیاء (3) خزائن الابرار (4) خزائن الاعظم
(5) خزائن الرداجات اور (6) تنبیہ الغافلین

میمن رسم الخط : سر۔ جی۔ اے۔ گریرن کی طرح اپنے مثالی کام ”لنگویٹک سروے آف انڈیا میں جو 1919ء میں شائع ہوا تھا انہوں نے سراج میمن کو تصویروں کے ساتھ اس سیریز میں بھی بیان کیا ہے جو ”میمن پلیٹن“ میں شائع ہوا تھا۔ اس میں رچرڈ برٹن نے بھی لکھا تھا کہ سندھی زبان مختلف طرح کے رسم الخط میں لکھی گئی تھی اور ان میں سے ایک رسم الخط ”میمنی“ تھا۔ ممکن ہے کہ عجلت میں انہوں نے میمن اور خواجہ رسم الخط کو اس میں شامل کر دیا ہو اور اسی لیے انہوں نے وہ الفاظ بھی اس میں شامل کر دیئے جو ہندو استعمال کرتے تھے کیونکہ انہوں نے اس میں عربی الفاظ استعمال نہیں کیے تھے۔ اس کی مثالیں ذیل میں دیکھیے: ”سندھی جن الفاظ میں لکھی جاتی ہے وہ بے شمار ہیں۔ اس وقت ان میں 8 مختلف قسم کے ALPHABETS استعمال کیے جاتے ہیں جنہیں ہندو استعمال کرتے ہیں۔

- (1) خداوادی یادانی کھا کھر (2) ٹھٹھائی۔ جس کی دو اقسام ہیں پہلی لوہانہ اور دوسری بھائیہ۔
(3) سارائی جو بالائی سندھ میں استعمال کی جاتی ہے۔ (4) جو خواجہ قبیلہ استعمال کرتا تھا۔
(6) پنجابی زبان کی اوکھائی شکل (7) پنجابی لی لائٹی شکل (8) گورکھی یا پنجابی

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہوگی کہ برٹن نے 1851ء میں جو تحریریں لکھی تھیں اس نے صرف میمن ہینڈ رائٹنگ کا ذکر کیا ہے جو سر جی اے گریرن کی استعمال شدہ رسم الخط کا حصہ تھی۔

رچرڈ برٹن نے میمنوں کو تجارت اور کاروباری پیشہ ور برادری کا لقب دیا اور سخاوت کا اعلیٰ نمونہ قرار دیا۔

کیرن نے سات عشروں کے بعد میمن رسم الخط کی دو اقسام بیان کی ہیں (1) حیدرآبادی رسم الخط اور (2) ٹھٹھائی رسم الخط 1851ء کا یہ رسم الخط کب اور کس طرح 1919ء میں ایک کی جگہ دو اقسام میں بٹ گیا؟ اور دوسرا سوال یہ ہے کہ رسم الخط کب اور کس زمانے میں ختم ہو گیا؟ اور پھر یہ رسم الخط کس طرح شروع ہوا تھا؟ یہ چند اہم سوال ہیں جن کے مکمل جوابات ہمیں تلاش کرنے ہیں۔ ممکن ہے کبھی نہ کبھی ہمیں اپنی یسرچ اور تحقیق کے بعد ان سوالوں کے جواب مل جائیں۔ اگر ایسا ممکن ہو سکا ہو تو ہو سکتا ہے کہ ہم سندھ میں آباد میمنوں کی سماجی اور معاشی حالت پر کچھ نہ کچھ روشنی ڈال سکیں اور اس ڈیڑھ صدی میں اس خطے میں آباد میمن برادری کی ہر طرح کی حالت کو سمجھ سکیں۔ رچرڈ برٹن کی تمام باتوں سے اتفاق نہیں کیا



بانٹوا میمن خدمت کمیٹی کی جانب سے بانٹوا برادری کے بزرگ اور خواتین مریضوں کیلئے
جمشید روڈ/شرف آباد تانہ بانٹوا انیس ہسپتال فری شٹل سروس کا آغاز کر دیا گیا ہے

فری شٹل سروس کے اوقات کار اور اسٹیشن

جمشید روڈ، سبزی گلی، (زبیدہ کلینک) سے بانٹوا انیس ہسپتال براستہ شرف آباد (ملک نہاری/نزد یونائیٹڈ بیکری)

صبح روانگی اور پہنچنے کے اوقات کار ۱ بجے سے ۲:۳۰ بجے تک

شرف آباد		جمشید روڈ	
پہنچنے کے اوقات	روانگی کے اوقات	پہنچنے کے اوقات	روانگی کے اوقات
12:30 P.M.	11:30 A.M.	12:00 P.M.	11:00 A.M.
02:30 P.M.	01:30 P.M.	02:00 P.M.	01:00 P.M.

شام روانگی اور پہنچنے کے اوقات کار ۵ بجے سے ۱۰:۳۰ بجے تک

شرف آباد		جمشید روڈ	
پہنچنے کے اوقات	روانگی کے اوقات	پہنچنے کے اوقات	روانگی کے اوقات
06:30 P.M.	05:30 P.M.	06:00 P.M.	05:00 P.M.
08:30 P.M.	07:30 P.M.	08:00 P.M.	07:00 P.M.
10:30 P.M.	09:30 P.M.	10:00 P.M.	09:00 P.M.

بانٹوا انیس ہسپتال کا پتہ: پلاٹ نمبر 52, 53، دہلی مرکز ٹائل سوسائٹی، بجانب شہید ملت روڈ، کراچی۔

ٹیلی فون نمبر: 0321-2121511 - 021-34926812/3/4



گلاسٹھ



زندگی کو انمول بنانے والی باتیں، واقعات، تجربات، نصیحت آموز، اقوال زریں اور مختصر دلچسپ تحریریں، ہنسانے والے لطائف

☆ علم ایک ایسا پودا ہے جسے دل و دماغ کی سرزمین میں لگانے سے عقل کے پھول کھلتے ہیں۔

لفظ لفظ موتی

☆ آدمی کو سمجھنے کے لیے اس کے جوابات کے بجائے اس کے سوالات پر غور کریں۔

☆ جن لوگوں کے خیالات اچھے ہوں وہ کبھی تنہا نہیں ہوتے۔

☆ اپنی غلطی مان لینا فراخ دلی کی علامت ہے۔

☆ عقل مند وہ کام نہیں کرتے جس کے بعد پشیمانی ہو۔

☆ کمزور لوگ موقع کے انتظار میں رہتے ہیں اور باہمت لوگ خود موقع پیدا کرتے ہیں۔

وقت کی دولت

تیزی سے دوڑتی بھاگتی اس مصروف سی زندگی میں فرصت

کے ایک لمحے کو بھی غنیمت جانو... اگر تمہیں اپنی زندگی سے ذرا سا بھی

پیار ہے تو اس کے ایک قیمتی لمحے کو جان بوجھ کر انجانے میں نہ گنواؤ اس

لئے کہ یہی ایک لمحہ تمہاری زندگی کی پہچان ہے۔ اپنے فارغ وقت میں

بوریت اور ڈپریشن کی باتیں کرنے کے بجائے کارآمد اور مفید کاموں

میں مصروف رہو گے تو تمہارے آنے والے کل کی بنیادیں مضبوط ہوتی

چلی جائیں گی۔ اس لئے کہ گزرنے والے وقت کے تانے بانے سے

ہی آنے والے کل کی بنیادیں ابھرتی ہیں۔

اپنی صلاحیتوں کا شعور

انسان میں قدرت نے بے پناہ صلاحیتیں رکھی ہیں۔ مگر اس کی ساری کامرانیوں کا انحصار اس بات پر ہے کہ وہ اپنی اندرونی صلاحیتوں کو کس حد تک استعمال کرتا ہے۔ جو آدمی اہل پسندی سے کام لیتا ہے وہ اپنے خزانے سے بے خبر رہتا ہے۔ ایک چینی کہاوت ہے کہ دکان کھولنا آسان ہے، مگر اسے جاری رکھنا مشکل ترین کام ہے۔ جسے اپنی صلاحیتوں کا شعور نہیں وہ اپنی صلاحیتوں کا لوہا کبھی نہیں منوا سکتا۔ بعض لوگ زندگی کو سمجھے بغیر ہی گزار لیتے ہیں۔ وہ زندگی ہی کیا جس میں ارادہ، جستجو اور شعور نہ ہو۔

علم

☆ علم اللہ تک پہنچنے کا ذریعہ ہے اس سے تعلق جوڑنا تاریکی میں روشنی کرنا ہے۔

☆ علم ایسا نور ہے جس سے سب فائدہ اٹھا سکتے ہیں لیکن اسے حاصل کرنے کے لئے پروانوں کی طرح جلنا پڑتا ہے۔

☆ علم ایک ایسی روشنی ہے جو روح کو منور کر دیتی ہے۔

☆ علم ایک ایسا پھول ہے جو کبھی مرجھاتا نہیں اور ہمیشہ خوش بو دیتا ہے۔

☆ علم عالم کی وہ آنکھ ہے جس سے وہ برائی اور بھلائی میں تمیز کر سکتا ہے۔

☆ اخلاق کی بنیاد تعلیم پر ہے اس لیے علم کو مرتے دم تک حاصل کرو۔

☆ علم ایک نور ہے جو آدمی کو انسان بنا دیتا ہے۔

ہموار کر لیتے ہیں اور یوں یہ عظیم لوگ زندگی کا سفر بڑی آسانی سے طے کر لیتے ہیں۔

خوشی کا راز

مشہور فلسفی ابن طفیل نے ایک روز انتہائی خوش ہو کر لوگوں کو بتایا: ”اے لوگو! میں نے وہ راز پالیا ہے جس سے انسانی معاشرہ خوش و خرم ہو سکتا ہے۔“ ایک شخص نے پوچھا: ”کس طرح؟“ ابن طفیل نے جواب دیا: ”کائنات کی ہر چیز دوسروں کے لیے ہے۔ دیکھو درخت اپنا پھل خود نہیں کھاتے، دریا اپنا پانی خود نہیں پیتے، یہ بہا ریں یہ برساتیں یہ نغے سب دوسروں کے لیے ہے۔ بس وہی زندگی اچھی ہے جو دوسروں کے لیے گزرے۔“

قدرت کا تحفہ

دنیا میں سب سے قیمتی چیز اور قدرت کا دیا ہوا تحفہ زندگی ہے۔ بڑوں، بوڑھوں کا کہنا ہے کہ جان ہے تو جہان ہے۔ زندگی میں انسان کے ساتھ ایسے موقعے آتے رہتے ہیں کہ ایک خوشی کا تو دوسرا غمی کا ہوتا ہے۔ زندگی کو ہم آزمائشوں اور امتحانوں کا نام دے سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آزمائشوں میں ڈالتا ہے۔ جو شخص ان آزمائشوں پر پورا اترتا ہے اللہ اس پر اپنی رحمت کی بارش کرتا ہے۔ زندگی پھول اور کانٹے کا نام ہے جس نے اسے اچھے طریقے سے گزارا وہی کامیاب ہوا۔ جس نے اس قدرت کے تحفے کی قدر کی اور اچھے کام کئے وہی اس دنیا میں سرخرو ہوا۔ انسان اچھے کام کر کے اپنی زندگی بدل سکتا ہے۔ جس طرح زندگی اللہ تعالیٰ کا بہترین عطیہ ہے۔ اسی طرح ہماری زندگی کا دار و مدار صفائی و ستھرائی پر بھی ہے۔ یہ جو جگہ جگہ فیکٹریاں اور کارخانے قائم کئے جا رہے ہیں ان سے آلودگی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ انسانیت پر ظلم ہے۔ آلودگی انسانی زندگی کے لئے مضر ہے۔ گلی کو چوں میں گندگی انسانی موت کا اعلان ہے۔ کوئی تو ہو جو اس پھول جیسی زندگی کو تباہ ہونے سے بچائے۔

ایک نصیحت

زندگی کی شاہراہ پر ہمیں بہت سے لوگ ملتے ہیں جن میں سے کچھ لوگ ہمیں متاثر کرتے ہیں لیکن وہ بھی کسی نہ کسی موڑ پر ہم سے جدا ہو جاتے ہیں کیونکہ جدائی ہی تو زندگی کا دوسرا نام ہے۔ لہذا جو لوگ ملتے ہیں ان کی برائیاں نظر انداز کر دو اور ان کی خوبیاں اپنالو۔ آنے والوں کا خوشی سے استقبال کرو اور جانے والوں کو بھول جاؤ کیونکہ یہی صحیح طریقہ ہے ورنہ تم بکھر کر رہ جاؤ گے اور تمہیں سمیٹنے والا کوئی نہیں ہوگا۔

سچے جذبے

آج کل لوگ دولت اور ظاہری خوبصورتی کے پجاری بن کے رہ گئے ہیں یہ جانتے ہوئے بھی کہ یہ دونوں چیزیں فانی ہیں۔ دولت تو کسی حد تک ان لوگوں کے کام آسکتی ہے لیکن ظاہری خوبصورتی کس کام کی؟ انسان کا اصل حسن سچائی اور صرف سچائی ہے۔ میرے نزدیک خوبصورت انسان وہ ہے جو اپنے دل میں دوسروں کے لئے محبت رکھے۔ انسان کی خوبصورتی تو مٹی کا ڈھیر ہو جاتی ہے۔ لیکن سچے جذبے اور اعمال صالح کی خوبصورتی رہتی دنیا تک قائم رہتی ہے۔

عظیم لوگ

تجربہ انسان کا بہترین معلم ہے۔ ہم چاہیں تو زندگی کے تجربات سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اس سے زندگی میں ہم بہت کچھ سیکھتے رہتے ہیں۔ زندگی میں ایسے بھی واقعات رونما ہوتے ہیں جو کہ بہت سبق آموز ہوتے ہیں۔ ہم چاہیں تو ان سب چیزوں سے بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔ تجربات زندگی کا نچوڑ ہیں۔ تلخ تجربہ ہمیں بتاتا ہے کہ زندگی صرف خوشیاں سمیٹنے کے لئے نہیں ہوتی بلکہ تلخیاں اور غم بھی زندگی کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ ہم جیسے کمزور و ناتواں لوگ ان سختیوں کا مقابلہ کرنے کے بجائے اپنے آپ کو حالات کے رحم و کرم پر چھوڑ دیتے ہیں جبکہ باہمت لوگ تجربات کو اپنا رہنما بنا لیتے ہیں اور اپنے لئے جینے کی راہ

ایک اہم اور یادگار تحریر
بہادر شاہ ظفر کے وارث رنگون میں کسمپرسی کی حالت میں رہے۔ سچی اور درد انگیز حقیقی تحریر

کتنا ہے بد نصیب ظفر

مصنف کی گجراتی کتاب ”پان کھرنا پوسپو“ (خزراں کے پھول) سے اردو ترجمہ
گجراتی تحریر: حاجی محمد یونس عرفا قائد اوپلیٹا (مرحوم)
اردو ترجمہ: کھتری عصمت علی پٹیل

مضمون نگار کا مختصر تعارف: اس عالم رنگ و بو میں بعض
شخصیتیں اپنے اعمال و کردار کے ایسے حسین نقوش چھوڑتی ہیں جو نہ صرف آفتاب
درخشندہ کی طرح روشن و تابندہ رہتے ہیں بلکہ آنے والی نسلوں کے لیے بھی چراغ
راہ ثابت ہوتے ہیں۔ ایسے ہی پاک باز افراد میں حاجی یونس عرفا قائد اوپلیٹا کی
شخصیت بھی شامل ہے جنہوں نے اپنے اعلیٰ کردار اور حسن اخلاق کی بدولت اہل
نظر کے دلوں میں اعلیٰ مقام پیدا کر لیا اور ملی، سماجی، فلاحی اور تعلیمی خدمات کی وجہ
سے آپ کا حلقہ احباب فقیر کی جھونپڑی سے امیر کی کوٹھی تک وسیع ہوتا چلا گیا
تھا۔ یہ حاجی محمد یونس عرفا مرحوم کی دل نواز شخصیت کا منہ بولتا ثبوت تھا۔ قائد اوپلیٹا
حاجی یونس عرفا کی حیات اور خدمات پر بایو گرافی ”خدمات کا تابندہ سفر“ کے عنوان
(نام) سے کھتری عصمت علی پٹیل نے قلمبند کی جو 224 صفحات پر مشتمل اگست
2005ء میں اوپلیٹا میمن جماعت حیدرآباد نے اشاعت پذیر کی تھی۔



Late Haji Younus Arfa Quaid-e-Upleta

حاجی یونس عبدالشکور عرفا 12 جون 1931ء کو رنگون میں پیدا ہوئے۔ 1948ء کے اوائل میں پاکستان کے اس وقت کے
دار الحکومت کراچی میں سکونت پذیر ہوئے۔ این جے وی ہائی اسکول سے انہوں نے میٹرک کا امتحان امتیازی حیثیت سے پاس کیا۔ حاجی
صاحب نے پہلے ملازمت کی اس کے بعد اپنے کاروبار کا آغاز کیا اور نام اور عزت کمائی۔ 10 جولائی 1954ء میں ان کی شادی حاجی عثمان
بکسر اوالا کی دختر محترمہ آمنہ بانی رشتہ ازواج میں منسلک ہوئے۔

اللہ تعالیٰ نے حاجی صاحب کو دو بیٹوں اور تین بیٹیوں کی دولت سے نوازا ہے۔ تینوں بیٹیوں کی شادی ہو گئی اور وہ اپنے گھروں میں
خوش و خرم زندگی گزار رہی ہیں۔ بڑے صاحبزادے کا نام جناب حاجی انیس عرفا ہے جنہیں کراچی چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کی مختلف
کمٹیوں کے چیئرمین کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے ہیں اور اوپلیٹا میمن ایسوسی ایشن کراچی کی سپریم کونسل کے چیئرمین کی حیثیت

سے خدمات انجام دے رہے ہیں۔ چھوٹے صاحبزادے جناب حاجی اختر یونس عرفا کو قومی خدمات کے اعتراف میں 23 مارچ 2012ء کو صدارتی اعزاز تمغہ امتیاز (خدمت عامہ) میں نوازا گیا۔

آپ کے گجراتی اخبار اور رسائل میں چھپے ہوئے مضامین کا مجموعہ جولائی 2001ء میں پان کھرنا پوسٹو (خزاں کے پھول) کے نام سے شائع ہوئی تھی جس میں شائع ہونے والے مضمون ”ایدھی ایک شہنشاہ“ شائع ہوا تھا۔ اس کا اردو ترجمہ حسب ذیل ہے جو اپنی افادیت اور دلچسپی کے باعث قارئین کے معلومات میں اضافے کا باعث بنا تھا۔ مرحوم نے اوپلیٹا میمن ایسوسی ایشن کے صدر کے عہدے پر 1999ء تا نومبر 2002ء تک خدمات انجام دی تھیں۔ میمن برادری کے رہنماؤں نے کراچی جیم خانہ میں ان کی مخلصانہ خدمات کا برملا اعتراف بھی کیا۔ 22 نومبر 2000ء کو انہیں ایک پروکارا استقبالیہ دیا گیا جس میں انہیں بولڈ میڈل پیش کیا گیا تھا۔ علاوہ ازیں اوپلیٹا میمن جماعت حیدرآباد کی جانب سے شاندار اور پروکارا تقریب میں منعقدہ 3 جنوری 2003ء کو ”قائد اوپلیٹا“ کا خطاب قرارداد منظور کر کے تالیوں کی گونج میں خطاب سے نوازا گیا۔ حاجی یونس عرفا دارالفانی سے حرکت قلب بند ہونے کے باعث 23 فروری 2006ء کو کوچ کیا۔ آپ کی یادیں اور باتیں اوپلیٹا میمن برادری، میمن برادری اور عوام الناس میں ہمیشہ امر رہیں



گی۔ آپ کی گراں قدر اور مخلصانہ خدمات ہمیشہ بلا امتیاز رہیں۔ یہی ان کا طرہ امتیاز ہے۔ (تحریر: کھتری عصمت علی پٹیل)

Elephant



مغل خاندان کے آخری بادشاہ اور سلطنت ہند کے آخری مغل فرمانروا بہادر شاہ ظفر تاریخ کے وہ شہنشاہ گزرے ہیں جن کو 1857ء میں انگریزوں نے ایک سازش کے ذریعے اقتدار سے محروم کیا اور بعد میں ان کے ساتھ وہ سلوک کیا جو کسی بھی طرح ایک فاتح کو کسی مفتوح کے ساتھ زیب نہیں دیتا۔ انگریزوں نے نہ صرف بہادر شاہ ظفر سے ہندوستان کی وسیع و عریض سلطنت چھینی بلکہ ان کے خلاف سازشیں کر کے ان کے بے شمار لوگوں اور عزیزوں کو شہید کر دیا۔ مغل خون جس بے دردی کے ساتھ سڑکوں پر بہایا گیا تھا، اس کی گواہی مغل تاریخ دے گی۔ بہادر شاہ ظفر بادشاہ ہونے کے ساتھ ساتھ اردو زبان کے بہت اچھے اور اعلیٰ پائے کے شاعر تھے۔ ان کے کلام میں بڑا سوز و گداز تھا اور اس سوز کی وجہ ان کے سنگین حالات اور وہ سازشیں تھیں جن کا انہیں سامنا

کرنا پڑا۔

1857ء میں جب برصغیر کے مسلمانوں نے انگریز حکومت کے خلاف علم بغاوت بلند کیا تو انگریزوں نے اس بغاوت کو سختی سے کچل دیا۔ اس موقع پر انگریزوں نے جس سخت رویے کا مظاہرہ کیا، اس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔ انگریز چاہتا تھا کہ برصغیر میں اس کے خلاف کبھی کسی کو زبان کھولنے کی جرات نہ ہو اور پورے برصغیر میں اس سلطنت کا کوئی دوسرا دعوے دار نہ ہو۔ اس کے لئے انگریزوں نے بہادر شاہ ظفر کے بیٹوں کو ہلاک کر دیا، ساتھ ہی ایک پوتے کو بھی شہید کر دیا۔ اب ان کے سامنے مغل سلطنت کا کوئی مرد دعوے دار نہ رہا تھا، صرف خواتین تھیں یا بہادر شاہ ظفر تھے جو پہلے ہی بہت ضعیف تھے، چنانچہ شاہی خاندان کی خواتین (بہادر شاہ ظفر کی بہنوں اور بیٹیوں) کو بہادر شاہ ظفر کے ساتھ جلا وطن کر کے رنگون بھیج دیا گیا۔ تاریخ کا یہ المناک باب آج کا نہیں بلکہ لگ بھگ دو صدی سے قبل کا ہے۔

اب جو واقعہ میں تحریر کر رہا ہوں وہ نہایت دلگداز ہے اور عبرت کا مقام ہے۔ برما کے دارالحکومت رنگون میں صلح ہیگڈہ ہے، یہ دراصل بدھ مت کا ایک مندر ہے اور کافی مشہور مقام ہے۔ اس مندر کے پاس ایک ہوٹل ہے جو شامی ہوٹل کے نام سے مشہور ہے۔ اس کے بالکل سامنے ایک بنگالی کا چائے کا ہوٹل تھا۔ ہوٹل کے برابر میں پان کی دکان تھی۔ میں اور غلام علی مومن بھائی اس پان کی دکان سے پان لے کر کھا رہے تھے کہ میری نظر سامنے کی طرف اٹھ گئی۔ سڑک پر ایک ادھیڑ عمر عورت آہستہ آہستہ چلی جا رہی تھی۔ اس کی چال میں وقار بھی تھا مگر کمزوری کا بھی احساس ہو رہا تھا۔ وہ سر جھکائے چل رہی تھی۔

”جانتے ہو وہ عورت کون ہے؟“ غلام علی مومن بھائی نے مجھ سے سوال کیا تو میں نے انکار میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا: ”نہیں، میں نہیں جانتا کہ وہ کون عورت ہے۔“

”یہ عورت کوئی معمولی عورت نہیں ہے۔“ علی بھائی نے کہا: ”یہ مغل خاندان کا خون ہے اور رشتے میں بہادر شاہ ظفر کی پوتی یا نواسی ہے۔“

غلام علی بھائی کے منہ سے اس عورت کا تعارف سن کر میں دنگ رہ گیا اور اس عورت کو دیکھنے لگا جس کے دادا یا نانا کبھی برصغیر پر حکومت کرتے تھے، دنیا انہیں جھک جھک کر سلام کرتی تھی مگر وقت نے کیسا رنگ بدلا کہ آج اس خاندان کی عورت اس طرح سڑک پر چل رہی تھی کہ نہ اس کے آگے کوئی تھا اور نہ پیچھے..... جی حضوری کرنے والے، خوشامد کرنے والے اور جھک جھک کر سلام کرنے والے، شاہی خاندان سے محبت و عقیدت کا دم بھرنے والے سب منہ موڑ گئے تھے اور شاہی خون اس طرح رنگوں کی سڑک پر ٹھوکریں کھا رہا تھا۔

میں سوچ رہا تھا کہ اگر آج مغلوں کی حکومت برقرار ہوتی تو یہ عورت بھی سجائی اعلیٰ نسل کے گھوڑوں والی ایک بگھی میں سوار ہوتی۔ اس کے آگے پیچھے خادموں کی فوج ہوتی، اسے لوگ بیگم صاحبہ، شہزادی صاحبہ اور نہ جانے کن کن القاب سے نوازتے، اس کے آگے پیچھے چلتے، جھک جھک کر سلام کرتے، اس کی سواری جہاں سے گزرتی سب اپنی نظریں احترام سے جھکا دیتے۔ لوگ اس کے استقبال کے لئے نظریں نیچی کر کے سڑک کے دونوں طرف گھنٹوں کھڑے رہتے۔

لیکن آج..... شاہی خاندان کا یہ خون اور اعلیٰ نسل کی یہ شہزادی اس طرح چلی جا رہی تھی کہ کوئی اس کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھ رہا تھا، نہ جانے کسی کو یہ بات معلوم تھی اس کے یا نہیں کہ یہ ایک شہزادی ہے، مغل شہزادی! واقعی مقام عبرت ہے۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے، عزت دیتا

ہے اور جسے چاہتا ہے ذلت دیتا ہے۔ حکومت، دولت، شہرت، اقتدار..... یہ سب آنے جانے والی چیزیں ہیں۔ ان سے کسی انسان کی شرافت یا اس کے اخلاق کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا، انسان کو جانچنے اور پرکھنے کی کسوٹی تو اس کا کردار ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان بھی ہے کہ اس کے نزدیک محبوب اور پسندیدہ وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہے، خاندان، خون، دولت، وراثت، حیثیت سب بے کار ہیں۔ بہادر شاہ ظفر کے بارے میں ساری دنیا جانتی ہے کہ وہ اعلیٰ پائے کے شاعر تھے۔ ان کا کلام فن شاعری کا شاہکار ہے۔ ان کے کلام میں اس قدر سوز ہے کہ پڑھنے اور سننے والے کا دل تڑپ اٹھتا ہے۔ ایک شعر ملاحظہ کیجئے

نہ کسی کی آنکھ کا نور ہوں، نہ کسی کے دل کا قرار ہوں

جو بگڑ گیا وہ نصیب ہوں، جو اجڑ گیا وہ دیار ہوں

بہادر شاہ ظفر نے اپنی زندگی کے آخری ایام اپنی عظیم الشان سلطنت کے دار الحکومت دہلی سے بہت دور رنگون میں نہایت کسمپرسی کے عالم میں گزارے تھے۔ ان کے اشعار میں اس وقت کا درد بڑی خوبی کے ساتھ سمو یا گیا ہے۔

کتنا ہے بد نصیب ظفرِ فن کے لئے

دو گز زمین بھی نہ ملی، کوئے یار میں

واقعی یہ جائے عبرت ہے کہ وہ بادشاہ جسے ہر وقت عالم پناہ، ظل سبحانی، جہاں پناہ اور شہنشاہ عالم جیسے القابات سے پکارا جاتا تھا وہ نہایت کسمپرسی کے عالم میں دیار غیر میں دنیا سے رخصت ہوا اور اسے اپنی سرزمین میں دفن ہونے کی اجازت بھی نہ ملی، دو گز زمین کے لئے بھی اسے دیار غیر نصیب ہوا۔ اس کی وفات اور تدفین کے وقت یقیناً شاہی خاندان کے چند ایک لوگ ہی موجود رہے ہوں گے۔

”رہے سدا نام اللہ کا“

صرف اللہ کی ذات باقی رہ جانے والی ہے، باقی سب فانی ہے، سب فنا ہو جائے گا۔ انسان کو چاہیے کہ وہ ان بادشاہوں کے حالات زندگی پڑھے۔ ان کی شان و شوکت، عروج اور بہادری کے قصوں کا مطالعہ کرے، مگر یہ یاد رکھے کہ سب کا انجام ایک ہی ہے۔ سب کو ایک دن اس دنیا سے چلے جانا ہے۔ سب کو ایک دن اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونا ہے لہذا دوسروں کے دل آزاری سے بچئے، دوسروں کے کام آئیے، ان کی خدمت کو اپنا نصب العین بنائیے، زندگی میں آگے ضرور بڑھئے، ترقی بھی کریں اور دولت بھی کمائیں مگر اپنی ذات میں غرور اور گھمنڈ کو نہ آنے دیں۔ ایسے کام کریں کہ دنیا اسے اچھے نام سے یاد رکھے، دنیا اس کی عزت و توقیر کرے، دنیا اس کے ساتھ ہمدردی کرے اور اس کے نقش قدم پر چلنے میں فخر محسوس کرے۔

پئے فاتحہ کوئی آئے کیوں، کوئی چار پھول چڑھائے کیوں..... کوئی آ کے شمع جلائے کیوں، میں وہ بے بسی کا مزار ہوں

نوٹ: میمن برادری کے ممتاز سماجی رہنما اور گجراتی زبان کے قلم کار کی کتاب ”پان کھرناں پوسپو“ (خزاں کے پھول) سے ایک عمدہ تحریر کا ترجمہ

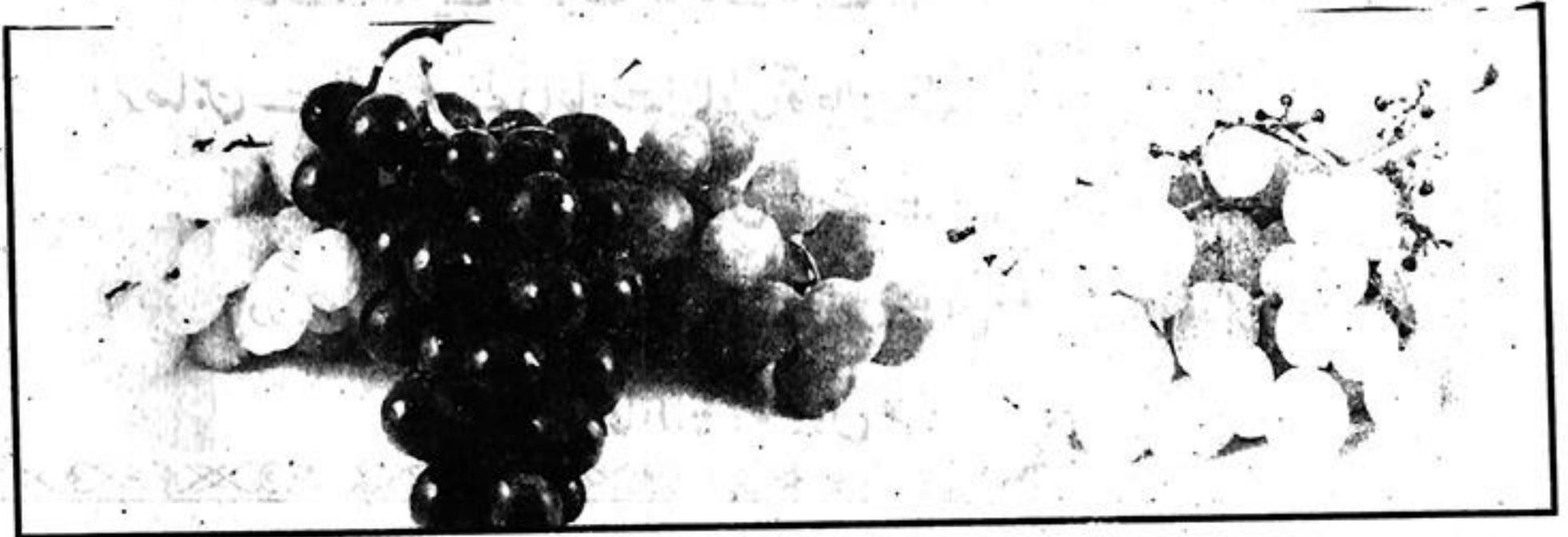


فرحت افزا اور خوش ذائقہ

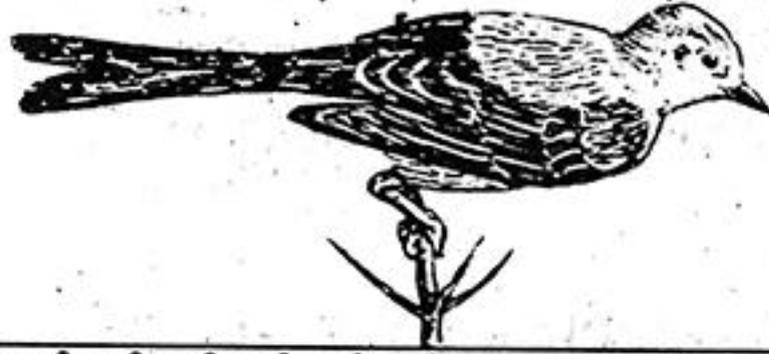
انگور

انگور اگرچہ موسم عمدہ اور میٹھا پھل ہے، مگر یہ بہت کم عرصے نظر آتا ہے۔ سیاہ انگور، لہبا انگور، گول انگور اور موٹا انگور بہت مشہور ہیں۔ انگور کی بیل بہت نازک ہوتی ہے اور تین چار سال کے بعد پھل دینا شروع کرتی ہے۔ بعض تو تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ انگور کی کاشت سب سے پہلے حضرت نوح علیہ السلام نے کی تھی، واللہ اعلم، انگور کو خشک کر کے میوے کے طور پر کھایا جاتا ہے۔ اس خشک انگور کو ہم کشمش کہتے ہیں۔ سبز رنگ کی کشمش کو بہترین تصور کیا جاتا ہے۔ بڑے دانے کے انگور میں بیج ہوتے ہیں۔ جب بڑے انگور خشک ہو جاتے ہیں تو ان کو منقا کے نام سے پکارتے ہیں، جب کہ اس کا اصل نام مویز ہے۔

انگور میں حیاتین اور معدنیات کثیر مقدار میں ہوتے ہیں اور لکھیات و چکنائی کی مقدار کم ہوتی ہے۔ انگور میں گلوکوس کی مقدار بھی خاصی ہوتی ہے۔ انگور تو انائی کا ایک عمدہ ذریعہ ہے۔ انگور کے استعمال سے جسم فریبہ ہو جاتا ہے۔ گلوکوس کی موجودگی کی وجہ سے یہ حاملہ خواتین کے لیے اچھی غذا ہے۔ حمل کے دوران تو انائی کی اضافی ضرورت کو انگور بہ خوبی پورا کرتا ہے۔ خواتین کے بیشتر امراض میں انگور کا استعمال بہترین ہوتا ہے۔ ایام میں کمی یا کھل کر نہ آنے کی صورت میں انگور کارس اور شربت بزوری ایک ایک چمچ ملا کر پلانے سے یہ شکایت رفع ہو جاتی ہے۔ سیلان الرحم کی بیماری میں خواتین کو انگور کارس ایک چمچ صبح اور شام پلایا جائے تو صحت بہتر ہوتی ہے، کم زور جسم، تو انا اور بے رونق چہرے پر رونق آنی شروع ہو جاتی ہے۔ حاملہ عورتوں کو اگر دوران حمل انگور کا استعمال شروع کر دیا جائے تو اس کا اثر ہونے والے بچے پر یوں پڑتا ہے کہ بچہ تندرست اور توانا پیدا ہوتا ہے۔ پیدائش کے بعد بچوں کو انگور کھلاتے رہنے سے بچہ صحت مند رہتا ہے۔ دانت نکلنے میں جو تکلیف بچے کو ہوتی ہے وہ بھی انگور کھلانے سے ختم ہو جاتی ہے۔ دانت نکلنے کے دور میں روزانہ صبح و شام ایک ایک چمچ انگور کارس پلانا چاہیے۔ چھوٹے بچوں کو قبض کی صورت میں ایک چمچ انگور کارس پلانے سے قبض کی شکایت رفع ہو جاتی ہے۔ اسی طرح جن بچوں کو انگور استعمال کرایا جاتا ہے ان کو سوکھے کی بیماری بھی نہیں ہوتی۔ انگور کھاتے رہنے سے بچوں کو غشی کے دورے بھی نہیں پڑتے۔ انگور جگر کے لیے بہت فائدہ مند ہے۔ یہ جگر کو تقویت دیتا ہے اور ہاضم ہونے کی وجہ سے تیزی سے ہضم ہو کر جسم میں نفوذ کر جاتا ہے۔ اپنی اسی صلاحیت کے باعث کم زوری سے چکر آنے کی شکایت اور غشی میں مفید ہے۔ انگور کے استعمال سے جسم میں خو



ن کی کمی کی شکایت ختم ہو جاتی ہے اور دل دھڑکنے کی شکایت کا بھی ازالہ ہوتا ہے۔ اس شکایت کے لیے اطباء سبز کشمش کو صاف کر کے رات میں عرق گلاب میں بھگو کر کھانے کا مشورہ دیتے ہیں۔ الغرض اس چھوٹے سے پھل میں قدرت نے بیش بہا قوتوں کے خزانے پوشیدہ رکھے ہیں۔ اطباء قدیم انگور کو قلب سمیت دیگر کئی امراض اور جسمانی صحت کے لیے مفید قرار دیتے چلے آئے ہیں۔ جس کی تصدیق اب جدید تحقیق نے بھی کر دی ہے۔ انگور کھانے سے خون پتلار ہتا ہے۔ خاص طور پر سیاہ یا سرخ انگوروں کا ایک گلاس رس پینے سے خون میں تھکے بننے کا خطرہ ساٹھ فی صد کم ہو جاتا ہے۔ سرخ تربوز، سرخ انگور اور لال پکے ہوئے ٹماٹروں میں پایاجانے والا سرخ رنگ دراصل ”کروٹین“ ہے، جسے ”لائکوپین“ کہتے ہیں۔ جدید تحقیق سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ یہ قلب کے امراض اور سرطان سے تحفظ فراہم کرتا ہے۔



زکوٰۃ دیتے وقت بانٹو ایمین جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کے

فلاحی منصوبوں کو مد نظر رکھیں

اپنی جماعت یہ عمدہ فریضہ بہ خوبی اور آسانی سے انجام دے سکتی ہے

صابن سے ہاتھ دھونے کی عادت اپنائیے

کھانے سے پہلے اور بیت الخلاء سے آنے کے بعد

اگر صابن سے ہاتھ دھونے کی عادت اپنالیں تو جان لیجئے کہ

آپ نے نصف سے زیادہ بیماریوں سے نجات پالی

یاد رکھیے ہماری زیادہ تر بیماریاں منہ کے ذریعے ہی جسم کے اندر داخل ہوتی ہیں

صحت مند عادات، خوشیوں بھری زندگی



ہماری شادیاں یا گانا بجانے کی محفلیں

از: محترمہ حفصہ محمد فیصل محمد امین کسبانی

پچھلے دو سال سے کسی رشتے دار یا احباب کے ہاں سے شادی کا کارڈ موصول ہوتا ہے تو خوشی کے بجائے فکر طاری ہو جاتی ہے کہ: ”آیا یہ محفل شادی خانہ آبادی کی ہوگی، سنت رسول ﷺ کو پورا کرنے کی ہوگی یا ناچ گانے اور مخلوط محفل میں حیا باختہ نمونے دیکھنے کی ہوگی۔“

جی تو یہی حال ہے آج کل اکثر و بیشتر شادیوں کا، خصوصاً میمن گھرانوں میں یہ انداز نکاح حد سے زیادہ رواج پکڑ گیا ہے۔ حالانکہ میمن گھرانوں کا مذہب سے تعلق مشہور زمانہ رہا ہے۔ لیکن آج کل فل والیوں کے ساتھ شادی ہالوں میں گانے بجانے کی وبا جس تیزی پھیل گئی ہے گویا اس نے برادری کے نام پر کلنگ کا کام کر دیا ہے۔ اکثر و بیشتر گھر کے بزرگ اس فعل سے ناراض بھی ہوتے ہیں مگر آج کی نوجوان نسل گانے سننے سنانے کے عمل کو خوشی سے تعبیر کرنے لگی ہے حالانکہ یہ عمل دلوں میں نفاق پیدا کرتا ہے۔ پیارے نبی کریم ﷺ کی حدیث کا مفہوم ہے کہ: نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: ”اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہانوں کے لئے رحمت و ہدایت بنا کر بھیجا ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ میں بانسریوں اور گانے بجانے کے سامان اور ان بتوں کو ختم کر دوں جو زمانہ جاہلیت میں پوجے جاتے تھے۔“ (مسند احمد: ۲۲۲۱۸)

ایک روایت میں ہے نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ”مجھے حکم دیا گیا ہے کہ ڈھول اور بانسری کو مٹا دوں۔“ (کنز العمال: ۴۰۶۳۹)

گھنٹیاں اور باجے شیطان کا ساز ہے۔ حضرت ابو ہریرہ نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں: ”گھنٹی شیطان کا ساز ہے۔“ (مسند

احمد: ۸۸۵۰)

اسی طرح ایک ارشاد کا مفہوم ہے کہ: ”گانے باجے والوں کے ساتھ رحمت کے فرشتے نہیں ہوتے۔“ (ابوداؤد)

اسی طرح گانے سننے والے کانوں میں روزِ محشر پگھلا ہوا سیسہ ڈالنے کی وعید اور گانا سننے والے کی نماز نہ قبول ہونے کی وعید احادیث میں ملتی ہیں۔ درج بالا احادیث واضح پیغام دے رہی ہیں کہ ”موسیقی ناجائز اور حرام ہے“ اور ہم نکاح جیسے نبوی عمل کرتے ہوئے اپنے ہی اللہ اور رسول کی ناراضی مول لیتے ہوئے اتنا قبیح فعل اجتماعی طور علی الاعلان انجام دیتے ہیں اور اگر اس فعل کی قباحت اور ممانعت کے متعلق بتایا اور سمجھایا جائے تو اسے خوشی کا نام دے کر تاویل پیش کر دی جاتی ہے، ایسی کیسی خوشی جس میں زب ناراض ہو جائے جس کی وجہ سے رحمتیں منہ موڑ لیں، شیطان اور اس کے چیلے راضی ہو جائیں، ہم ایسے مسلمان تو نہ تھے؟ سب سے ہلاکت خیز معاملہ یہ فروغ پارہا ہے کہ ہم کم از کم گناہ سمجھتے ہوئے بھی یہ عمل کر رہے ہیں مگر ہماری آنے والی نسل اس گانے بجانے اور شغل میلے، مردوزن کے اختلاط اور تصادیر کو گناہ سمجھ ہی نہیں رہی کیونکہ ہم کھلکھلا کر اور اہتمام سے یہ برائیاں ان کو کر کے دکھا رہے ہیں ان کو یہ سمجھا رہے ہیں کہ یہ سب کر لینا کچھ برا نہیں۔ کیا ہم نے غور کیا کہ اتنی دھوم دھام اور موج میلے کے بعد اتنی سرعت سے شادیاں کیوں ٹوٹ رہی ہیں؟

کیوں گھر گھر میں ناچا قیاں اور شکوے بڑھ گئے ہیں؟ آخر دن بدن خلع اور طلاق کیس کیوں آرہے ہیں؟ جب باہمی پسند اور رضامندی سے شادی ہوتی ہے مگر چند ہی دنوں یا مہینوں میں سب کچھ ختم۔ بیماری کے خاتمے کے لیے اس کی جڑ کو ڈھونڈا جاتا ہے جب ہی وہ مکمل ختم ہوتی ہے

ادپری علاج سے وقتی آرام تو آجاتا ہے لیکن چند دنوں بعد وہ دوبارہ پلٹ کر آتی ہے پلٹ کر آنے والی بیماری کبھی کبھی جان لیوا بھی ثابت ہوتی ہے۔ اس وقت یہ اونچی آواز میں گانا بجانا فلمی فاشاؤں کی طرح ناز و ادا، شرم کی تمام حدود کو پار کرتی شادی کی محفلیں اللہ کے غضب اور وبال کو دعوت دے رہی ہیں مگر ہم ان سب معاملات سے صرف نظر کر کے خوشی اور دھوم دھڑکے اور روایات کا نام دے کر اس نجاست میں اپنے ہاتھ بھی گندے کر رہے ہیں اور اپنے ساتھ بلائے گئے سارے مہمانوں کا وبال بھی اپنے سر پر لا رہے ہیں۔ کبھی فرصت ملے تو تنہائی میں سوچے گا کہ یہ چند گھنٹوں کی محفل میں ہم اپنے اوپر کتنے گناہ کا بار لا کر اپنے رب کریم کے غضب کو دعوت دینے کے مرتکب بن رہے ہیں۔ کیا ہم پگھلا ہوا سیدہ اپنے کانوں میں اترتا برداشت کر پائیں گے؟ کیا ہم ان تمام کارب تعالیٰ کو جواب دے سکیں گے؟

گناہ ہونے کا علم ہو اور اس کی شدت کا بھی اور پھر بھی جان بوجھ کر اس کو کیا جائے، یہ ایسی خسارت ہے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک جرم عظیم ہے۔ ہوشیار اور عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کی تربیت کرے اور مرنے کے بعد والی زندگی کے بارے میں سعی و کوشش کرے اور کمزور و ناتواں وہ ہے جو اپنے نفسانی خواہشات کی اطاعت کرے، ایک وقت تھا شادی بیاہ کی محفلوں میں دور پار کے رشتے داروں سے بھی ملاقات ہو جاتی تھی ایک دوسرے کے احوال لیے جاتے خوشی ہر چہرے سے پھوٹ رہی ہوتی، بہت ساری باتیں اور ہنسی مذاق کیا جاتا، لیکن آج نکاح کی محفل گانوں کا شو بن گئی ہے، کان پھاڑ دینے والا بے ہنگم شور کان پڑی آواز نہیں سنائی دیتی۔ اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے کی آواز بھی سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ عجیب سر درد کی کیفیت پیدا ہوتی جاتی ہے۔ اندھیرا کر کے جلتی بجھتی ڈسکولائٹس کا استعمال فلمی انداز سے دولہا دلہن کا داخلہ اور استقبال، عجیب حیا باختہ نظارے، گھر آ کر بھی کتنی دیر تک وہ گھن گرج دماغ سے چٹھی رہتی ہے۔ حضرت زبیر رح کے بارے میں منقول ہے کہ جب انہیں کسی شادی کی دعوت میں بلایا جاتا تھا تو اگر حضرت زبیر وہاں راگ باجوں کی آواز سنتے تو اس میں داخل نہیں ہوتے تھے۔ (ذم الملاہمی: ۷۲)

آج ہم کس نہج پر پہنچ گئے ہیں؟ کس سمت کو اپنا بیٹھے ہیں؟ اللہ کے لئے! ہوش کے ناخن لیجئے، شادی سادگی سے کیجئے، نکاح سنت رسول ﷺ ہے، اسے سنت کے مطابق کیجئے۔

آئیے ایک قدم بڑھائیے اور اس گانے بجانے کی محفل کو رب کی خوشنودی والی محفل بنانے کا عزم کیجئے۔

عربی کہاوت لذیذ ترین نعمت

وہ لقمہ: سب سے بہتر ہے کہ جس کو آدمی خود اپنی محنت سے کماتا ہے
وہ لقمہ: زندگی کی نعمتوں میں سب سے افضل ہے کہ
جس کو آدمی بے ساختہ، رغبت سے کھاتا ہے





باپ پیسے جمع کراتا جائے اور ماں نکالتی جائے۔

فضول خرچی

☆ کنجوس باپ (بیٹے سے): دیکھو! تم ڈبل روٹی کے ایک ٹکڑے پر مکھن بھی لگا رہے ہو اور جام بھی اس کو فضول خرچی کہتے ہیں۔ بیٹا: ابا جان! اس کو کفایت شعاری کہتے ہیں۔ آپ نے دیکھا نہیں ہم نے ڈبل روٹی کے دو ٹکڑے نہیں لئے بلکہ ایک ہی ٹکڑے کو ہم مکھن کے لئے بھی استعمال کر رہے ہیں اور جام کے لئے بھی۔

واپس

☆ گائیڈ (سیاح سے): جو بھی اس راستے سے پہاڑ پر گیا وہ آج تک واپس نہیں آیا۔ سیاح (گھبراتے ہوئے) کک۔ کیا مطلب؟ پھر وہ کہاں گیا؟ گائیڈ: دوسری طرف آسان راستے سے اتر گیا۔

کولڈ ڈرنک

☆ ایک آدمی جنگل سے گزر رہا تھا کہ شیر سامنے آ گیا۔ شیر نے کہا: آج میں تمہارا خون پی جاؤں گا۔ آدمی بولا: شیر بھائی! میرا خون تو ٹھنڈا ہے پیچھے ایک نوجوان آرہا ہے اس کا خون گرم ہے تم اس کا خون پی لینا۔ شیر نے کہا: نہیں! آج میں کولڈ ڈرنک پینا چاہتا ہوں۔

لکھائی

☆ ٹیچر (بچے سے): کیا تم کوئی ایسا کام کر سکتے ہو جو کوئی دوسرا نہ کر سکے؟ بچہ: جی مس! میں اپنی لکھائی خود پڑھ سکتا ہوں۔

رسالہ

☆ بیوی (شوہر سے) میرا دل چاہتا ہے کہ میں رسالہ ہوتی اس طرح ہر وقت آپ کے ساتھ تو رہتی۔ شوہر (جھٹ سے) سوچ لو بیگم! یہ تو ہر مہینے بدلتا ہے۔

علاج

☆ مریض ڈاکٹر صاحب صبح جب میں اٹھتا ہوں تو آدھے گھنٹے تک چکر آتے ہیں۔ ڈاکٹر تو آپ آدھا گھنٹہ دیر سے اٹھا کیجئے۔

پانی

☆ ایک شخص نے اپنے باغ کے لئے ایک مالی رکھا ایک روز اس نے پودوں کو پانی نہ دیا مالک نے پوچھا آج پودوں کو پانی کیوں نہیں دیا؟ مالی نے کہا: آج بارش ہوئی تھی۔ مالک نے کہا: میں نے چھتری کس لئے دی ہے تجھے؟

ڈبل روٹی

☆ ایک چھوٹے بچے نے دودھ میں ڈبل روٹی ڈبوتے ہی رونا شروع کر دیا۔ ماں نے پوچھا: کیا ہوا؟ بچہ: امی! ڈبل روٹی سارا دودھ پی گئی اب میں کیا پیوں گا؟

اکائونٹ

☆ ماں باپ بیٹے جوائنٹ اکاؤنٹ کے بارے میں باتیں کر رہے تھے ان کا بچہ پاس ہی بیٹھا ہوا تھا جب اس کی سمجھ میں کچھ نہ آیا تو اپنے والد سے پوچھا: ابو! جوائنٹ اکاؤنٹ کیا ہوتا ہے؟ والد: بیٹا! جس میں

پگھل

☆ استاد: شاگرد سے برف کو جملے میں استعمال کرو۔ شاگرد: پانی ٹھنڈا ہے۔ استاد: اس جملے میں برف کہاں ہے؟ شاگرد: جناب وہ پگھل گئی ہے۔

اسپتال

☆ ابو ابو! ہم بھی چچا جان کے ساتھ اسپتال جائیں گے! ارے میاں وہ تو دانت نکلوانے اسپتال جا رہے ہیں۔ تم وہاں کیا کرنے جاؤ گے۔ چچا کو روتے ہوئے دیکھنے۔ بچوں نے یکا یک جواب دیا۔

چھینک

☆ ایک کنجوس عورت نے اپنے چند پیسے بچانے کے لئے ایک ڈاکٹر صاحب سے باتوں ہی باتوں میں پوچھا: جب آپ کو نزلہ ہوتا ہے تو آپ کیا کرتے ہیں؟ ڈاکٹر صاحب فوراً بولے: ایک آدھ چھینک مار لیتا ہوں۔

بھینس

☆ خریدار: اس بھینس کی قیمت پانچ ہزار روپے تو بہت زیادہ ہے۔ مالک: وہ کیسے؟ خریدار: اس کی ایک آنکھ نہیں ہے۔ مالک: آپ کو اس سے دودھ حاصل کرنا ہے یا کشیدہ کاری کرانی ہے؟

لنگڑا

☆ ایک کنجوس نے پیسے بچانے کی غرض سے ایک پارٹی میں ڈاکٹر صاحب کو گھیر لیا اور ان سے پوچھا: اگر میرے گھٹنے زخمی ہو جائیں تو مجھے کیا کرنا چاہیے؟ ڈاکٹر صاحب نے فوراً جواب دیا: لنگڑا کر چلنا چاہئے۔

لات

☆ ماں (بیٹے سے): اس دروازے پر انگلیوں کے گندے نشانات تمہارے ہیں؟ بیٹا: نہیں امی! میں تو ہمیشہ لات مار کر دروازہ کھولتا ہوں۔

بارش

☆ موسلا دھار بارش ہو رہی تھی اور ایک آدمی چھتری لئے پودوں کو پانی دے رہا تھا۔

پچیس سال

☆ ایک لڑکی نے دوسری لڑکی سے کہا: میں نے تہیہ کر لیا ہے کہ جب تک پچیس سال کی نہیں ہو جاؤں گی شادی نہیں کروں گی۔ دوسری لڑکی بولی: اور میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ جب تک میری شادی نہیں ہو جائے گی پچیس سال کی نہیں ہوں گی۔

دھواں

☆ سلیم (پھاٹک والے سے): جب ریل گاڑی آتی ہے تو آپ یہ جھنڈا کیوں ہلاتے ہیں؟ اس لئے کہ انجن کا دھواں منہ میں نہ جائے۔

ڈاکٹر

☆ ایک شخص آنکھوں کا معائنہ کرانے کے لئے مطب میں پہنچا اور ڈاکٹر صاحب سے پوچھا: ڈاکٹر صاحب کہاں ہیں؟

قبرستان

☆ ایک کنجوس اپنی زندگی کی آخری گھڑیاں گن رہا تھا۔ اس کے لڑکے جو اس سے زیادہ کنجوس تھے آپس میں صلاح کر رہے تھے کہ لاش کو کم سے کم خرچ میں قبرستان تک کیسے پہنچایا جائے: ایک ایسبولینس منگوا لی جائے۔ ایک لڑکے نے کہا: کیا ضرورت ہے۔ دوسرا بولا: ایک ٹھیلا گاڑی سے کام چل جائے گا۔ کنجوس ان لوگوں کی باتیں سن رہا تھا۔ اس سے رہانہ گیا۔ آنکھیں کھول کر بولا: کچھ مت کرو میرا جوتا لادو۔ میں خود پیدل ہی قبرستان چلا جاؤں گا۔

سچ

☆ ایک موٹی عورت نے عدالت میں حلف اٹھاتے ہوئے کہا: میں اپنے وزن، اپنی عمر اور شوہر کی آمدنی کے سوا جو کچھ کہوں گی سچ کہوں گی۔



بھونیں۔ تھوڑا پانی ڈالیں۔ آلو، اٹلی اور ہری مرچوں کا پیسٹ ڈال کر دم پر رکھیں پانچ منٹ بعد ہر ادھنیا ڈال کر سرد کریں۔

فرائی چکن سفید تل میں

اجزاء: چکن ایک کلو (پس کر والیں)، سفید تل آدھا کپ، انڈا ایک عدد، سویا سوس آدھا کپ، پیپر کا پاؤڈر ایک کھانے کا چمچ، دہی آدھا کپ، میدہ آدھا کپ، بیکنگ پاؤڈر ایک چائے کا چمچ، نمک حسب ذائقہ، مکھن یا تیل دو کھانے کے چمچے (حسب ضرورت تلنے کے لئے)۔

ترکیب: باؤل میں چکن، دہی، نمک، سویا سوس، انڈا اور پیپر کا پاؤڈر ملا کر ایک گھنٹے کے لیے رکھ دیں۔ ایک گھنٹے بعد اس میں بیکنگ پاؤڈر، میدہ اور تل ملا دیں۔ کڑا ہی میں تیل گرم کر کے چکن ڈال کر ہلکی آنچ پر ڈیپ فرائی کر لیں۔ سنہری ہو جائے تو سرونگ پلیٹ میں نکال کر سلاد کے ساتھ سرو کریں۔

آملیٹ پرائٹھا

اجزاء: انڈے دو عدد، نمک حسب ذائقہ، لال مرچ پاؤڈر حسب ذائقہ، ہری مرچیں دو عدد (چوپ کر لیں)، پیاز (چوپ کر لیں) ایک عدد چھوٹی، تیل حسب ضرورت۔

ترکیب: پیالے میں انڈے، نمک، لال مرچ پاؤڈر، ہری مرچیں اور پیاز ڈال کر خوب اچھی طرح پھینٹ لیں۔ فرانگ پین میں تیل گرم

گجراتی سویاں

اجزاء: سویاں ایک کلو، چینی 625 گرام، گھی ڈیڑھ پاؤ، بادام حسب خواہش، پستہ حسب پسند، کیوڑہ حسب پسند۔

ترکیب: پتیلے میں پانی حسب ضرورت ڈال کر چولہے پر رکھ دیں۔ ساتھ ہی چینی ڈال دیں۔ دو تین جوش آنے پر اتار لیں۔ پھر تیل اور الائچی کڑکڑا لیں اور سویاں بھی ڈال دیں۔ اب ڈھکنا دسترخوان میں پلیٹ کر اوپر رکھ دیں۔ دس منٹ کے بعد سویاں تیار ہیں۔ بادام پستہ کی ہوائیاں لگائیے۔

میمنی کھٹے آلو چاٹ

اجزاء: آلو (چھوٹے سائز کے) ایک کلو، تیل دو کھانے کا چمچ، لہسن ادراک پیسٹ ایک کھانے کا چمچ، لال مرچ پاؤڈر ایک چائے کا چمچ، نمک حسب ذائقہ، دھنیا پاؤڈر آدھا چائے کا چمچ، زیرہ (بھنا کٹا ہوا) ایک کھانے کا چمچ، چاٹ مصالحہ ایک چائے کا چمچ، اٹلی کا پیسٹ پاؤ کپ، چینی ایک کھانے کا چمچ، چکن پاؤڈر ایک چائے کا چمچ، زرد رنگ دو چنگلی، ہر ادھنیا (چوپ کر لیں) آدھا کپ، ہری مرچوں کا پیسٹ ایک چائے کا چمچ۔

ترکیب: آلو بال کر چھیل لیں سوس پین میں تیل گرم کر کے اس میں لہسن ادراک پیسٹ ڈال کر فرائی کریں۔ نمک، لال مرچ پاؤڈر، چاٹ مصالحہ، چکن پاؤڈر، چینی، زرد رنگ، زیرہ اور دھنیا پاؤڈر ڈال کر

ہری مرچوں کی چکن

اجزاء: چکن ایک کلو، دہی ایک پاؤ، پیاز درمیانی (چوکور کاٹ لیں) دو عدد، لہسن (سلاکس کر لیں) آٹھ سے دس جوے، ادراک (باریک کاٹ لیں) دو اونچ کا ٹکڑا، ثابت لال مرچ (بھون کر کوٹ لیں) دس سے بارہ عدد، سفید زیرہ (بھون کر کوٹ لیں) ایک چمچ، کالی مرچ (کٹی ہوئی) ایک کھانے کا چمچ، ثابت گرم مصالحہ ایک کھانے کا چمچ، ہر ادھنیا حسب ضرورت، لیموں حسب ضرورت، تیل آدھی پیالی، نمک حسب ذائقہ۔

ترکیب: چکن کو نمک، کالی مرچ اور دہی لگا کر آدھے گھنٹے کے لئے رکھ دیں۔ تیل کو گرم کر کے ثابت گرم مصالحہ ڈالیں۔ پھر اس میں پیاز بھی ڈال کر بھونیں۔ گلابی ہونے پر چکن ڈالیں۔ جب چکن آدھی گل جائے تو اس میں لہسن، ادراک، ثابت لال مرچ بھنی اور کٹی ہوئی اور زیرہ ڈال کر ڈھکن بند کر دیں۔ جب چکن مکمل گل جائے تو بھون لیں اور ہر ادھنیا اور لیموں سے گارنش کریں۔

باربی کیو بوٹی

اجزاء: بیف بوٹی (انڈر کٹ) ایک کلو (ایک اونچ کے ٹکڑے کروالیں)، پیتا (پسا ہوا) دو کھانے کے چمچ، نمک حسب ذائقہ، ادراک پیسٹ ایک چائے کا چمچ، لہسن پیسٹ ایک چائے کا چمچ، لال مرچ پاؤ ڈر دو چائے کے چمچ، کباب چینی (پسی ہوئی) ایک کھانے کا چمچ، دہی آدھا کپ، گھی دو کھانے کے چمچ۔

ترکیب: گوشت کو اچھی طرح دھو لیں۔ اس پر نمک اور ادراک لگا لیں۔ اس کے بعد دہی، پیتا، لہسن، لال مرچ پاؤ ڈر، کباب چینی اور گھی لگا کر ایک گھنٹے میرینیٹ ہونے کے لئے رکھ دیں۔ سیخوں پر بوٹیاں لگائیں اور اوون میں بیک کریں۔ (چاہیں تو کونلہ پر بھی سینک سکتے ہیں)۔ مزیدار باربی کیو بوٹی تیار ہے۔ سیخوں سے اتار کر پلیٹ میں رکھیں اور سلاد کے ساتھ سرو کریں۔

کر کے اس میں انڈے کا کچر ڈال کر دونوں طرف سے گولڈن براؤن ہونے تک فرائی کر لیں اور پرائٹوں کے ساتھ گرم گرم سرو کریں۔

مٹن کھڑا مصالحہ

اجزاء: گوشت (مٹن) آدھا کلو، پیاز درمیانی دو عدد، ادراک لہسن پیسٹ تین کھانے کے چمچ، ٹماٹر (چوکور کاٹ لیں) تین سے چار عدد، کٹی لال مرچ ایک کھانے کا چمچ، کٹی کالی مرچ ایک کھانے کا چمچ، بڑی الپچی دو عدد، چھوٹی الپچی تین سے چار عدد، دارچینی دو عدد، تیز پات دو عدد، لونگ تین سے چار عدد، ہری مرچیں چار سے پانچ عدد، نمک حسب ذائقہ، تیل آدھا کپ، جانفل، جاوتری پاؤ ڈر (خوشبو کے لئے) ایک چنگلی۔

ترکیب: تیل میں ایک پیاز گلابی کر کے تیز پات، چھوٹی الپچی، لونگ، دارچینی، بڑی الپچی، ادراک لہسن پیسٹ ڈالیں پھر اس میں گوشت ڈالیں۔ گوشت کا پانی خشک کرنے کے بعد ٹماٹر، کٹی کالی مرچیں، کٹی ہوئی لال مرچیں اور ہلدی ڈال کر اچھی طرح مکس کریں۔ پھر گوشت کے گلنے کے لئے ڈیڑھ کپ پانی ڈال کر آونچ درمیانی کر دیں۔ جب گوشت گل جائے تو اس میں ہری مرچیں، ایک پیاز جو باقی رہ گئی تھی ڈال کر اچھی طرح بھون لیں، تیل اوپر آنے پر جانفل جاوتری کا پاؤ ڈر ڈال کر ایک سے دو منٹ تک دم دیں۔

بینگن اور آلو مٹر کی سبزی

اجزاء: بینگن ایک کلو، آلو دو بڑے، لہسن (چوپڈ) ایک پوتھی، ٹماٹر آدھا پاؤ، سرخ مرچ ایک کھانے کا بڑا چمچ، مٹر آدھا کلو، ہلدی آدھا چائے کا چمچ، کالی مرچ دو یا تین عدد، سبز ادھنیا اور پودینہ چند پتے، گھی یا تیل حسب ضرورت، نمک حسب ضرورت۔

ترکیب: بین میں تیل ڈالیں، زیرہ ڈالیں پھر ٹماٹر، لہسن ڈال کر بھونیں اب اس میں تمام مصالحے اور سبزی ڈال کر بھونیں خوب بھون جائیں تو ہلکی آونچ پر دم دیں۔

وہ جو ہم سے بھچ گئے

(انتقال پر ملال)

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رٰجِعُونَ

ہم یقیناً اللہ ہی کے ہیں۔ اور ہم یقیناً اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔



بانٹوا انجمن حمایت اسلام کی جانب سے موصولہ مرحومین کی فہرست کا ترجمہ

یکم مارچ 2022ء --- 31 مارچ 2022ء ٹیلی فون نمبر: بانٹوا انجمن حمایت اسلام 32202973

تعزیت: ہم ان تمام بھائیوں اور بہنوں سے دلی تعزیت کرتے ہیں جن کے خاندان کے افراد اللہ رب العزت کے حکم سے انتقال کر گئے۔ دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ جملہ مرحومین کی مغفرت فرمائے۔ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے (آمین)

صدر، جنرل سیکریٹری اور راکین مجلس منتظمہ بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

نوٹ: مرحومین کے اسمائے گرامی بانٹوا انجمن حمایت اسلام کے ”شعبہ تجھیز و تکفین“ کے اندراج کے مطابق ترجمہ کر کے شائع کئے جا رہے ہیں۔

نمبر شمار	تاریخ وفات	نام بمعہ ولدیت / زوجیت	عمر
-1	2 مارچ 2022ء	عبدالغفار عمر لو بھیا	84 سال
-2	3 مارچ 2022ء	محمد ابراہیم سلیمان کریم بدی	90 سال
-3	3 مارچ 2022ء	مجیدہ بانو محمد ابراہیم زوجہ محمد اقبال کوڑیا	73 سال
-4	3 مارچ 2022ء	عبدالمطلب عبدالکریم حاجی آدم جاگڑا	85 سال
-5	3 مارچ 2022ء	الطاف یوسف اللہ رکھا کا پڑیا	57 سال
-6	4 مارچ 2022ء	زیب النساء سلیمان آدم موسانی زوجہ ابا علی پو پٹ پوترا	85 سال
-7	4 مارچ 2022ء	زہرہ عیسیٰ حاجی عبداللہ وڈال والا زوجہ عبدالرزاق لاٹھیا	78 سال
-8	5 مارچ 2022ء	عبدالجبار عبدالرزاق مون	53 سال
-9	6 مارچ 2022ء	امینہ حبیب شیرڈی والا زوجہ عبدالستار	85 سال
-10	6 مارچ 2022ء	اسماء محمد سلیم ورنند زوجہ سعد مینڈھا	33 سال
-11	9 مارچ 2022ء	نجمہ بانو احمد راہڈیا زوجہ ابا علی بالا گام والا	65 سال
-12	10 مارچ 2022ء	عبدالغفار عبدالحبیب آکھا والا	80 سال

عمر	نام بمعہ ولدیت لزوجیت	تاریخ وفات	نمبر نظر
83 سال	بلیس حاجی ستار دادا زوجہ محمد یونس جاگڑا	12 مارچ 2022ء	-13
76 سال	فاطمہ حاجی عمر دوچکی زوجہ عبدالرؤف کالیا	15 مارچ 2022ء	-14
45 سال	یاسمین اسماعیل گھریالی زوجہ محمد حنیف کالیا	18 مارچ 2022ء	-15
35 سال	محمود عمر شیخا	19 مارچ 2022ء	-16
65 سال	فریدہ ابراہیم پوپٹ پوتر ازوجہ مشتاق جیت پور والا	19 مارچ 2022ء	-17
85 سال	بلیس محمد اسماعیل شن والا زوجہ عبدالغفار سنوسر والا	22 مارچ 2022ء	-18
25 سال	محمد صدیق محمد الطاف جاگڑا	23 مارچ 2022ء	-19
60 سال	محمد الطاف محمد حبیب کوٹھاری	23 مارچ 2022ء	-20
84 سال	حور بانئی غلام محمد چھیار ازوجہ محمد یوسف گاندھی	23 مارچ 2022ء	-21
93 سال	جاجیانی زبیدہ حاجی احمد کھانانی زوجہ حاجی عبدالستار گنچا	23 مارچ 2022ء	-22
87 سال	عائشہ عبداللہ کھانانی زوجہ احمد کسانتی	24 مارچ 2022ء	-23
83 سال	زیب النساء ابا عمر داؤد ایدھی زوجہ عبدالرحمن ویکری والا	24 مارچ 2022ء	-24
---	محمد شکیل عبدالرزاق کولکا والا	24 مارچ 2022ء	-25
80 سال	خدیجہ جاجیانی آدم موسانی زوجہ عبدالستار	26 مارچ 2022ء	-26
5 سال	فاطمہ محمد سعدر اجا	30 مارچ 2022ء	-27
59 سال	رحیمہ جاجیانی حنیف بلوانی زوجہ حاجی عبدالشکور بلوانی	30 مارچ 2022ء	-28
83 سال	زیلخا ابا عمر (دادا) او جری زوجہ عبدالعزیز بکیا	31 مارچ 2022ء	-29
72 سال	زبیدہ آدم ایدھی زوجہ یوسف موسانی	31 مارچ 2022ء	-30

آپ جہاں بھی جب بھی مدد دینے کے لئے آپ اپنا ہاتھ آگے بڑھائیں تب

بانٹو میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

کے زکوٰۃ فنڈ اور ڈونیشن فنڈ کو یاد رکھنے کی پر خلوص گزارش ہے آپ کی چھوٹی بڑی امداد سے اپنی جماعت ضرورت مندوں، غریبوں، یتیموں اور محتاجوں کی مدد کر سکے گی۔

بانٹو امین جماعت ہمارا مشن اور ہمارا وژن



ہمارا خواب تھیلیسیمیا سے پاک بانٹو امین برادری

خون عطیہ کرنے کے فوائد

HEALTH BENEFITS OF DONATING BLOOD

★ دل و دماغ کے لئے موزوں: Improvement in Status of Heart and Brain

- اگر مناسب وقفے کے ساتھ خون عطیہ کیا جائے تو انسانی جسم میں آئرن کو کم کرنے میں مدد ملتی ہے جس سے 88% تک دل کے امراض میں اور ساتھ ساتھ دماغی امراض میں بھی 33% تک کمی واقع ہوتی ہے اور یہ ہم جانتے ہیں کہ دل اور دماغ دونوں انسانی صحت مند جسم کے لئے بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

★ نئے خون کی افزائش: Formation of New Blood

- خون عطیہ کرتے ہی انسانی جسم 48 گھنٹوں کے اندر دوبارہ سے نئے خون کی افزائش شروع کر دیتا ہے اور اس طرح صرف 02 ماہ کے اندر اندر تمام خون واپس بن جاتا ہے۔ لہذا یہ کہا جاسکتا ہے کہ خون کا عطیہ انسانی جسم میں ہے خون خلیے پیدا کرنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔ یہ خلیے انسان جسم کی کارکردگی کو بہتر بناتے ہیں۔

★ کینسر سے بچاؤ: Cancer Risk Reduction

- یہ بات اب ایک حقیقت بن چکی ہے کہ خون کا عطیہ انسانی جسم کو بہت سارے امراض سے محفوظ رکھتا ہے اور مناسب وقفے وقفے سے خون دینے سے جگر، پھیپھڑے، آنتوں اور گلے سے کینسر کا خطرہ کم ہو جاتا ہے۔

★ تروتازہ محسوس کرنا: Feeling of Well Being

- یہ مشاہدہ کیا گیا ہے کہ وہ تمام لوگ جو تسلسل کے ساتھ اپنے ماضی میں خون کا عطیہ دیتے ہیں وہ ایک لمبے عرصے تک خوش و خرم اور صحت مند زندگی گزارتے ہیں اور اپنے آپ کو زیادہ تندرست محسوس کرتے ہیں۔

★ مفت چیک اپ اور بلڈ اسکریننگ: Free Check up and Free Blood Screening

- ایک سب سے بڑا فائدہ جو ڈونر کو حاصل ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ ڈونر کو مفت طبی معائنہ کے ساتھ ساتھ مفت میں بلڈ اسکریننگ کی سہولت میسر آ جاتی ہے جیسے HIV اور Malarial Parasite, Hepatitis B, Hepatitis C

ان بیماریوں کے متعلق رپورٹ بھی دی جاتی ہیں۔



MARCH 2022

S.NO	NAMES	DATE
1	☆.....Muhammad Ahmed Hafiz Dr. M. Jahangir Haji Moosa Koylanawala with Mehreen Muhammad Amin Abdul Shakoor Adenwala	02-03-2022
2	☆.....Muhammad Arkam Muhammad Atiq Jan Muhammad Ozri with Nameera Muhammad Naveed Shaja ul Rehman Paracha	07-03-2022
3	☆.....Moiz Imran Abdul Qadir Bachaowala with Javeria Muhammad Farooq AbuBaker Biddu	10-03-2022
4	☆.....Abrar Ali Muhammad Umsan Kesodia with Saba Muhammad Khalid Muhammad Bashir Sheikh	12-03-2022
5	☆.....Daniyal Junaid Anwar Bhuri with Faryal Muhammad Aslam Abdul Ghani Sama	12-03-2022
6	☆.....Faheem Muhammad Younus Aba Umer Khadiawala with Fauzia Muhammad Aslam Abdul Ghani Raja	16-03-2022
7	☆.....Muhammad Irfan Muhammad Yousuf Muhammad Umer Mulla with Amber Muhammad Arif Abdul Sattar Sheikha	26-03-2022

Printed at: **Muhammed Ali -- City Press**

OB-7A, Mehersons Street, Mehersons Estate,
Talpur Road, Karachi-74000. PH : 32438437

Honorary Editor: **Abdul Jabbar Ali Muhammad Biddu**

Published by: **Muhammad Iqbal Billoo Siddiq Akhawala**

At **Bantva Memon Jamat (Regd.)**

Near Raja Mansion, Beside Hoor Bai Hajiani School, Yaqoob Khan Road, Karachi.

Phone: 32728397 - 32768214 - 32768327

Website : www.bmj.net

Email: donate@bmjr.net

S.NO	NAMES	DATE
22	☆.....Usama Muhammad Ali Muhammad Zikar Dhisidia with Sumaika Muhammad Usama Muhammad Siddiq Wadalawala	13-03-2022
23	☆.....Wasim Muhammad Shoaib Suleman Adhi with Aisha Abdul Majeed Abdul Aziz Andha	13-03-2022
24	☆.....Hanzalah Wali Muhammad Abdul Sattar Rabdia with Iqra Gul Muhammad Haji Aba Ali Kapadia	16-03-2022
25	☆.....Hammad Wali Muhammad Abdul Sattar Rabdia with Ramsha Amin Abdul Ghaffar Badla	16-03-2022
26	☆.....Salman Saleem Abdul Ghaffar Chamdia with Nisma Javed Akhter Zaheeruddin Chauhan	18-03-2022
27	☆.....Usman Muhammad Saleem Umsan Sheikha with Zainab Abdul Samad Muhammad Siddiq Sheikha	18-03-2022
28	☆.....Abrar Ali Muhammad Usman Kesodia with Saba Muhammad Khalid Muhammad Bashir Sheikh	20-03-2022
29	☆.....Muhammad Ayaz Muhammad Rafiq Rehmatullah Badi with Nimra Muhammad Munaf Abdul Ghani Gandhi	20-03-2022
30	☆.....Kamran Rafiq Muhammad Siddiq Mesia with Ayesha Altaf Hussain Yousuf Makna	22-03-2022
31	☆.....Muhammad Ibrahim Muhammad Altaf Abdul Sattar Moon with Sara Faris Muhammad Hyas Badi	23-03-2022
32	☆.....Muhammad Saad Muhammad Irfan Abdul Latif Mayariwala with Muskan Munir Ahmed Muhammad Siddiq Kothari	23-03-2022
33	☆.....Daniyal Junaid Anwar Bhuri with Faryal Muhammad Aslam Abdul Ghani Sama	26-03-2022



S.NO	NAMES	DATE
10	☆.....Danish Muhammad Jawed Haji Aba Ali Jangda with Aisha Muhammad Aqib Abdul Latif Moon	06-03-2022
11	☆.....Muhammad Shaharyar Muhammad Saleem Abdul Ghaffar Galla with Asma Muhammad Aslam Rehmatullah Manodhrawala	06-03-2022
12	☆.....Muhammad Rayyan Muhammad Ibrais Abdul Rauf Kalia with Neha Fatima Muhammad Naeem Noor Muhammad Moti	06-03-2022
13	☆.....Abdul Ghani Zubair Abdul Sattar Mesia with Sarah Muhammad Hanif Abdul Sattar Mesia	10-03-2022
14	☆.....Abdul Muqeem Abdul Sattar Wali Muhammad Kandhoi with Aiman Aftab Wali Muhammad Rawda	10-03-2022
15	☆.....Sameer Muhammad Saleem Muhammad Siddiq Surti with Rabia Faisal Haji Yaqoob Gheli	10-03-2022
16	☆.....Zain-ul-Abideen Muhammad Irfan Abdul Aziz Khanani with Ayesha Muhammad Amir Abdul Hameed Aarbi	11-03-2022
17	☆.....Muhammad Zeeshan Muhammad Taufiq Muhammad Siddiq Bhatda with Iqra Muhammad Rafiq Habib Moosani	11-03-2022
18	☆.....Abdul Kareem Muhammad Noman Rehmatullah Beria with Hadiya Muhammad Saleem Abdul Majeed Vichar	11-03-2022
19	☆.....Umair Abdullah Abdul Ghaffar Popatpotra with Savera Fatima Muhammad Sarfaraz Muhammad Ismail Mota	11-03-2022
20	☆.....Muhammad Umer Abdul Aziz Muhammad Siddiq Akhawala with Aisha Muhammad Zubair Ali Muhammad Hadmaria	11-03-2022
21	☆.....Touheed Umer Muhammad Yousuf Tayyab Bhuri with Sana Shokat Ali Shah Nazar Ali Shah Syed	12-03-2022

Wedding

شادی خاندانی

MARCH 2022

S.NO	NAMES	DATE
1	☆.....Faizan Muhammad Rafiq Abdul Sattar Bhuri with Namra Yasin Aziz Jangda	02-03-2022
2	☆.....Muhammad Sufiyan Muhammad Ashraf Wali Muhammad Kodvawala with Areeba Muhammad Arif Muhammad Younus Bilwani	03-03-2022
3	☆.....Affan Muhammad Asif Haji Abdullah Dojki with Arisha Suria Aqueel Abdullah Suriya	04-03-2022
4	☆.....Muhammad Farooq Muhammad Yaseen Muhammad Siddiq Nini with Anum Muhammad Yaseen Rehmatullah Thaplawala	04-03-2022
5	☆.....Osama Muhammad Younus Rehmatullah Moosani with Hira Shehzad Habib Suleman Biloo	04-03-2022
6	☆.....Salman Aba Qasim Haji Abdul Karim Adhi with Hajra Imran Abdul Razzak Khanani	04-03-2022
7	☆.....Abdullah Muhammad Ashraf Muhammad Yousuf Ghazipura with Nimra Muhammad Jawed Jan Muhammad Dojki	04-03-2022
8	☆.....Shahrukh Muhammad Amin Abdul Aziz Halari with Henna Haroon Rashid Jan Muhammad Dojki	05-03-2022
9	☆.....Muhammad Mubeen Muhammad Haroon Suleman Sojra with Tehreem Muhammad Tanveer Abdul Razzak Adhi	05-03-2022

S.NO	NAMES	DATE
21	☆.....Junaid Abdul Ghaffar Muhammad Usman Khanani with Rabia Abdul Ghani Muhammad Sharif Popatpotra	21-03-2022
22	☆.....Umer Muhammad Ibrahim Muhammad Ismail Khamisa with Fatima Muhammad Ahmed Muhammad Siddiq Diwan	21-03-2022
23	☆.....Muhammad Bilal Muhammad Aslam Abdul Ghaffar Khidiria with Hira M. Zikar Qasim Advani	21-03-2022
24	☆.....Muhammad Usman Muhammad Amin Aba Umer Aaka with Marium Muhammad Sohail Muhammad Zikar Bakhai	22-03-2022
25	☆.....Muhammad Maaz Muhammad Ameen Abdullah Dharawadwala with Fatima Ayaz Abdul Aziz Khamblawala	24-03-2022
26	☆.....Muhammad Anas Rafiq Haji M. Kapadia with Mariam Muhammad Farooq M. Yousuf Dandia	25-03-2022
27	☆.....Abdul Haseeb Muhammad Aslam Muhammad Siddiq Jangda with Nimra Asif Zakaria Mian Noor	26-03-2022
28	☆.....Abdul Samad Abdul Jabbar A. Aziz Kasbati with Kanwal Muhammad Shoaib A. Aziz Jangda	26-03-2022
29	☆.....Yaseen Kashan Haji Abdul Qadir Samla with Fatima Bano Gul Ahmed Muhammad Ilyas Moon	28-03-2022
30	☆.....Muhammad Mustafa Muhammad Yaqoob Abdul Sattar Mahenti with Sara Junaid Haroon Aba Ali Wakil	28-03-2022
31	☆.....Bilal Dr. Amanullah Usman Mandvia with Zainab Muhammad Saleem Wali Muhammad Rabdia	28-03-2022
32	☆.....Muhammad Umer M. Siraj Abdul Ghaffar Nautankia with Rafia Kiffal Abdullah Galla	29-03-2022
33	☆.....Muhammad Asad Jahangir Aba Umar Chatni with Mariam Muhammad Rafiq Ayub Bharamchari	31-03-2022

S.NO	NAMES	DATE
10	☆.....Muhammad Ilyas Muhammad Yousuf Haji Abdul Latif Dharawadwala with Maryah Abdul Rauf Haji Muhammad Yaseen Silat	08-03-2022
11	☆.....Muhammad Owais Muhammad Ishaq Muhammad Ismail Khanani with Aqsa Muhammad Sohail Muhammad Siddiq Khanani	09-03-2022
12	☆.....Umair Muhammad Saleem Haji Abdul Sattar Bhoot with Hadia Muhammad Rauf Haji Siddiq Lath	09-03-2022
13	☆.....Muhammad Bilal Noor Muhammad Hashim Durvesh with Ayesha Altaf Hussain Haji Ismail Mendha	10-03-2022
14	☆.....Muhammad Sameer Muhammad Khurram Muhammad Yaseen Dharkla with Laiba Muhammad Anwer Abdul Sattar Moosani	14-03-2022
15	☆.....Muhammad Mateen Altaf Hussain Muhammad Siddiq Silat with Rafia Muhammad Riaz Jan Muhammad Darvia	14-03-2022
16	☆.....Yaseen Muhammad Hussain Muhammad Umar Moosani with Rafia Muhammad Ishaq Muhammad Usman Popatpotra	14-03-2022
17	☆.....Muhammad Umer Muhammad Iqbal Haji Ismail Adhi with Javeria Muhammad Anis Muhammad Siddiq Advani	14-03-2022
18	☆.....Muhammad Ayaz Muhammad Rafiq Rehmatullah Badi with Nimra Muhammad Munaf Abdul Ghani Gandhi	16-03-2022
19	☆.....Muhammad Owais Muhammad Altaf Aba Umer Temla with Sufa Muhammad Altaf Rehmatullah Jangda	17-03-2022
20	☆.....Sohaib Muhammad Iqbal Abdul Aziz Kaluda with Ayesha Muhammad Nasir Tayyab Haji Yousuf Shiwani	18-03-2022



Engagement

مہنگیاں

MARCH 2022

S.NO	NAMES	DATE
1	☆.....Salman Haji Muhammad Jawed Habib Adhi with Aisha Muhammad Tufail Abdul Razzak Lobhia	02-03-2022
2	☆.....Ahsan Muhammad Yousuf Haji Muhammad Ilyas Sheikha with Marium Muhammad Munir Muhammad Siddiq Kesodia	02-03-2022
3	☆.....Osama Muhammad Ashraf Yousuf Khanani with Maryam Samad Muhammad Younus Bijuda	03-03-2022
4	☆.....Muhammad Sufiyan Altaf Hussain Aba Umer Adhi with Ramsha Jawed Aba Ali Lath	03-03-2022
5	☆.....Muhammad Noman Muhammad Ashfaq Gul Muhammad Advani with Shifa Imran Aba Umer Adhi	03-03-2022
6	☆.....Anas Muhammad Junaid Abdul Rehman Khanani with Umiya Muhammad Mehmood Muhammad Yaqoob Kutaya	04-03-2022
7	☆.....Anas Muhammad Hussain Qasim Suleman Adhi with Iqra Muhammad Yaqoob Abdul Sattar Polani	05-03-2022
8	☆.....Zain-ul-Abideen Muhammad Rafiq Abdul Aziz Popatpotra with Faiza Muhammad Altaf Muhammad Bhai Bawany	07-03-2022
9	☆.....Muhammad Hasan Muhammad Ilyas Umer Moosa Moosani with Ramsha Muhammad Siddiq Abdul Rehman Nini	08-03-2022

ખામોશીની પૂબી

રજુઆત: મોહંમદ શફી ગાંધી

એક બુદ્ધિશાળીનું કથન છે કે ખામોશીમાં સાત હજાર ખુબીઓ અને ફાયદાઓ છે જે સાત સુવાક્યોમાં નિર્ભર છે.

પહેલું વાક્ય છે કે: ખામોશી કોઈ પ્રકારની મશક્કત-મહેનત-પરિશ્રમ વગરની ઈબાદત છે.

બીજું: ખામોશી ઘરેણા વગરનો શણગાર છે.

ત્રીજું: કોઈ જાતની સલ્તનત કે બાદશાહી વગરની હયબત અને રૂઆબ છે.

ચોથું: દીવાલો અને ઊંચી રાંગ વગરનો કિલ્લો છે.

પાંચમી: ખામોશીમાં કોઈ એક પાસે પણ દિલગીરી-મા'ઝરત વ્યક્ત કરવી પડતી નથી.

છઠ્ઠું: એમાં 'કીરામચન કાતેબચન' (ડાબે-જમણે ખભે બેસીને આમાલનામું લખનાર ફરિશ્તાઓ)ને રાહત મળે છે.

સાતમું: ખામોશી ઈન્સાનના એબ અને ત્રુટિઓ માટે પરદો છે. એક બુરુગાનું કથન છે કે ખામોશી આમલીમનો શણગાર અને જાહીલનો પરદો છે.

ચાર બાબતો એવી છે જે મોમીનમાં જોવા મળે છે. (૧) ખામોશી જે ઈબાદતનો પાયો છે. (૨) નમ્રતા (૩) અલ્લાહનો ઝિક્ર અને (૪) ઝગડા ફીસાદની કમી.

હઝરત રબીઅ બીન ખસિમ (રહે.) સવારથી જ પોતાની પાસે કાગળ-કલમ રાખી લેતા જે વાત પણ કરતા લખી લેતા અને સાંજ થતા પોતાના નફસનો 'મુહાસીબા' (હિસાબ) કરતા.

ફકીહ અબુલ-કયાસ સમરકંદ (રહે.) ફરમાવે છે કે અલ્લાહવાલાઓનો એજ દસ્તુર રહ્યો છે કે તેઓ જુભની (એટલે વાણીની) હિફાઝત માટે જબરા પ્રયાસો કરતા રહે છે તેમજ દુનિયામાં પોતાનો હિસાબ-કિતાબ કરતા રહે છે. એક મુસલમાન માટે એ જ વધુ યોગ્ય છે કે આખેરતમાંના હિસાબ-કિતાબ પહેલાં દુનિયામાં જ પોતાનો હિસાબ-કિતાબ પહેલાં દુનિયામાં જ પોતાનો હિસાબ-કિતાબ કરી લ્યે.

દુનિયાનો હિસાબ-કિતાબ આખેરતના હિસાબ-કિતાબ કરતાં બહેતર અને ખૂબ જ આસાન અને સરળતા ભરેલો છે. દુનિયામાં પોતાની જુભની હિફાઝત કરવી અને ખામોશ રહેવું આખેરતમાંની નદામત, શરમિંદગી અને સજાથી વધુ આસાન છે. ખ્યાતનામ વલી અલ્લાહ હઝરત ખ્વાજા હસન બસરી (રહે.) ફરમાવે છે કે લોકોમાં એ વાત મશહુર હતી કે દાના-અકલમંદ આદમીની જુભ તેના દિલની પાછળ હોય છે એટલે કે તે જે કાંઈ કહેવા યાહે છે ત્યારે દિલથી મશ્વેરો મેળવે છે. ફાયદાકારક હોય તો કહે છે નહિતર ખામોશ રહે છે.

અરબી ભાષાના મશહુર શાયર હમીદ બિન અબ્બાસના એક શેઅરનો ભાવાર્થ છે કે:

'તારી ઉમર-આયુષ્યની કસમ ! મારા ઈલ્મમાં કોઈ વસ્તુ એવી નથી જે જુભથી વધારે કેદમાં રાખવાને પાત્ર હોય તેથી ખામોશ રહીને સલામતી હાસીલ કરો.



रोजे के इमार्दल



तिरमिजी शरीफ़में छय की, छुजुर सखलाछे अलयहे वसखमने ईश्राए इरमाया जन्तमें आठ दरवाजे छय, उनमेंसे अक का नाम 'रैयान' छय ओर रोजेदार के सिवा और कोठे ईस दरवाजेसे जन्तमें दाजिल न छे शकगा.

अक दुसरी छडीसे पाकमें आया छय की, रोजा अक ढाल के मानीन्द छय, दोजभ-की आग से बयने के लिये अक क्विा छय.

रोजदारो के लिये क्यामत के दिन अर्श कें नीये (१७) सतरह दस्तरख्वान युने जायेगे ओर वोह लोग उस पर बैठ कर जाना जायेगे. जब के दुसरे लोग खिसाब की इकमे इसे छुये छोगे. ओर वोह क्छेगे की, ये कैसे लोग छय जो बेकीक छे कर तसखी के साथ जाना जा रहे छय ! तो गैब से उनके जवाब भीवेगा, 'ये लोग रोजेदार छय जो दुनियामे इंभेशा पाबंदी के साथ माहे रमजान के रोजे रभ्मा करते थे. ओर ईन्ही रोजेका उन्हे ये नेक अजर दीया जा रहा छय. तुम लोग रोजे से दूर भागते थे ओर ईसी वजह से आज तुम बैरान व परेशान छे.'

उजस्त अबु छुस्थरह रदियह्लाछे तरगाला अन्धे से रिवायत छे की छुजुर सखलाछे अलयहे वसखमने ईश्राए इरमाया की, हर चीज के लिये जकत जरूरी छय, ओर अपने बदन (जुस्म) की जकत 'रोजा' छय.

रोजे की सबज अक ईन्सान सख्र व तहम्मूल का वो सबक शीज लेता छय जो गर्दीश के मवाक़ेअ पर उसे छिमत ओर तसखी बज्जाता छय ओर साथ साथ जब वोह रोजे

के जरिये सख्र की आजमाईश में कामियाब छेता छय तो उसे रब्बुल आलमीन की भुरनुदी भी छांसिल छेती छय.

रोजो के बारेमें अक अहम खिल्सुकी यह भी छय की, जब पेट भरवा छुवा छेता छय तो उस वक्त नक्ष ताकतवर बन जाता छय, ओर अगर पेट जावी छय तो 'रूह' के ताकत मिलती छय. रूह ओर नक्ष अक जुस्म के दो छाथों ओर अक गाडी के दो पहियों की मानीन्द छय, ईसी लीये दोनों के मजबुत बनाना जरूरी छय, तो कुछ दिन नक्ष के गिजा दे-तो थोडे दिन रूह के लीये छेड दे.

रोजा पेट की बिमारीयो के लीये भी अक अहम नुस्खा व ईलाज छय. आजका सायन्स-बल्के डेक्टरो से सुना जाता छय की जिस तरह पुरा दिन काम करने के बाद ईन्सान के लीये आराम जरूरी छय, दे या तीन शिफ्टमें यालु रहेनेवाले डेक्टरी के मशीनकी छुंछी बज्जाने के लीये उसे भी कुछ वक्त के लीये बंध कर दीया जाता छय, उसी तरह साल भर तरेह तरह की गीजा के छजम करने लिये के जो कुव्वत हमारे पेट के छांसिल छय, उसे बख्शर रहने के लीये भी पेट के कुछ आराम देना जरूरी छय, जो रोजे के जरिये मिल जाता छय.

रोजे ही के सबजसे ईन्सान के गीजा व भुराक की अहमीयत समजमें आती छय. ओर शक कसी की क्क महेसुस करके अक मुसलमानका दिल इकीरोकी मद्द की तरफ़ माईल छेता छय.

रोजा... लूज सछेने की बख्दास्त करनेकी आदत ढालता छय. भुदा न करे अगर केठे अयसी मुसीबत या

ઝિયાદા મળે. કુફ કરશો અઝાબના મુસ્તહીક થાશો. જે લોકો કુફ કરે નાશુકા લોકો તેનાથી મારા રબ બેપવાઈ છે.

આ આચાતની ઝીમનમાં અમારો સુલુક કઈ તરહ હમારી હસનાતનો ઝખીરો “સુલેમાની ખઝાનો” બની શકે છે તે માઅનાથી દિલની વાતો સહી રજુ કરીએ છીએ.

અય પરવરદિગાર ! અમારા કને સોના, ચાંદી, રૂપાના ઝવે- રાતોના ખઝાનામાંથી અમારી કામ્યાબીની ગાડી હર દિન આગળને આગળ ઘપતી હોય તેની માઅના અમે એક કરીએ કે આ તારૂં ફઝલ છે. તે બરાબર ના કહેવાય. (૧) ઝિંદગીમાં અમે લોકો સાથે મળીએ દરેકના દિલ સાફ હોય તો તે તારૂં ફઝલ છે તે બરાબર કહેવાય. (૨) મુશ્કેલી- ઓમાં સબ્બ કરીએ, પાડોશીઓને મદદ કરીએ. સગા-સંબંધીઓથી મેળ, મોહબ્બત રાખીએ તો તે તારૂં ફઝલ છે. (૩) ફી સબીલીલાહ કોઈ

ખિદમતનો મોકો મળે તો તે તારૂં ફઝલ છે. (૪) કોઈના દુઃખમાં શરીક થઈએ, કોઈની ખૂશીમાં ખુશ થઈએ તો તે તારૂં ફઝલ છે. (૫) રસ્તે-બ-રસ્તે કોઈથી હસીને સાહેબ સલામ કરીએ યા કોઈ મોહતાજની ખબરગીરી કરીએ તો તે તારૂં ફઝલ છે. (૬) દિલથી અમે તારી ઈબાદત કરીએ અમારા ગુનાહોની ખરા દિલથી યાદ કરી મગફેરત ચાહીએ અમારૂં ખાતેમૂલ બીર થાય તો તે તારૂં ફઝલ છે. (૭) અય પરવરદિગાર! તારા હબીબની વલાયતના સબબ તેની એક મીઠી નઝર નસીબ થાય તેઓ અમને દેખીને ખૂશ થાય. અમારી અરજ સાંભળી લે તો તે તારૂં ફઝલ છે. અયઝુલ-ફઝલીલ અઝીમ ! તું તારા ફઝલમાં ઈજાફો કરતો રહેજે.

અલ્લાહુમ્મા સલ્લેઅલા મોહંમદીન વઆલા આલે મોહંમદીન વબારીક વસ્સલીમ.

દાનવીરો સમક્ષ ઝકાત-ડોનેશન ફંડ માટે અપીલ

ઝિરાદરીના સર્વે દાનવીરોની જાણ ખાતર કે બાંટવા મેમણ જમાત તરફથી જરૂરતમંદોને “માસિક આર્થિક સહાય”, “તાલીમ મદદ”, “મકાન મદદ” અને “શાદી મદદ” વગેરે અપાઈ રહેલ છે અને મોઘવારીના હિસાબે મદદની રકમોમાં ઉત્તરોતર વધારો કરવામાં આવશે. ચાલુ વરસે જરૂરતમંદોની મદદ કરવા પેઠે મોઘવારીના હિસાબે બહુ બહોળી રકમની જરૂરત રહેશે. સર્વે દાનવીરોથી નમ્ર અપીલ છે કે મજકુર લક્ષ પૂરું કરવા જમાતના ‘ઝકાતથી ડોનેશન’ ફંડમાં વધુથી વધુ ફાળો નોંધાવી સહકાર કરશો.

ઓન. જન. સેક્રેટરી

કન્વીનર ફંડ કમિટી:

બાંટવા મેમણ જમાત (રજુ.) કરાચી

બાંટવા મેમણ જમાતખાના, હુરબાઈ હાજુયાણી સ્કૂલ,
ચાકુબખાન રોડ, રાજ મેન્શન પાસે, જમા કલોથ, કરાચી.

Phones: 32768214 - 32728397

માહે રમઝાન

રહેમત, મગફરત નેકીની મોસમ

જનાબ
નસીમ ઓસાવાલા



મુબારક મહીનાનું પોતાની ઉમ્મતને ઈબાદતના શાનદાર દ્રષ્ટાંત કાયમ કરી આ મુબારક મહીનાની પવિત્ર ક્ષણોનો લાભ ઉપાડી લેવા આ મોકાને ગનીમત સમજી લાભ મેળવી લેવા પ્રેરણા આપી છે.

શ રી અ ત
મો હ મ દી
(સ.સ.વ.) ને
મજબુતીથી સમી

પુદા તઆલાનો હમ્દ અને શુક્ર કરીએ આપણને ઈન્સાન બનાવ્યા અને વોહ આકાએ નામદાર હુગુર (સ.અ.વ.)ના ગુલામો કીધા કે જે આકાને ઈન્સાનોની આલમની હિદાયતના વાસ્તે આ દુન્યામાં મોકલા. મુઅમીનીન પર આ ઘણો જ ઉચ્ચતમ એહસાન ફરમાવ્યો અમોને ઈસ્લામની દોલતથી નવાજ્યા. સાથે ફઝીલતનો સમય મુકરર કરી ઈબાદત માટે મોસમે બહાર અતા ફરમાવી.

મતલબ એ કે, આપણે રમઝાનના બગીચામાંથી નેક અમલના ફુલોને વીણી લઈ તેમાંથી ખૂશબુ મેળવી સંગ્રહ કરી લઈએ જે આપણને કયામતના દિન કામમાં આવી શકે.

દરૂદ અને સલામ હુગુરે અકરમ નબી મુસ્તુફા (સ.અ.વ.) પર જેમણે માહે રમઝાન

રાખી આપણી આવતી નસલને તેનાથી વાકફીયત કરાવી રમઝાનના મુબારક મહીનાથી હરમેનથી મુમીનીનના દરજ્જાઓ બુલંદ થાય છે. જન્નતના દરવાજા ખોલી દેવામાં આવે છે. ગુનાહગારોના ગુનાહોને માફ કરી દેવામાં આવે છે.

હાઝા મીન ફઝલે રબ્બી

શહેફૂલ્લાહ મહીનાના રોઝાએ અલ્લાહની ઈબાદત છે. લોકો સાથે સદ્વર્તન કરવાનો મહીનો છે. કેટલાક અલ્લાહવાલા શુક્ર એ રીતે અદા કરે છે. આ સઘળું મારા રબનું ફઝલ છે. પુદા તઆલા ફરમાવે છે કે, જે કોઈ શુક્ર કરે છે તે પોતાની જાત માટે કરે છે.

ઈમામ (સ.અ.વ.) ફરમાવે છે કે તમે શુક્ર કરો શુક્રનો નતીજો એ કે તમને તેનાથી

અગર જરૂરતમંદ અને ગરીબ લોકોને મકાનની જરૂરત છે, કારોબાર માટે રકમની જરૂરત હોય, નોકરી-રોજગારનો પ્રશ્ન હોય, બાળકોની શાદી કરવી હોય, સ્કૂલ ફીસ, કીતાબો-પુસ્તકો કે યુનિફોર્મની જરૂરત હોય, બીમારી વિગેરેના પ્રસંગોએ આરોગ્ય સહૂલતની જરૂરત હોય તો એવા સમયે કોઈની સામે હાથ ફેલાવવાના બદલે બિરાદરીની તે વ્યક્તિ ઈઝઝતભેર પોતાની જમાતના આંગણે આવે છે જ્યાંથી મદદ મેળવવાનો તેને પૂરેપૂરો હક છે. જમાત એક ઘટાદાર વૃક્ષની જેમ હોય છે જેનાથી ફાયદો ઉઠાવવો દરેક વ્યક્તિનો હક છે.

જમાતના આંગણે આવનાર વ્યક્તિની પૂરી જાણકારી લેવામાં આવે છે કે તેની જરૂરત જાએજ છે કે નહિ? પરંતુ આ જાણકારી એવી રીતે થાય છે કે મદદ લેનારને ખોટું નથી લાગતું બલ્કે તે અરજી ફોર્મમાં લખેલ વિગતો ખુશીથી ભરીને રજૂ કરે છે અને તેને ખોટું નથી સમજતો.

બાંટવા મેમણ જમાત જમાતના ઓહદેદારો અને કાર્યકરો બિરાદરીના સખીવજુદ સખીગૃહસ્થો તરફથી મળનારી મદદથી સાચા અને હકદાર જરૂરતમંદો સુધી પહોંચાડવાનો ખ્યાલ રાખે છે.

હુમુર પુરનુર સલ્લલાહો અલયહે વસલ્લમે ફરમાવ્યું.....

- ★ અલ્લાહની નજરમાં આખેરતના દિવસે બદકલામી અને બિભલ્સ વાતોને કારણે લોકો અને મળવાનું છોડી દે. (બુખારી)
- ★ તમે તમારા (મુસલમાન) ભાઈની મુસીબત પર ખુશી વ્યક્ત ન કરો, નહિતર અલ્લાહ એના પર રહેમ ફરમાવશે અને તમને મુસીબતમાં નાખી દેશે. (મિશકાત)
- ★ પોતાના પાડોશી સાથે સારો વર્તાવ કરશો તો મોમીન બની જશો. (મિશકાત)
- ★ લોકોમાંથી અલ્લાહની રહેમતનો સૌથી વધુ હકદાર શખ્સ એ છે કે જે સલામ કરવામાં પહેલ કરે છે. (તિરમીઝી)
- ★ ગરીબોને ખાણું ખવડાવો અને દરેક મુસલમાનને સલામ કરો ચાહે, હોય કે ન હોય. (બુખારી)
- ★ બેશક અમલનો આધાર નિચ્ચત પર છે. (બુખારી)
- ★ અલ્લાહ ફરમાવે છે કે હું મારા બંદાના ગુમાન મુજબ એમની સાથે છું. (બુખારી)
- ★ એક નેકીનો સવાબ દસ ગણો અપાય છે ત્યાં સુધી કે સિતેર ગણો થઈ જાય છે. (બુખારી)
- ★ જે અલ્લાહથી ન માંગે તેના પર અલ્લાહ નારાજ થાય છે. (તિરમીઝી)
- ★ અલ્લાહની ખુશી માબાપની ખુશીમાં છે અને અલ્લાહની નારાજી માબાપની નારાજીમાં છે. (તિરમીઝી)

માહે રમઝાનુલ મુબારક ગરીબોની હમદર્દી અને દિલ જીતવાનો મહિનો છે

રમઝાનુલ મુબારક બરકતો અને રહેમતોનો એ મહિનો છે જેની શરૂઆતમાં શેતાનને કેદ કરી દેવામાં આવે છે. આ મહિનામાં દુનિયાભરના મુસલમાનો અલ્લાહના હુકમથી દિવસમાં રોઝા રાખે છે અને બીજી ઈબાદતો જેમ કે તિલાવત અને તરાવીહ વગેરે કરે છે જેનાથી એક એવી રહાની તાકત આપણામાં આવે છે કે જેના લીધે આપણા કદમ પોતાની મેળે મસ્જિદ તરફ જવા ઈચ્છે છે.

રમઝાનુલ મુબારકના મહિના સિવાય લોકોનો સમૂહ મસ્જિદોમાં બહુ ઓછો જ નજરે પડે છે. અલ્લાહની યાદમાં લત લગાવવાનો અને ડૂબી જવાનો જે મજા આ મહિનામાં છે તે બીજા કોઈ મહિનામાં નથી. આ માહે મુબારકના આગમન સાથે જ અલ્લાહની રહેમતોના તમામ દરવાજા ખોલી દેવામાં આવે છે અને બરકતોનો એવો સિલસિલો શરૂ થાય છે જે મોઅમીનની રહમાં રચીપચી જાય છે. અહેકામે ખુદાવંદી મુજબ દરેક બાલીગ મર્દ મુસલમાન ઓરત પર રમઝાનુલ મુબારકના રોઝા ફર્જ કરવામાં આવ્યા છે.

અલ્લાહ તઆલાની ખુશનુદી મેળવવા માટે બંદો જ્યારે પોતાની ખ્વાહીશોને તર્ક કરીને ભૂખ્યા-પ્યાસા રહેવાને પ્રાથકિતા આપે છે અને દરેક પ્રકારની બુરાઈથી બચીને અલ્લાહ તઆલાની ફરમાબરદારી કરે છે તો તેની રહ ખુશ થાય છે. આ તકવા અને પરહેઝગારીની એવી કસોટી છે જેનાથી તેને પરખવામાં આવે છે. રમઝાનુલ મુબારકના મહિનામાં ઈબાદત અને રોઝાની શરઈ અજમાઈશ હોય છે. અલ્લાહ તઆલાએ અમીર લોકો પર વર્ષની ઝકાત નીકાળીને ગરીબોને આપવાની જે જવાબદારી સોંપી છે તે નફસની પરીક્ષા છે. જે મુસલમાન પોતાના માલ અને દોલત એકઠી કરવાની ઈચ્છા પર અલ્લાહ તઆલાના હુકમ મુજબ ઝકાત નહીં નીકાળે તે આ પરીક્ષા અને અજમાઈશમાં સફળ થશે નહિ.

આપણે આપણા માલમાંથી જે ઝકાત નીકાળીએ છીએ તેના પર સહુથી પહેલો હક આપણા નજીકના રીશ્તેદારોનો છે, તેની મદદ પછી અગર રકમ બચે છે તો પછી તેને બીજાઓની મદદ માટે ઉપયોગમાં લાવી શકાય છે. હાલના સમયમાં સામાજિક પ્રશ્નોના સામૂહિક ઉપાય માટે સામાજિક અંજુમનો અને ભલાઈ લોકઉત્કર્ષના કાર્યો કરતી જમાતો મોજુદ છે. આ જમાતો પોતાના બિરાદરીના હાજતમંદ લોકોની જરૂરિયાત સમયસર પૂરી કરે છે.

રમઝાનુલ મુબારકમાં પઢવાની દુઆઓ

દુઆથી પહેલાં અને આખિરમાં દરૂદ શરીફ જરૂર પઢો

- ☀ એ અલ્લાહ, હમારી મુબાન પર કલમએ તેયબાહ હંમેશા જરી રખ
- ☀ એ અલ્લાહ, હમે કામીલ ઈમાન નસીબ ફરમા ઓર પૂરી હિદાયત અતા ફરમા.
- ☀ એ અલ્લાહ, હમે પુરે રમઝાનકી નેઅમતે, અનવાર વ બરકાતસે માલામાલ ફરમા.
- ☀ એ અલ્લાહ, હમ પર અપની રહેમત નાઝીલ ફરમા, કરમકી બારિશ ફરમા ઓર રિઝકે હલાલ અતા ફરમા.
- ☀ એ અલ્લાહ, હમે દીને ઈસ્લામકે અહેકામ પર મુકમ્મલ તૌર પર અમલ કરનેવાલા બના દે.
- ☀ એ અલ્લાહ, તું હમે અપના મોહતાજ બના, કીસી ગૈરકા મોહતાજ ના બના.
- ☀ એ અલ્લાહ, હમે લયલતુલ કદ્ર નસીબ ફરમાન.
- ☀ એ અલ્લાહ, હમે હજજ મકબુલ વ મબરુર નસીબ ફરમા.
- ☀ એ અલ્લાહ, હમે, મૂક, ગીબત, ભુગાઝ વ કીન્નાહ, બુરાઈ વ ઝઘડે-ફસાદસે દૂર રખ.
- ☀ એ અલ્લાહ, હમસે તંગદસ્તી, ખૌફ, ધબરાહટ ઓર કઝકે બોઝકો દુર ફરમા.
- ☀ એ અલ્લાહ, હમકો દજબલ કે ફિત્ને, શૈતાન ઓર નફસકે શરસે મહેકુઝ રખ.
- ☀ એ અલ્લાહ, હમે તકવા ઓર પરહેઝગારી અતા ફરમા.
- ☀ એ અલ્લાહ, હમે હુમુરે અકદસ (સ.અ.વ.)કે ધ્યારે તરીકે પર કાયમ રખ.
- ☀ એ અલ્લાહ, હમે હુમુરે અકરમ (સ.અ.વ.)કી સુન્નત પર ચલનેકી તૌફિક અતા ફરમા.
- ☀ એ અલ્લાહ, હમે કયામતકે દિન હુમુર (સ.અ.વ.)કે હાથોસે જામે કૌસર નસીબ ફરમા.
- ☀ એ અલ્લાહ, હમે કયામતકે દિન હુમુર (સ.અ.વ.)કી શફાઅત નસીબ ફરમા.
- ☀ એ અલ્લાહ, તું અપની મોહબ્બત ઓર હમારે આકા (સ.અ.વ.)કી મોહબ્બત હમારે દિલોમે ડાલ દે.
- ☀ એ અલ્લાહ, હમે મૌતકી સપ્તી ઓર કબ્રકે અઝાબસે બચા.
- ☀ એ અલ્લાહ, હમે ઓર તમામ મોમેનીન વ મોમીનાતકો હશરકી રુસ્વાઈયોસે બચા.
- ☀ એ અલ્લાહ, હમે દોનો જહાંમે રસૂલે ળક (સ.અ.વ.)કા ગુલામ બનાકે રખ.
- ☀ એ અલ્લાહ, હર છોટી-બડી બીમારીસે હમે મહેકુઝ રખ.
- ☀ એ અલ્લાહ, હમારે સગીરા ઓર કબીરા ગુનાહોકો માફ ફરમા.

બાંટવા મેમણ જમાઅત (રજુ.) કરાચીનું મુખપત્ર

મેમણ સમાજ

ઉર્દુ-ગુજરાતી માસિક

Memon Samaj

Honorary Editor:

Abdul Jabbar Ali Muhammad Biddu

Published by:

Muhammad Iqbal Billoo Siddiq Akhawala

THE SPOKESMAN OF
BANTVA MEMON JAMAT
(REGD.) KARACHI.

Graphic Designing

A. K. Nadeem

Hussain Khanani

Cell : 0300-2331295

Printed at : City Press

Muhammed Ali Polani

Ph : 32438437

April 2022 Ramzan 1443 Hijri - Year 67 - Issue 04- Price 50 Rupees

હમ્દે બારી તઆલા

રફીક હમીદાણી (મહુમ)

ઓ નિરાકાર મારી લાજને રાખી લેજે !
છું નિરાધાર મારી લાજને રાખી લેજે !
તુજથી ફરિયાદ નથી છે આ વિનંતી મારી
કેવળ એકવાર મારી લાજને રાખી લેજે !
ખૂબ જાણે છે તું મુજને ઓ તબિબો નાં તબિબ
હું છું બિમાર મારી લાજને રાખી લેજે !
બિક જેની હતી હા, તેજ સમય આવે છે
મારા આધાર મારી લાજને રાખી લેજે !
લે આ અંતિમ ઘડી આવીને ઊભી પાસે
માત્ર પળવાર મારી લાજને રાખી લેજે !
મકેરબાની જો કરી છે તો વધારે-થોડી
તારો આભાર માની લાજને રાખી લેજે !
જને સૌંદર્ય કહે છે તે નથી મારામાં
ઓ કળાકાર મારી લાજને રાખી લેજે !
તારી આગળ શું છુપાવું તું બધું જાણે છે
છું ગુનેગાર મારી લાજને રાખી લેજે !
એક દુભાંગી 'રફીક' રોજ દુવા માંગે છે
છું કરજદાર મારી લાજને રાખી લેજે !

ના'તે રસૂલે મકબૂલ (સ.અ.વ.)

"ઝાકિર" ઉપલેટવી (મહુમ)

તર કરો માફ અંતર હયાતુન્નબી !
આપ રહેમતના સાગર હયાતુન્નબી !
કેમ સંબોધું ના હું કહી યા નબી !
આપ આકા છો આખર હયાતુન્નબી !
માર્ગ ભૂલ્યાના દોરક હશે ખિઝર પણ
ખિઝરના આપ રહેબર હયાતુન્નબી !
મારા અસ્તિત્વનો અંત હો એની પ્રથમ
આપ બોલાવો દર પર હયાતુન્નબી !
જો કરી દો સહજ આપ નઝરે-કરમ
દૂર હો માફ દળદર હયાતુન્નબી !
આરઝૂ ખુલ્લેની એ કરે ના કહી
જે જુએ આપનું દર હયાતુન્નબી !
આપના દમથી છે બેઉ આલમમાં દમ
આપ અવ્વલ ને આખર હયાતુન્નબી !
જુંદગીભર રહે આપના ઝિક્કથી
કલ્બે "ઝાકિર" મુનવ્વર હયાતુન્નબી !